انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

فتویٰ حیات مسیح علیہ السلام

شائع کردہ!

حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حیات حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے قیامت کے قریب دوبارہ دنیا میں تشریف لانے کے بارہ میں زعمائے ملت کے اہم ترین فتوے جو حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی مرحوم نے عرب وعجم کے علماء کرام سے محنت شاقہ سے حاصل کیے اور اگست ۱۹۹۴ء میں کتابی شکل میں ان کو شائع کیا۔ کتابی شکل میں شائع کرتے وقت اس کا نام ''فتاویٰ حیات مسیح علیہ السلام'' رکھا گیا پیش خدمت ہے۔ اس میں چودہ ملکوں کے ۲۹۱ علماء کرام کے فتویٰ جات ہیں۔ (مرتب)

وائس چانسلر اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ، رئیس ریاستہ البحوث العلمیہ
والافتاء والدعوۃ والارشاد الریاض، ممبر مجلس شوریٰ سعودی عرب
جناب فضیلت مآب الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز کا فتویٰ

ا...... حیات مسیح علیہ السلام کا منکر کافر ہے

الحمد اللّٰہ رب العالمین والعاقبة للمتقین والصلوة والسلام علی عبده و رسوله و خیرته من خلقه محمد بن عبداللّٰہ و علی آلہٖ و صحبه و من سار سیرته واهتدی بهداه الی یوم الدین.

اما بعد:. فقد وردنا سوال من باکستان بافضاء الاخ فی اللّٰہ الشیخ منظور احمد رئیس الجامعة العربیه والناظم الاعلیٰ للادارة المرکزیته للدعوة والارشاد جنیوت باکستان الغربیة وهذا نص السوال.

السوال!

ماقول السادة العلماء الکرام فی حیاة سیدنا عیسیٰ علیه السلام و رفعه الی السماء بجسده العنصری الشریف، ثم نزوله من السماء الی الارض قرب یوم القیامة وان ذلک النزول من اشراط الساعة. وما حکم من انکر نزوله یوم القیامة وادعی انه صلب ولکنه لم یمت بذلک بل هاجر الی کشمیر و عاش فیها طویل ومات فیها بموت طبعی وانه لا ینزل قبل الساعة افتونا ماجورین. (انتهی)

سوال

ہمارے مخلص بھائی مولانا منظور احمد چنیوٹی پرنسپل جامعہ عربیہ و ناظم اعلیٰ ادارہ مرکزیہ دعوت و ارشاد چنیوٹ مغربی پاکستان کی طرف سے ہمیں ایک سوال پہنچا ہے جس کا اصل متن یہ ہے۔

علماء کرام کا کیا فتویٰ ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور جسم مبارک کے ساتھ آسمان پر تشریف لے جانے اور قیامت کے قریب دوبارہ دنیا میں تشریف لانے کے متعلق، نیز کیا آپ کا آسمان سے دنیا میں تشریف لانا واقعی قیامت کی نشانیوں میں سے ہے؟ اور جو ان کے قیامت کے قریب نزول کا منکر ہو اس کا کیا حکم ہے، نیز جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر لٹکایا گیا تھا لیکن اس سے تو آپ کی موت واقع نہ ہوئی البتہ آپ وادی کشمیر کی طرف ہجرت کر کے چلے گئے اور وہاں پر کافی زندگی گزاری اور وہیں اپنی طبعی موت سے وفات پا گئے اور یہ کہ اب وہ قیامت کے قریب آسمان سے نہیں اتریں گے، ہمیں اس بارے میں فتویٰ عنایت فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطاء فرمائیں۔

الجواب!

وباللّٰہ الستعان و علیه التکلان ولاحول ولا قوة الا باللّٰہ.

قد تظاهرت الادلة من الكتاب والسنة علی ان سیدنا عیسی بن مریم عبده و رسوله قد رفع الی السماء بجسده الشریف و روحه وانه لم یمت ولم یقتل لم یصلب وانه ینزل فی آخر الزمان فیقتل الدجال، و یکسر الصلیب و یقتل الخنزیر و یصنع الجزیة ولا یقبل الا الاسلام.

وثبت ان ذلک النزول من اشراط الساعة وقد اجمع علماء الاسلام الذین یعتد باقوالهم علی ماذکرنا، و انما اختلفوا فی التوفی المذکور فی قول اللّٰه عزوجل اذ قال اللّٰه یا عیسی انی متوفیک و رافعک الی. (ال عمران ٥٥)

علی اقوال

احدها ان المراد بذلک وفاة الموت لانه الاظاهر من الایة بانسبة الی من لم یتامل بقیة الادلة ولان ذلک قد تکرر فی القرآن الکریم بهذا المعنی مثل قوله تعالی قل یتوفکم ملک الموت الذی و کل بکم. (سجدة ١١) و قوله سبحانه و تعالٰی.

ولو تری اذیتو فی الذین کفروا الملئکة (انفال ٥٠) و آیات اخری قد ذکر فیها التوفی بمعنی الموت و علی هذا المعنی یکون فی الایات تقدیم و تاخیر.

القول الثانی

معناه القبض، نقل ذلک ابن جریر فی تفسیره عن جماعة من السلف، و اختاره و رحجه علی ماسواه و علیه فیکون معنی الایة انی قابضک من عالم الارض الی عالم السماء وانت حیی و افعک الی، ومن هذا المعنی قول العرب "توفیت مالی من فلان ای قبضة کله وافیا."

القول الثالث

ان المراد بذلک وفاة النوم لان النوم یسمی وفاة.

وقد دلت الادلة علی عدم موت علیه السلام فوجب حمل الایة علی وفاة النوم جمعا بین الادلة کقوله سبحانه.

وهو الذی یتوفکم بالیل (انعام ٦٠) وقوله عزوجل.

اللّٰه یتوفی الانفس حین موتها والتی لم تمت فی منامها فیمسک التی قضی علیها الموت ویرسل الاخری الی اجل مسمی. (زمر ٤٢)

والقولان الاخیران ارجح من القول الاول، وبکل حال فالحق الذی دلت علیه الادله البینة و تظاهرت علیه البراهین انه علیه الصلٰوة والسلام رفع الی السماء حیا وانه لم یمت بل لم یزل علیه السلام حیا فی السماء الی ان ینزل فی آخر الزمان و یقوم بادا المهمة التی اسندت الیه، المبینة فی الحادیث الصحیحة الثابتة عن محمد رسول اللّٰه ﷺ ثم یموت بعد ذلک الموته التی کتبها اللّٰه علیه ومن هنا یعلم ان تفسیر التوفی بالموت قول ضعیف مرجوح.

واما من زعم انه قد قتل او صلب فصریح القرآن یرد قوله و یبطله و هکذا قول من قال انه لم یرفع الی السماء و انما هاجر الی کشمیر و عاش بها طویلا ومات فیها بموت طبعی وانه لا ینزل

قبل الساعة و انما یاتی مثله فقوله ظاهر البطلان بل هو من اعظم الفدیة علی اللّٰہ والکذب علیه و علی رسوله ﷺ و هکذا قول من قال انی آت واودی هذه المهمة کالقادیانی فقوله من اوضح الکذب فان المسیح علیه الصلٰوة والسلام لم ینزل الی وقتنا هذا وسوف ینزل فی مستقبل الزمان کما اخبر بذلک رسول اللّٰہ ﷺ و مما تقدم یعلم السائل و غیره ان من قال ان المسیح قد قتل او صلب او قال انه هاجر الی کشمیر ومات بها موتا طبعیا ولم یرفع الی السماء او قال انه آت او یاتی مثیله وانه لیس هناک مسیح ینزل من السماء فقد اعظم علی اللّٰہ الفدیة.

بل هو مکذب للّٰہ و رسوله ﷺ ومن کذب اللّٰہ ورسوله فقد کفر.

والواجب ان یستتاب من قال مثل هذه الاقوال و ان توضح له الادله من الکتاب والسنة فان تاب و رجع الی الحق والاقتل کافرا.

والادلة علی ذلک کثیرة معلومة منها قوله سبحانه فی نشان عیسی علیه الصلٰوة والسلام فی سورة النساء.

وما قتلوه وما صلبوه ولکن شبه لهم وان الذین اختلفوا فیه لفی شک منه ط مالهم به من علم الا اتباع الظن ج وما قتلوه یقیناo بل رفعه اللّٰہ الیه وکان اللّٰہ عزیزاً حکیمًا. (نساء۱۵۷)

ومنها ما تواترت به الاحادیث عن رسول اللّٰہﷺ منها.

"انه علیه الصلوة والسلام ینزل فی اٰخر الزمان حکما مقسطا فیتقل مسیح الضلالة و یکسر الصلیب و یقتل الخنزیر و یضع الجزیة ولا یقبل الا الاسلام.

وهی احادیث متواترة مقطوعة بصحتها عن رسول اللّٰہ ﷺ وقد اجمع علماء اسلام علی تلقیها بالقبول والایمان بمادلت.

علیه و ذکروا ذلک فی کتب العقائد، فمن انکسرها متعلقا بانها اخبار احاد لا تفید القطع او تاولها علی ان المراد بذلک تمسک الناس فی آخر الزمان باخلاق المسیح علیه السلام من الرحمة و العطف واخذ الناس بروح الشریعة و مقاصدها ولبابها. لا بظواهرها فقوله ظاهر البطلان، مخالف لما علیه آئمة الاسلام بل هو صریح فی رد النصوص الثابتة المتواترة و جنایة علی الشریعة الغراء.

وجراة شنیعه علی الاسلام و اخبار المعصوم علیه الصلوة والسلام و تحکیم للظن والهوی و خروج عن جادة الحق والهدی لا یقدم علیه من له قدم راسخ فی علم الشریعة و ایمان صادق بمن جاء بها و تعظیم لا حکامها و نصوصها، والقول بان احادیث المسیح اخبار احاد لا تفید القطع قول ظاهر الفساد لانها احادیث کثیرة مخرجة فی الصحاح، والسنن، والمسانید، متنوعة الا سانید والطرق متعددة المخارج، وقد توفرت فیها مشروط التواتر، فکیف یجوز لمن له ادنی بصیرة فی الشریعة ان یقول باطراحها و عدم الاعتماد علیها ولو سلما انها اخبار احاد فلیس کل الاخبار الا حاد لا تفید القطع بل الصحیح الذی علیه اهل التحقیق من اهل العلم.

ان الاخبار الا حاد اذا تعددت طرقها و استقامت اسانیدها و سلمت من المعارض

المقاوم تفيد القطع، والاحاديث فی هذا الباب بهذا المعنی فانها احاديث مقطوعة بصحتها متعددة الطرق والخارج و ليس فی الباب مايعارضها فهی مفيدة للقطع، سواء قلنا انها متواترة او اخبار احاد، وبذلک يعلم السائل و غيره بطلان هذه الشبهة وانحراف قائلها عن جادة الحق والصواب واشنع من ذلک واعظم فی البطلان والجراة علی الله سبحانه و تعالٰی و علی رسوله ﷺ قول من تاولها علٰی غير مادلت عليه الادلة، فانه قد جمع بين تكذيب النصوص وابطالها و عدم الايمان بما دلت عليه السنة من نزول عيسی عليه السلام.

وحكمه بين الناس بالقسط و قتله الدجال و غير ذلک مما جاء فی الاحاديث وبين نسبه الرسول ﷺ الذی هو انصح الناس واعلمهم بشريعة الله الی التموية والتلبيس وارادة غير مايظهر من كلامه و تدل عليه الفاظه يجب ان ينزه عنه مقام رسول الله ﷺ وهذا القول يشبه قول الملاحدة الذين نسبوا الرسل عليهم الصلاة والسلام الی التخيیل والتلبيس لمصلحة الجمهود وانهم ما ارادوا مما قالوا الحقيقة و قدرد عليهم اهل العلم والايمان و ابطلوا مقالتهم بواضح الحجة و ساطع البرهان فنعوذ بالله من زيغ القلوب والتباس الامور و معضلات الفتن و نزعات الشيطان.

ونساله عزوجل ان يعصمنا والمسلمين من طاعة الهوس والشيطان انه علی كل شئ قدير. ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظيم و نرجو ان يكون فيما ذكرناه مقنع للسائل وايضاح الحق والحمد لله رب العالمين و صلی الله وسلم علی عبده و رسوله محمد و آلہٖ واصحابه اجمعين.

(عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز وائس چانسلر اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ)

اس اہم سوال کا جواب اللہ کے بھروسہ اور اس کے توکل پر شروع کیا جاتا ہے اس لیے کہ اس کی توفیق کے بغیر نہ تو کسی معصیت سے بچا جا سکتا ہے اور نہ ہی کوئی کام کیا جا سکتا ہے۔

قرآن وحدیث سے اس چیز پر دلائل واضح ہو چکے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام، اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اور یہ کہ آپ اپنے جسم عنصری اور روح دونوں کے ساتھ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں، نیز یہ کہ آپ نے نہ وفات پائی ہے نہ ہی قتل کیے گئے ہیں، نہ ہی آپ کو سولی پر چڑھایا گیا ہے، بلکہ آپ آخری زمانہ میں اتریں گے اور دجال کو قتل کریں گے صلیب کو توڑ دیں گے اور خنزیر کو قتل کر دیں گے، جزیہ کو ختم کر دیں گے اور صرف مذہب اسلام کو ہی قبول کریں گے اور حدیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ آپ کا آسمان سے نازل ہونا علامات قیامت میں سے ہے۔

اور جن علماء کے اقوال کا اعتبار کیا جاتا ہے جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے انھوں نے اس پر اجماع کیا ہے۔

البتہ لفظ ''توفی'' کے معنی میں اختلاف کیا گیا ہے، جو اللہ تعالیٰ کے اس قول میں مذکور ہے۔''جس وقت کہا اللہ نے اے عیسیٰ میں لے لوں گا تجھ کو'' اس کے متعلق چند اقوال ہیں۔

<u>پہلا قول</u>...... اس سے مراد ''موت'' ہے اس لیے کہ آیت کا ظاہری معنی یہی معلوم ہوتا ہے، یہ اس کے نزدیک ہے جس نے بقیہ دلائل میں غور نہ کیا ہو، اس لیے کہ قرآن کریم میں یہ لفظ اسی معنی میں کئی جگہ استعمال ہوا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''تو کہہ قبض کر لیتا ہے تم کو فرشتہ موت کا جو تم پر مقرر ہے۔'' ایسے ہی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔''اگر تو

دیکھے جس وقت جان قبض کرتے ہیں کافروں کی فرشتے'' ایسے ہی دیگر آیات ہیں ان میں توفی بمعنی موت ہی لیا گیا ہے، تو اس صورت میں آیات میں تقدیم و تاخیر ماننی ہوگی۔

دوسرا قول ''توفی'' کا معنی ''قبض'' کرنا ہے، ابن جریرؒ نے اپنی تفسیر میں سلف صالحین کی ایک جماعت سے یہی معنی نقل کیا ہے اور اسی قول کو پسند کرتے ہوئے اس کو تمام اقوال پر ترجیح دی ہے، اس صورت میں آیت کا معنی یہ بنا ''ضرور ضرور میں آپ کو قبض کر (کھینچ) لوں گا اپنی طرف، اور اسی قبیل سے عرب کا مقولہ ہے ''توفیت مالی من فلان'' کہ میں نے اس سے اپنا مال پورا پورا لے لیا کہ اس کے ذمہ اس مال میں سے کچھ بھی باقی نہ رہا۔

تیسرا قول یہ ہے کہ اس سے مراد نیند والی وفات ہے اس لیے کہ نیند کا نام بھی وفات رکھا جاتا ہے۔

اور چونکہ ابھی تک آپ کی وفات نہ ہونے پر دلائل بالکل واضح ہو چکے ہیں اس لیے آیت کو نیند والی وفات کے معنی پر محمول کرنا ضروری ہوگیا، تاکہ دلائل کے درمیان اتحاد و یگانگت پیدا ہو سکے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

اور ''وہی ہے کہ قبضہ میں لے لیتا ہے تم کو رات میں'' ایسے ہی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

''اللہ کھینچ لیتا ہے جانیں جب وقت ہو ان کے مرنے کا، جو نہیں مریں ان کو کھینچ لیتا ہے ان کی نیند میں پھر رکھ چھوڑتا ہے جن پر مرنا ٹھہرا دیا ہے اور بھیج دیتا ہے اوروں کو ایک وعدہ مقرر تک۔''

اور آخری دونوں قول پہلے قول کی بہ نسبت زیادہ راجح ہیں، بہر صورت درست چیز جس پر واضح دلائل آشکارہ اور قائم ہو چکے ہیں وہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام آسمان پر زندہ اٹھائے گئے ہیں اور وہ مرے نہیں ہیں بلکہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام آسمان پر زندہ موجود ہیں، یہاں تک کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام آخر زمانہ میں اتریں گے، اور حضور ﷺ سے ثابت شدہ احادیث صحیحہ ہیں جو فریضہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذمہ سونپا گیا ہے اس کو نبھائیں گے، اس کے بعد آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی طبعی موت سے وفات پائیں گے جو اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے لکھی ہوئی ہے۔ یہاں سے یہ بات واضح ہوگئی کہ ''توفی'' کا معنی موت سے کرنا مرجوع اور ضعیف قول ہے۔

اور جس نے یہ گمان کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قتل کر دیا گیا ہے اور انھیں سولی پر چڑھا کر مار دیا گیا ہے، تو قرآن مجید کی واضح آیات اس کے قول کی تردید کرتی ہیں، اسی طرح جس نے یہ کہا کہ آپ کو آسمانوں پر نہیں اٹھایا گیا بلکہ وہ ہجرت کر کے کشمیر چلے گئے تھے اور وہیں کافی مدت گزارنے کے بعد اپنی طبعی موت سے وفات پا گئے ہیں اور یہ کہ آپ قیامت کے قریب نازل نہیں ہوں گے بلکہ آپ کا کوئی مثیل آئے گا تو اس کے قول کا بطلان بھی باطل ظاہر ہے اور یہ تو اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا بہتان باندھا گیا ہے اور اس کے رسول ﷺ پر ایک جھوٹ کسا گیا ہے۔ اسی طرح جس نے یہ کہا کہ آنے والا میں ہی ہوں اور یہ فریضہ میں سرانجام دوں گا، جیسا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے کہا ہے تو اس کا قول بھی بالکل واضح طور پر باطل ہے اس لیے کہ حضرت مسیح علیہ السلام ابھی نازل نہیں ہوئے اور آپ زمانہ مستقبل میں ضرور نازل ہوں گے۔ جیسا کہ اس حقیقت کی خبر رسول اللہ ﷺ نے دی ہے اور ہماری اس گذشتہ وضاحت سے سائل اور دوسرے احباب کو یہ بات بالکل کھل کر معلوم ہو چکی ہوگی کہ جس نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام قتل کر دیے گئے ہیں، یا آپ سولی پر چڑھا دیے گئے ہیں یا یہ کہ آپ ہجرت کر کے کشمیر چلے گئے ہیں اور وہیں آپ اپنی طبعی موت سے وفات پا گئے ہیں اور آپ آسمانوں پر نہیں

اٹھائے گئے، یا جس نے کہا کہ مسیح تو آ چکے ہیں یا ان کا مثیل آئے گا اور یہ کہ ایسا کوئی مسیح نہیں ہے جو آسمان سے نازل ہو، تو اس نے اللہ پر بہت بڑا بہتان باندھا ہے۔

بلکہ وہ تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تکذیب کرنے والا ہے اور جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تکذیب کرے تو تحقیق وہ کافر ہو گیا۔

اور ضروری ہے کہ اس قسم کے دعویٰ کرنے والے سے توبہ کرائی جائے، اور اس پر کتاب و سنت سے دلائل واضح کیے جائیں۔ پس اگر وہ توبہ کر لے اور اپنے قول سے رجوع کر کے حق کی طرف آ جائے تو بہتر ہے ورنہ اسے کافر گردانتے ہوئے قتل کر دیا جائے گا۔

باقی حیات عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر دلائل بکثرت موجود ہیں، ان میں سے چند ایک تحریر کیے جاتے ہیں۔ سورۃ نساء میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ارشاد باری ہے:۔

''اور انھوں نے نہ اس کو مارا اور نہ سولی پر چڑھایا ولیکن وہی صورت بن گئی ان کے آگے، اور جو لوگ اس میں مختلف باتیں کرتے ہیں تو وہ لوگ اس جگہ شبہ میں پڑے ہوئے ہیں، کچھ نہیں ان کو اس کی خبر، صرف اٹکل پر چل رہے ہیں اور اس کو قتل نہیں کیا۔ بیشک، بلکہ اس کو اٹھا لیا اللہ نے اپنی طرف اور اللہ زبردست حکمت والا ہے۔''

اسی طرح حضور ﷺ کی وہ احادیث جو تواتر کے ساتھ آپ سے ثابت ہیں، ان میں سے آپ ﷺ کا فرمان ہے۔

''کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام آخر زمانہ میں عادل حاکم بن کر نازل ہوں گے۔ پس آپ مسیح دجال کو قتل کر دیں گے اور صلیب کو توڑ ڈالیں گے اور خنزیر کو مار دیں گے، جزیہ ختم کر دیں گے اور صرف مذہب اسلام ہی قبول کریں گے۔''

یہ متواتر احادیث ہیں اور ان کے رسول اللہ ﷺ کا صحیح کلام ہونے پر پختہ یقین کیا گیا ہے اور علمائے امت نے ان احادیث کے مفہومات کے قابل یقین ہونے اور ان کے اوپر ایمان لانے پر اجماع کیا ہے۔

پس جس نے یہ بہانہ بناتے ہوئے ان احادیث کا انکار کیا ہے کہ یہ احادیث خبر واحد کا درجہ رکھتی ہیں۔ جو یقین کا فائدہ نہیں دے دیتیں یا ان کی تاویل یہ کرے کہ ان سے مراد یہ ہے کہ لوگ آخری زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے شفقت اور نرم دلی والے اخلاق کو مضبوطی سے پکڑ لیں گے، اور ان پر عمل پیرا ہوں گے، اور لوگ شریعت کی روح اور اس کے اصل مقصود کو پا لیں گے اور یہ کہے کہ ان کے ظاہری معنی پر اڑے رہنا درست نہیں، تو اس کا یہ قول بالکل باطل اور ائمہ دین کے مذہب کے کلیتہً خلاف ہے بلکہ یہ تو نصوص قطعیہ متواترہ جو اس ضمن میں وارد ہوئی ہیں ان کی کھلی تردید کی جسارت ہے اور صاف بے داغ شریعت کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے۔

اور اسلام اور نبی معصوم ﷺ کی احادیث کے خلاف ایک گھناؤنی قسم کی سازش ہے۔ یہ تو اپنے وہم اور خواہش نفس کے مطابق اپنی مرضی کا فیصلہ کرنا اور حق و ہدایت کے راستے سے نکلنا ہے اور جس شخص کو علم شریعت میں دسترس حاصل ہو اور اس کے لانے والے نبی ﷺ پر سچا ایمان ہو اور شریعت کی نصوص اور اس کے احکام کی تعظیم کرتا ہو تو وہ اس قسم کے دعوے کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا اور یہ کہنا کہ وہ احادیث جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق

نازل ہوئی ہیں وہ اخبار احاد کا درجہ رکھتی ہیں، یقین کا فائدہ نہیں دیتیں تو اس قول کا فساد بالکل ظاہر ہے، اس لیے کہ یہ متعدد احادیث ہیں جو صحاح ستہ، سنن اور مسانید میں موجود ہیں جو مختلف سندوں اور واسطوں سے آئی ہیں اور ان کے طرق بھی متعدد ہیں اور تواتر کی تمام شرطیں بھی ان میں موجود ہیں، تو جس آدمی کو شریعت کی تھوڑی سی بھی سمجھ بوجھ ہو وہ کبھی بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ ان احادیث کو چھوڑ دیا جائے اور ان پر اعتماد نہ کیا جائے اور اگر ہم مان بھی لیں کہ یہ اخبار احاد ہیں تو سب اخبار احاد ایسی نہیں ہوتیں کہ جو یقین کا فائدہ نہ دیتی ہوں بلکہ صحیح قول جس پر محققین اہل علم کا اتفاق ہے۔

وہ یہ ہے کہ اخبار احاد کے نقل کرنے کے راستے اگر متعدد ہوں اور ان کی سندیں بھی درست ہوں اور ان کی معارض احادیث بھی موجود نہ ہوں تو یہ خبریں یقین کا فائدہ دیتی ہیں، اور اس باب میں جو حدیثیں آئی ہیں وہ اسی معیار کے مطابق ہیں، اس لیے کہ یہ ایسی حدیثیں ہیں کہ ان کی صحت یقینی ہے اور ان کے مخارج اور راستے بھی ایک سے زائد ہیں اس باب میں ایسی کوئی حدیث نہیں ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کو ثابت کرنے والی احادیث سے متصادم ہو تو یہ تمام احادیث یقین کا فائدہ دیتی ہیں۔ چاہے یہ متواتر ہوں یا خبر واحد، اس تحقیق سے سوال کرنے والے صاحب اور دوسرے لوگوں کے لیے بھی واضح ہو گیا کہ ان احادیث پر خبر واحد ہونے کی وجہ سے جو شبہ کیا جا رہا تھا وہ بالکل باطل ہے اور اس طرح کا دعویٰ کرنے والا حق اور صحیح راستے سے بھٹکا ہوا ہے۔

اور اس سے زیادہ گھناؤنی اور بری حرکت اس آدمی کی ہے جس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر جھوٹ باندھا اور قرآن و حدیث کی غلط تاویلیں کیں، اس لیے کہ اس نے ایک طرف تو ان دلائل کو جھٹلایا اور تردید کی اور دوسری طرف اس نے نزول عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق وارد حدیثوں کو ماننے سے ہی انکار کر دیا جن میں آپ کے دوبارہ نازل ہونے اور لوگوں کے درمیان حق و انصاف کے مطابق فیصلے کرنے، اور دجال کو قتل کرنے اور دیگر امور کی خبر دی گئی ہے اور ساتھ ہی اس نے حضور ﷺ کو جو سب سے بڑھ کر نصیحت کرنے والے اور شریعت کو زیادہ جاننے والے ہیں ملمع سازی کرنے اور واقعات کو خلط ملط کرنے کے ساتھ منسوب کیا ہے اور آپ ﷺ کے الفاظ سے جو واضح معانی معلوم ہوتے ہیں اور جن پر یہ الفاظ دلالت کرتے تھے ان کے علاوہ اور معانی مراد لیے ہیں اور یہ انتہائی قسم کا جھوٹ اور بہتان ہے اور ایسی دھوکہ بازی ہے کہ جس سے حضور ﷺ کے بلند مقام کو بچانا ضروری ہے اور یہ قول تو ان ملحدوں کے قول کے بالکل مشابہ ہے، جنھوں نے صرف عوام کی مصلحتوں کی خاطر انبیاء علیہم السلام کو پاگل پن اور حقیقت چھپانے والوں کے ساتھ منسوب کیا، ان کا کلام حقیقت کی بالکل عکاسی نہیں کرتا، اہل علم اور ایمان والوں نے ان کی خوب تردید کی ہے ان کے اس مقولہ کو بڑے واضح اور روشن دلائل سے باطل کیا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں دلوں کے حق سے پھرنے سے اور مسائل پر شک میں پڑنے سے اور شیطان کے وسوسوں سے۔

اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو خواہشات اور شیطان کی پیروی کرنے سے محفوظ فرمائے، بیشک وہ ہر چیز پر قادر ہے اور ہمیں امید ہے کہ جو کچھ ہم نے بیان کیا ہے اس سے سائل کی تشفی ہو گئی ہو گی اور حقیقت کی وضاحت بھی، تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرمائے اپنے بندے اور رسول محمد ﷺ اور آپ کی آل اور تمام صحابہ پر۔

حرمین کے جید عالم دین علوی ابن عباس المالکی الحسنی کا فتویٰ

۲......حیات مسیح علیہ السلام کا منکر مسلمان نہیں ہوسکتا

سوال...... اس بارے میں علمائے کرام کیا فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔ انھیں آسمان پر جسد عنصری سمیت اٹھایا گیا ہے اور وہ قیامت کے قریب آسمان سے زمین پر نازل ہوں گے، ان کا یہ نزول قیامت کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے اور ایسے شخص کا کیا حکم ہے جو قیامت کے قریب ان کے نزول کا انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ وہ سولی پر چڑھائے گئے تھے مگر اس سے وہ فوت تو نہیں ہوئے، بلکہ ہجرت کر کے کشمیر چلے گئے جہاں وہ طویل عرصہ زندہ رہ کر اپنی طبعی موت سے فوت ہوئے، اب وہ قیامت کے قریب نازل نہیں ہوں گے بلکہ ان کا مثیل آئے گا، ان سوالات کا جواب مرحمت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(المستفتی منظور احمد پرنسپل جامعہ عربیہ چنیوٹ مغربی پاکستان)

جواب...... **الحمد للّٰہ اعلم بالصواب والصلوة والسلام علی سیدنا محمد و علی الاٰل والاصحاب والتابعین باحسان الی یوم الحساب.**

امابعد! جمہور اہل سنت والجماعت کا مذہب یہ ہے کہ یہ اعتقاد رکھنا شرعاً ضروری اور واجب ہے کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اب تک زندہ ہیں۔ وہ آخری زمانے میں نازل ہو کر شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا نفاذ کریں گے اور راہ حق میں جہاد کریں گے جیسا کہ یہ بات صادق و مصدوق حضرت محمد ﷺ سے باتواتر ثابت ہے۔

یہ عقیدہ رکھنا اس لیے واجب ہے کہ کتاب وسنت کے دلائل اس بات کی وضاحت کے لیے موجود ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں جو ہر قسم کے شک و شبہات سے بالا ہے فرمایا ہے کہ یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ قتل کیا ہے اور نہ سولی دی ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنی طرف (آسمان پر) اٹھا لیا ہے (**وما قتلوہ یقیناً بل رفعہ اللّٰہ الیہ**) (نساء ۱۵۷) ''اور اس کو قتل نہیں کیا بیشک، بلکہ اس کو اٹھا لیا اللہ نے اپنی طرف۔''

اور یہ متواتر احادیث سے ثابت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانہ میں نازل ہو کر عدل و انصاف پر مبنی نظام عدالت قائم فرمائیں گے۔ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے اور جزیہ کا خاتمہ کر دیں گے اس وقت دولت اس کثرت سے ہوگی کہ اسے لینے والا کوئی نہ ملے گا۔

اس قسم کی دوسری تصریحات بھی احادیث سے ثابت ہیں، جن میں ان کی زندگی، نزول اور نزول کے بعد زمین میں قیام وغیرہ کی تفصیلات مذکور ہیں یہ احادیث درجہ تواتر تک پہنچ چکی ہیں، دوسری طرف کوئی ایسی صحیح حدیث موجود نہیں جس میں آپ کی موت کا ذکر ہو، اور جس میں آخری زمانہ میں نازل ہونے کے خلاف کوئی تصریح موجود ہو، جب قرآن مجید نے صاف صاف بتا دیا ہے کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اٹھایا گیا ہے، وہ قتل نہیں

ہوئے اور اللہ کے رسول ﷺ نے وضاحت سے فرما دیا کہ وہ آخری زمانہ میں نازل ہوں گے اور غیر مبہم الفاظ میں نزول کے بعد کے مفصل حالات بیان کر دیے، اب ہر مسلمان پر لازم اور واجب ہے کہ وہ اس بات کو اپنا عقیدہ بنائے، اس میں شک کرنے والا اجماع امت کی رو سے کافر قرار پائے گا، کیونکہ یہ عقیدہ اب بلا اختلاف ضروریات دین میں شمار ہوتا ہے۔ اس بارے میں گمراہ اور جاہل لوگوں کے سارے اعتراضات بے بنیاد ہیں اہل علم کو ان بے بنیاد بے ہودہ باتوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے صحیح مذہب پر قائم رہنا چاہیے۔

یہ کہنا سراسر باطل ہے کہ آیت: انی متوفیک و رافعک الی. (ال عمران ۵۵)

''میں لے لوں گا تجھ کو اور اٹھا لوں گا اپنی طرف۔''

کا مفہوم یہ ہے کہ پہلے وہ فوت ہوئے پھر موت کی حالت میں اٹھائے گئے۔ یہ مطلب و مفہوم علماء اہل سنت والجماعت کے خلاف ہے، اس کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ رفع اور آخری زمانہ میں زمین پر نزول کے بعد تجھے وفات دوں گا یا تیری عمر پوری ہونے پر وفات دوں گا اس صورت میں یہ ایک اطلاع ہوگی جس میں اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو بتایا ہے کہ یہودی آپ کو قتل نہیں کریں گے، جیسا کہ آیت: ومطھرک من الذین کفروا. (ایضاً)

''اور پاک کر دوں گا تجھ کو کافروں سے۔''

کے مفہوم سے ثابت ہوتا ہے، رسول ﷺ خدا کی نازل فرمودہ کلام کے شارح و ترجمان تھے، اللہ کا ارشاد ہے: لتبین للناس مانزل الیھم. (نحل ۴۴)

''کہ تو کھول دے لوگوں کے سامنے وہ چیز جو اتری ان کے واسطے۔''

آپ ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں جو تشریح فرمائی ہے۔ اسی میں آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ وہ آخری زمانہ میں نازل ہوں گے، راہ حق میں جہاد کریں گے، دجال کو قتل کریں گے اور شادی کریں گے ان کے ہاں اولاد بھی پیدا ہوگی وغیرہ۔

اس تفصیل سے ہر ایسے شک و شبہ کا ازالہ ہو جاتا ہے جو ان کی موت کے بارے میں کیا جاتا ہے۔ اس آیت کے اس مفہوم کی صحت کی اس سے بھی تقویت ہوتی ہے کہ آیت میں واؤ کا حرف استعمال ہوا ہے، جو درحقیقت مطلق جمع کے لیے ہوتا ہے نہ کہ ترتیب کے لیے جیسا کہ یہ آیت (واسجدی وارکعی) ''سجدہ کر اور رکوع کر'' میں ہے۔

کیونکہ رکوع سجود سے پہلے ہوتا ہے رہی یہ آیت: "واذ قال اللّٰہ یعیسی ابن مریم، انت قلت للناس اتخذونی وامی الھین من دون اللّٰہ. الی قولہ ذلک الفوز العظیم." (مائدہ ۱۱۶ تا ۱۱۹)

''اور جب کہے گا اللہ اے عیسیٰ مریم کے بیٹے تو نے کہا لوگوں کو کہ ٹھہرا لو مجھ کو اور میری ماں کو دو معبود سوا اللہ کے۔''

اس حصہ کو اللہ کے قول ذلک الفوز العظیم تک پڑھو۔

جس میں عیسیٰ علیہ السلام کا جواب اللہ کے اس قول میں مذکور ہے:

فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم وانت علی کل شئی شھید. (مائدہ ۱۱۷)

پھر جب تو نے مجھ کو اٹھا لیا تو، تو ہی تھا خبر رکھنے والا ان کی اور تو ہر چیز سے خبردار ہے۔

تو اس میں توفی کا حقیقی معنی میں استعمال ہونے سے کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام کو بھی نزول کے

بعد وفات آئے گی، اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس کے سوا ہر چیز فنا ہو جائے گی، ہر نفس کو موت کا پیالہ پینا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "کل نفس ذائقه الموت." (عنکبوت ۵۷)

''ہر جی کو چکھنی ہے موت۔'' درحقیقت یہ آیت قیامت کے اسی منظر کا بیان ہے جس میں عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بات کا اعتراف کریں گے کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے، میں اسی کا بندہ ہوں۔ نہ کہ شریک و سہیم، جیسا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے گمراہ پجاریوں کا خیال تھا، اس لیے اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت محمد ﷺ کی بعثت سے پہلے وفات پا چکے ہیں، اور آیت "واذ قال الله يعيسى ابن مريم" مستقبل کے معنی میں استعمال ہوئی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا قول: قال الله هذا يوم ينفع الصادقين صدقهم. (مائدہ ۱۱۹)

''فرمایا اللہ نے یہ دن ہے کہ کام آئے گا سچوں کے ان کا سچ۔''

یہ بھی مستقبل کے لیے ہے نہ کہ ماضی کے لیے اور قرآن مجید کی آنے والی آیت: اتى امر الله۔ ''آ پہنچا حکم اللہ کا۔''

ماضی کے صیغے میں مستقبل کے مفہوم کی بہترین دلیل ہے، جیسا کہ تفسیر کے ائمہ ابن عباس اور امام سیوطی وغیرہما نے اس کی تصریح کی ہے، علاوہ ازیں قرآن مجید اور عربی زبان میں اس کی مثالیں بہ کثرت موجود ہیں، اس میں جیسا کہ فن نحو کے علماء کی تحقیق ہے کسی واقعہ یا بات کی تاکید مقصود ہوتی ہے، الجوہر المکنون کے مؤلف اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وصيغة المضی لآت اوردوا
وقلبوا النكة وافددوا

یہ بھی بڑا عجیب دعویٰ ہے کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سولی دی گئی لیکن انھیں موت نہیں آئی، جب وہ بقید حیات رہے تو پھر سولی چہ معنی دارد؟

اس پر عربی زبان میں صلب کا لفظ نہیں بولا جاتا بلکہ بے فائدہ تعلیق کہا جا سکتا ہے، قرآن کی نص قطعی کی بناء پر عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق سولی دیے جانے کا عقیدہ رکھنا کفر ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وماقتلوه وما صلبوه. (نساء ۱۵۷)

''اور انھوں نے نہ اس کو مارا اور نہ سولی پر چڑھایا۔'' آپ کے ہجرت کر کے کشمیر جانے اور طبعی موت سے وفات پانے کا دعویٰ سرتاپا بے اصل و باطل ہے اس کی تاریخ کے کسی واقعہ سے کوئی تائید نہیں ہوتی، ایسے فاسد خیالات ایک گمراہ کن گروہ قادیانی کے عقائد باطلہ میں پائے جاتے ہیں، درحقیقت قادیانیت اسلام کے خلاف ایک بغاوت ہے، جس کی تائید وحمایت میں استعماری طاقت کا ہاتھ ہے۔

ان شاء اللہ یہ فتنہ جلد ہی اپنی ہلاکت و بربادی کو دیکھ لے گا اور اپنی موت آپ مر جائے گا۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

حررہ علوی ابن عباس مالکی

۳......الشیخ ابوالیسیر عابدین مفتی اعظم جمہوریہ شام کا فتویٰ

الحمد لله وحده والصلوٰة والسلام على من لانبى بعدهٗ.

چونکہ فرقہ قادیانیہ سیدنا محمد ﷺ کو آخری نبی نہیں تسلیم کرتا۔ جس سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد خاتم النبیین کی مخالفت لازم آتی ہے۔ نیز دین اسلام کے بیشتر عقائد کا منکر ہے۔

لہٰذا جو شخص بھی ان کے عقائد اختیار کرے گا میں اس کے کفر کا فتویٰ دیتا ہوں۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم
مفتی اعظم جمہوریہ شام، دمشق

۴...... امام کعبہ فضیلۃ الشیخ محمد بن عبداللہ السبیّل کا مدلل فتویٰ

الحمد للّٰہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد ﷺ۔

وبعد فقد اطلعت علی ما کتبه العلماء الافاضل فی الرد و تکفیر من انکر نزول عیسی بن مریم ولا شک انه من انکر نزول عیسی بن مریم علیهما الصلوٰۃ والسلام بعد ما علم ماورد فیه من الاحادیث فانه کافر، لانه مکذب للّٰه ورسوله ومن کذب اللّٰه ورسوله فقد کفر. وقد اشتهرت هذه العقیدة التی هی انکار نزول عیسی علیه السلام عند القادیانین الفرقة الضالة التی کفرت بما انزل علی محمد حیث انه من عقیدتهم انکار نزول عیسی و زعمهم انه مات ای موت حقیقی (طبعی) ولا شک ان هذا کفر و ضلال.

وتکذیب لکتاب الله، فالله عزوجل یقول. وما قتلوه وما صلبوه ولکن شبه لهم. (نساء ۱۵۷) ومن مذهب هذه الطائفة الذائغة ایضاً انکار هم ان محمداً خاتم النبیین وهذا ایضاً کفر، لانه تکذیب لقوله عزوجل. ماکان محمداً با احد من رجالکم ولکن رسول الله و خاتم النبیین. (احزاب ۴۰) حیث انه فضیلة الشیخ منظور احمد جنیوتی الباکستانی طلب منی المشارکة فی الکتابة فی هذا الموضوع فقد اجبته بما اعتقده علی سبیل الارشاد. نساله سبحانه ان یعز الاسلام والمسلمین وان لایضیغ قلوبنا بعداذ هدانا.

حمد و ثناء کے بعد! تحقیق جید علماء کرام نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے نزول کے انکار کرنے والے کی تردید اور اس کے کفر کے متعلق جو کچھ لکھا ہے میں نے اس کا مطالعہ کیا ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ اس مسئلہ کے متعلق جتنی احادیث وارد ہوئی ہیں ان کے ہوتے ہوئے جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام کے نزول کا انکار کرے وہ بالکل پکا کافر ہے اس لیے کہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب کی ہے اور جو خدا اور اس کے رسول کی تکذیب کا مرتکب ہو وہ کافر ہو جاتا ہے۔ اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کے انکار کا عقیدہ قادیانی گمراہ فرقہ کے ہاں بہت مشہور ہو چکا ہے، اس فرقہ نے حضور ﷺ پر نازل ہونے والی وحی کا انکار کیا ہے، کیونکہ منجملہ ان کے عقائد فاسدہ کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے انکار کا عقیدہ بھی ہے اور ان کا یہ بھی گمان ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اپنی طبعی موت سے وفات پا چکے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ تو بالکل کھلا کفر اور گمراہی ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کی مقدس کتاب کو جھٹلانا ہے اس لیے کہ اللہ عزوجل کا پاک ارشاد ہے:۔ ''اور انھوں نے نہ اس کو مارا اور نہ سولی پر چڑھایا، لیکن وہی صورت بن گئی ان کے آگے، اور اس گمراہ فرقے کے مذہب میں حضور ﷺ کی ختم نبوت کا انکار بھی شامل ہے یہ بھی کفر ہے اس لیے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی کی تکذیب ہے۔ محمد باپ نہیں کسی کا تمھارے مردوں میں سے لیکن رسول اللہ کا اور مہر سب نبیوں پر۔'' چونکہ پاکستان کے مشہور عالم حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی نے مجھ سے مطالبہ کیا کہ میں بھی اس فتویٰ کی تحریر میں شرکت کروں لہٰذا میں نے اپنے عقیدہ کے مطابق خیر خواہی کے لیے جواب دے دیا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرمائے اور ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو پھر گمراہ نہ کر دے۔ (آمین)

وصلی اللہ علی محمد و آلہٖ و صحبہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین. (محمد بن عبداللہ السبیل)
(امام الحرم المکی و رئیس المدرسین والراکبین بالمسجد الحرام ۲۲/۱۰/۱۳۸۹ھ)

مذکورہ بالا فتویٰ کی تصدیق سعودی عرب کے مندرجہ ذیل حضرات نے بھی فرمائی۔

۴......محمد ناصر الدین الالبانی
۵......عھسل عمر محمد خلالی مدیر دارالحدیث، مدینہ منورہ
۶......محمد الدین احمد شیخ التفسیر اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ
۷......عبدالقادر بن شیبہ الحمد فاضل ازہر یونیورسٹی مصر۔ استاذ اسلامی یونیورسٹی، مدینہ منورہ واستاذ التفسیر واصول الفقہ مسجد نبوی شریف
۸......محمد ناظم الندوی استاذ اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ
۹......ابوبکر سکیتی مدینہ منورہ
۱۰...... یوسف محمد سلفی اساذ دارالحدیث، ومسجد نبوی مدینہ منورہ
۱۱......محمد بدر عالم میرٹھی مہاجر مدنی، مدینہ منورہ
۱۲......عبدالکریم حموار پروفیسر اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ
۱۳......عبدالغفور العباسی مہاجر مدنی، مدینہ منورہ
۱۴......محمد شریف استاذ اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ واستاذ مسجد نبوی شریف
۱۵...... جواب درست ہے۔ حبیب اللہ (برائے) حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی
۱۶...... قضاء کالج دمشق ومجلس علماء دمشق کے رکن

فضیلۃ الشیخ جناب محمد بدر الدین فلاییلینی کا فتویٰ

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی وآلہٖ و اصحابہ اجمعین ومن تبعھم باحسان الی یوم الدین.

وبعد فانی قد اطلعت علی فتوی الشیخ عبدالعزیز بن باز، فوجدتھا قد قدرت الحق الصراح، والذی نومن بہ و نقررہ فعلی المسلمین ان لایفتروا بما یفتر بہ اتباع الدجال القادیانی الذی حذر النبی ﷺ منہ، ومن امثالہ الذین یخرجون فی آخر الزمان و یدعون النبوۃ وھم کذابون دجالون.

وعقیدۃ المسلم الصحیحہ ان سیدنا عیسی علیہ و علی نبینا افضل الصلوۃ والسلام لا یزال فی السماء مرفوعا. مکرماً لما ینزل بعد. فھذا الذی اقررہ و نؤمن بہ واللہ یھدی الی سواء السبیل.

(خادم العلم الشریف محمد بدر الدین الفلاییلینی استاذ قضا دمشق کالج و رکن مجلس علماء دمشق)
(۸/ شعبان المعظم ۱۳۸۹ھ۔ الموافق ۲۰ تشرین الثانی ۱۹۶۹م)

حمد وثنا کے بعد! میں نے فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز کے مفصل فتویٰ کا مطالعہ کیا، تو میں نے یہ ایسا فتویٰ پایا جس نے خالص حق کو ثابت کر دیا ہے اور یہ وہی عقیدہ ہے جس پر ہم ایمان رکھتے ہیں اور اسی کا اقرار بھی کرتے ہیں، اور مسلمانوں پر لازم ہے کہ جس طرح قادیانی دجال کے پیروکاروں نے بہتان باندھنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے اس طرح کی بہتان بازی نہ کریں، اس طرح کے دجالوں سے بچ کر رہنے کا حکم حضور ﷺ نے فرمایا ہے جو دجال آخری زمانہ میں نکلیں گے اور نبوت کا دعویٰ کریں گے حالانکہ وہ کذاب اور بڑے جھوٹے ہوں گے۔

اور مسلمان کا اس بارے میں صحیح عقیدہ یہی ہونا چاہیے کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ اٹھائے گئے ہیں اور عزت کے ساتھ آپ وہیں موجود ہیں۔ ابھی تک آپ دوبارہ نازل نہیں ہوئے پس اسی عقیدہ کا ہم اقرار کرتے ہیں اور اسی پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی سیدھا راستہ دکھانے والے ہیں۔

۱۷......فضیلۃ الشیخ عبدالرحمٰن بن ابی شعیب البرکاتی مراکشی کا فتویٰ

الحمد لله لقد اطلعت على ماكتبه علماء الاسلام من الرد على الطريقة القاديانية وانى لا أيد جميع ماكتبه العلماء فى رد هذه الدعوة المناقضة للكتاب والسنة وكل من كذب بنزول المسيح فى آخر الزمان و انه سيحكم بشريعه محمد ﷺ وكذب فى انه ماقتل ولا صلب ولكن رفعه الله اليه فهو مرتد عن الاسلام.

(کتبہ عبدالرحمٰن بن ابی شیبہ سامح اللہ)

(۱۲/ ذی القعدہ ۱۳۸۷ھ، ۱۲ فروری سنہ ۱۹۶۸م)

الحمد للہ کہ قادیانی مذہب کے متعلق جو کچھ علماء اسلام نے لکھا ہے میں نے اس کا مطالعہ کیا ہے اور میں علماء کرام کی ان تمام عبارات کی تائید کرتا ہوں جو انھوں نے مرزا قادیانی کی قرآن وسنت سے متصادم دعوت کے رو میں لکھی ہیں اور جو شخص حضرت عیسیٰ کے آخری زمانہ میں نزول اور شریعت محمدی کے مطابق آپ کے فیصلے کرنے کا انکار کرے یا قرآن کریم کی اس آیت پر یقین نہ رکھے جس میں فرمایا گیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نہ قتل ہوئے ہیں نہ سولی پر چڑھائے گئے بلکہ اللہ نے اپنی طرف انھیں بلا لیا ہے، تو وہ مرتد اور اسلام سے خارج ہو گیا۔

۱۸......فضیلۃ الشیخ مصطفیٰ کمال التازری رئیس الشؤن الدینیہ تیونس کا فتویٰ

انى احمد الله على هذه الجهود الموفقة التى يقوم بها نخبة من ابناء باكستان لانكار المزاعم الباطلة والاكاذيب التى تقوم بها و تروجها الفرقة القاديانية بهذه البلاد و بقىٔ بلدان العالم الاسلامى اعانهم الله على الاسلام.

(مصطفیٰ کمال التازری تیونس)

پاکستان کے جید علماء نے قادیانی فرقہ کے کفریہ عقائد کی تردید کے لیے جو کامیاب کوششیں کی ہیں میں اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں یہ فرقہ پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک میں اپنے غلط خیالات اور جھوٹے دعوے پھیلا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان علماء کرام کی اسلام کی حفاظت کے لیے کی جانے والی کوششوں میں مدد فرمائیں۔

۱۹......فضیلۃ الشیخ یوسف السید ہاشم الرفاعی وزیر دولۃ الکویت کا فتویٰ

الجواب هو ما قاله فضيلة الشيخ عبدالعزيز بن عبدالله بن باز واخر انه علماء الملة المخلصون.

(یوسف السید ہاشم الرفاعی وزیر دولۃ الکویت)

جو فتویٰ فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز اور ان کے رفقاء مخلص علماء نے دیا ہے وہی صحیح ہے۔

۲۰......فضیلۃ الشیخ حسنین محمد مخلوف مفتی اعظم مصر وممبر مجلس تاسیسی رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کا فتویٰ

فضیلۃ الشیخ حسنین محمد مخلوف ازہر یونیورسٹی سے فراغت کے بعد اپنے ملک کے مناصب جلیلہ پر فائز ہوئے، جلالت شان کی بناء پر رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کی مجلس تاسیسی کے رکن منتخب کیے گئے، آپ مکہ مکرمہ کے ایک ہوٹل میں قیام پذیر تھے کہ اس دوران مؤلف کتاب ''فتویٰ حیات مسیح'' مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ نے موصوف سے مندرجہ ذیل فتویٰ تحریر کرایا۔ جناب مخلوف نے فتویٰ تحریر کرنے سے پہلے خود اپنا مختصر تعارف بھی کرا دیا جو کہ الحمد

للہ ان کی تاریخ کا ایک حصہ بن گیا ہے۔ ذیل میں موصوف کا تعارف اور فتویٰ کی عبارت نقل کی جاتی ہے۔

الحمد للّٰہ رب العالمین و الصلوٰۃ و الاسلام علی اشرف الانبیاء و المرسلین و علی آلہٖ و صحبہ اجمعین و بعد.

مختصر ترجمة فضيلة الشيخ حسنين محمد مخلوف صاحب الفتاوی الشرعيه و الفتوی بكفر القاديانية مولده و حياته العلميه هوالشيخ حسنين محمد حسنين مخلوف الحنفی الازهری المولود فی يوم السبت ٦ مايو ١٨٨٠م بالقاهرة، و والده شيخ من شيوخ الازهر، فضيلة الشيخ محمد حسنين مخلوف العدوی، المالكی الازهری، تلقی المترجم علومه بالازهری الشريف، بعد ان حفظ به القرآن الكريم وجوده فی الحادية عشر من عمره، ونال شهادة العالمية الازهريه بتفوق فی ١٩١٦م و عين قاضيا بالمحاكم الشرعية فی عام ١٩١٦م ما زال برقی حتی عين رئيسا بحكمة الا سكندريه الشرعيه فی عام ١٩٤١م، ثم رئيسا للتفتيش الشرعی فی عام ١٩٤٢م ثم عين نائبا للمحكمة العليا الشرعية فی عام ١٩٤٤م، ثم مفتيا للديار المصرية فی عام ١٩٤٥م وعين عضوا فی جماعة كبار العلماء عام ١٩٤٧م، وانتهت مرة خدمة ببلوغه السنين سنة فی ٥ مايو سنة ١٩٥٠م ثم اعيد للافتاء بعد سنه و نصف لمدة سنتين ثم.

بانثها تها ترک وظيفة الافتاء، واشتغل بالتدريس والتاليف والازال كذلک للاٰن، وكان تعيينه بالافتاء فی المرة الاولیٰ، والثانيه فی عهد الملک فاروق.

وآية فی طائفة القاديانيه

كتب سماحة الاستاذ الشيخ حسنين مخلوف، مفتی ديار المصرية السابق، و عضو جماعة و عضو جماعة كبار العلماء بالازهر الشريف و عضو المجلس التاسيسی لرابطه العالم الاسلامی بمكة المكرمه و عضو مجمع البحوث الاسلاميه بالا زهر الشريف فی فتاويه.

مانصه!

الطائفة القاديانية من الفرق الزائعة المنشقة عن الاسلام اسسها الميرزا غلام احمد فی القرن التاسع عشر فی الهند، وقد ذكر المترجم تاريخه او مما قاله انه قدا صيب فی شبابه بمرض هستيريا و نوبات عصبية عنيفة، وكان يتداوی من هذا المرض ببعض المشروبات المسكرة وقد زعم فی كتابه براهين احمديه انه مكلف من اللّٰه تعالیٰ باصلاح الخلق علی نهج المسيح عيسی ابن مريم عليه السلام وان له الهامات و مكاشفات وان من يحضر الی قاديان يدی الأيات السماويه الخوارق.

ودعا الجمعيات الاسلامية بالهند الی المناداة بفضل الانجليز.

وان الجهاد ضدهم حرام و انهم نعمة عظيمة علی البشر من اللّٰه.

وقال انه نشر خمسين الف كتاب و رسائه فی اعلان فضلهم وانهم منه علی المسلمين، وانه يجب طاعتهم بل صرح بانه من خدامهم.

وطلب منهم ان يعاملوا اسرته بالهند بالعطف والرعاية ماداموا من غرس الانجليز الی آخر هذه العبارات الدنيئة، و تدرج فی الدعوی الی ان زعم ان روح المسيح عليه السلام قد حلت

فيه وان ما يتحدث به هو كلام الله كالقرآن الكريم والتوراة.

وان دمشق التى ينزل فيها المسيح عيسى عليه السلام فى آخر الزمان هى فى القاديان المكنى عنها بالمسجد الاقصى.

وهى الثالثة بعد مكة والمدينة و يسميها (الربوة) وان الحج اليها فريضة.

وانه مما قد اوحى الله اليه بما يربو على عشرة الاف آية وان من يكذبه كافر، وقد شهد له القرآن بالنبوة وكذلك الرسول ﷺ وقد صرح بموت المسيح عيسى عليه السلام و دفنه فى كشمير و عين قبره فيها تلك هى عقيدته و عقيدة اتباعه الضالين المنحرفين.

ويقولون ان من لايدخل فى بيعته فهو كافر وكذلك امتنع ظفر الله خان (القاديانى وزير الخارجية من اتباعه عن الصلاة على جثمان محمد على جناح مؤسس باكستان) الكفر والضلال بل زعم انه مقدم على سائر الانبياء وان الله اوحى اليه فقوله.

ياقمر، ياشمس انت منى وانا منك.

انت منى وانا منك ظهورک ظهورى يحمد الله من عرشه و يمشى اليک الى آخر اكاذيبه الصارخه و ضلالاته الفاحشة وقد فضحه شاعر الهند العظيم العلامة الدكتور محمد اقبال ورد على جواهر لال نهرو رئيس وزراء الهند الذى (كان) يعطف على القاديانية فى بلاده وفى باكستان لغلوهم فى مناهضة الاسلام والنبوة المحديه و محاربتها.

وكذلک صديقنا العلامه السيد ابو الحسن على الندوى والعلامة السيد ابو الاعلى المودودى والاستاذ الاكبر الشيخ الخضر شيخ الازهر فى ثلاث رسائل صدر تاها برسالة هامة فى تاريخ و تعاليم هذا المارق يمن الاسلام هو و كل من يتبعه فى مزاعمه و ضلالاته، وقد اطلعنا على كتابه التبليغ ومافيه من كفر و ضلال و كذب على الله والانبياء.

وقد اطلعنا ايضا على مافى كتابه من تزلف ونفاق للانجليز و حكام الهند آن ذاک الى ابعد حدو لقد عرفنا كل المعرفة اخاسيسه و رذائله فى هذا الكتاب، ولما هلک الميرزا غلام احمد القاديانى فى ٢٦ مايوسنه ١٩٠٨م و خلفه صديقه الحميهم فى الضلال.

(حکیم نور الدین صاحب تصدیق براہین احمدیہ)

فى دعاويه و مفترياته ثم توفى فى ١٣ مارس سنه ١٩١٤م و استخلف قبل موته (بشير الدين محمود) اكبر ابناء موسس الطائفة الضالة، وللقاديانيه فرع اللاهورى يتزعمه الضال محمد على صاحب ترجمة القرآن باللغه الانجليز به وله مؤلفات كثيرة وهو بلقب غلام احمد بالمسيح الموعود وله الحاد فى ترجمة القرآن وهى ترجمة كاذبة ضالة، نحذر المسلمين منها عامة، فانها تحريف والحاد و كذب و تضليل وقد اعتمد عليها اعداء الاسلام من الطوائق المنشقة عن الاسلام و من المستشرقين و بعض المبشرين الكاذبين الجانين على الاسلام، ومن هذا يعلم كفر الطائفة القاديانية و كفر زعيمها الضال.

رائى القاديانى فى المسيح والفتوى الشرعية الاسلامية بكفر القاديانى.

لقد كتبت جريدة مبنى الشرق بمصر مـــــن مايأتى.

لقد استغلت الجماعة الاحمدية بالهند راء با لاحد الشيوخ الازهريين زعم فيه وفاة المسيح عيسى عليه السلام فاذا عت ان علماء الازهر افتوا بالاجماع بموت المسيح عيسى عليه السلام يريدون بذلك تأييد الميرزا غلام احمد القاديانى بانه هوالمسيح المنتظر لان المسيح قدمات و حلت روحه فى غلام احمد ولما هال الامر علماء الاسلام طلبوا بيانا من مبعوث المؤتمر الاسلامى والازهر هناك فبادر بارساله اليهم و ترجموه الى الارديه ونشر فى صحف الهند الاسلامية وهو بالطبع يخالف راى ذلك الشيخ وجماعة المسلمين بالاجماع واحالت الجريدة علينا هذا السوال فكتبنا الجواب عليه.

بما ياتى بالحرف راجع فى فتاوانا ج ١ ص ٩٠ وما بعدها.

ان مما تظاهرت عليه اوله العقل والنقل واجمعت عليه الرسالات السماوية ان اللّٰه تعالٰى واحد لا شريک له له الكمال والقدرة الشاملة والعلم المحيط والحكمة البالغة والتدبير المحكم لكل شئى خلقاً وايجادا و بقاء وافناءً "له ما فى السموات والارض كل له قانتون، بديع السموات والارض."

واذا قضى امراً فانما يقول له كن فيكون، ابتدع خلقه الاول من غير مادة وهى منه خلقه الذى ابتدعه، وابتدع النوع الانسانى على غير مثال سبق بخلق آدم من المادة الطينية ثم خلق زوجته من فكان خلق آدم من غير ابوى.

اول سطر فى لوح الوجود الانسانى ناطق بكمال قدرة الخالق الاعظم وبدائع صنعه وكان فى السطر الثانى خلق عيسى ابن مريم من غير اب. خلقهما اللّٰه تعالٰى بيد قدرته و اوجد هما بكلمه ولا تيعاظم شئى على قدرته.

وابدع على غير مثال عالم الروح فخلق الارواح و نفخها فى الاجسام وهى من امره تعالٰى استاثر بايجادها و بعثها و تصريفها ولم يستطع اشد الناس جحودا للا لهيات ان ينسب لانسان خلق روح و بعثها فى جسد و ترتب اثر الحياة عليها.

وانما ذلک للّٰه وحده وقد خلق اللّٰه لكل جسد روحاً يتصل به عند تكوينه و ينفصل عنه عند موته اذا انقضى اجده المقدر له و تبقى بعد انفصاله طليقه فى عالمها الروحى تسبح حيث يشاء اللّٰه حتى يامرها اللّٰه يوم البعث والنشورا يوم يبعث من فى القبور بالعودة الى جسدها الذى انشاه اللّٰه للنشاة الاخرىٰ و مما لاخفاء فيه ان الانبياء احياء فى قبورهم حياة برزخية خاصة اقوى من حياة الشهداء وان ذلک لاينا فى وجود ارواحهم فى السماء اذان الارواح فى عالمها لاتحدها الابعاد ولا تقيدها القيود، وقد لقى المصطفٰى ﷺ ارواح الانبياء فى بيت المقدس ليلة الاسراء.

وصلى بالانبياء امامافيه، ولقى موسى عليه السلام فى السماء ليلة المعراج بعد الصعود من بيت المقدس و تقاولا بما جاء فى الحديث الصحيح بشان فريضة الصلاة كما لقى غيره من الانبياء، وثبت ان المصطفى ﷺ يرد السلام من يسلم عليه وانه تعرض عليه اعمال امته.

ولايمكن ان تنتقل اى روح فضلا عن ارواح الانبياء الى جسم آخر تحل فيه و تصرفه

كما يزعم القائلون بتناسخ الارواح وهم اضل الخلق عن الاسلام وغيره من الديانات السماوية وما رقون عن الشرائع،

فقول القادیانی ان روح المسيح عیسی علیه السلام حلت فيه باطل و زور فی القول و کفر صریح.

اما المسيح عيسى عليه السلام فالمجمع عليه عند المسلمين فی شانه مادل عليه القرآن الكريم، انه لم يقتل ولم يصلب وانه رفع الى السماء بجسمه و روحه دون موت و انه لايزال حيا فی السماء حتى ياذن اللّٰه سبحانه و تعالٰی مما یأذن به اواخر الزمان وان اللّٰه کف عنه بنی اسرائیل حین دبروا قتله، ومن عادتهم قتل انبيائهم كما اخبر اللّٰه عنهم بذلک، فالقی شبهه علی ذلک المنافق الذی دلهم عليه فكان جزأوه القتل، وجزاء عيسى عليه السلام الاكرام بالرفع الى السماء.

قال اللّٰه تعالٰی وما قتلوه وما صلوبه ولكن شبه لهم. (نساء ۱۵۷)

وما قتلوه يقيناً بل رفعه اللّٰه اليه. (ایضا)

انی متوفیک (ای مستوفیک و قابضک الّی بجسمک و روحک) و رافعک الّی و مطهرک من الذين كفروا) (ال عمران ۵۵)

و رفع عيسى عليه السلام الى السماء كرفع محمد ﷺ الى السماء ليلة المعراج بروحه و جسده يقظة لامناما ولاغرابه فی ذلک فانها معجزات خارقة لاتوزن بموازين العادات ولاتقاس بمقاييسها وهی شان الخالق جل و علابقدرته الباهرة على ان يحدث فی الجسم البشری مایعده و يهيشه لهذه الرحلة السماويه.

ويحول ما يحيط به الي ماينا سبه فی هذه الحالة كما حول النار المحرقة برداً وسلاماً على ابراهيم عليه السلام، وحول جبريل من الصورة الملكية الى الصورة البشرية فی لمح البصر حتى كان يلقى الرسول ﷺ الوحی فی صورة دحية الكلبی و حين التقى بابراهيم عليه السلام فی بيته ضيفا، مع، الملائكة قبيل انزال العذاب بقوم لوط.

وما دام ذلک فی نطاق القدرة الالهية وقد وقع فعلا وجاء به المخبر الصادق، كما جاء بسائر معجزات الانبياء، عليهم السلام و خوارقهم التی لاتحيط به العقول، فای غرابة فی ذلک، لاجرم ان استغرا به او استبعداه انما ينشاء عن دخل فی الصدور و شک.

فی الاخبار و تحديد القدرة اللّٰه بقدرة البشر العاجزين، والا فمن آمن بقدرة اللّٰه على كل ممكن و آمن بالرسالات وان للرسل معجزات و ان المعجزات امور ممكنة فی ذاتها هينة جداً على خالقها خارقة لعادات البشر معجزة لهم و حدهم ايقن بان ذلک كل هين يسير على الخالق جل وعلا.

وغنی عن البيان ان شان عيسى عليه السلام من مبداء خلقه الى طور شبابه الى طور قيامه بالدعوة فی بنی اسرائيل الى طور عداوتهم له الى طور تدبيرهم اغتباله كان شانا عجيباً وكل ذلک كان ابتلاء لبنی اسرائيل و كان اللافتراء والكذب عليه و نسب اليه مالم يقله شان اعجب.

وحسبنا ماحكاه اللّٰه عنه و هو فی المهد قال انی عبداللّٰه اتنی الكتٰب و جعلنی نبياه و

جعلنی مبارکاً این ماکنت (ای قدر لی ذلک فی علمه) و اوصانی بالصلٰوۃ والزکٰوۃ مادمت حیاo وبرا بوالدتی ولم یجعلنی جباراً شقیاo والسلٰم علیّ یوم ولدت و یوم اموت (ای بعد النزول من السماء آخر الزمان والحکم بشریعة الاسلام و کسر الصلیب و قتل الخنزیر) و یوم ابعث حیا فی الیوم الاخر) علیه و علی نبینا افضل الصلٰوۃ والسلام۔

هذا ما کتبناه اذ ذاک و نشر فی الصحف والکتب تکذیبا للقادیانیة الضالة المارقة الکافرة و بیانا لخطاء ذلک الشیخ الازهری الذی ضل السبیل و نشر مانشره عن جهل او عناد والله ولی الصالحین۔ کتبہ حسنین محمد مخلوف

(سابق مفتی اعظم مصر وممبر جماعت کبار علماء مکۃ المکرمہ۔ مورخہ ۵ ربیع الاول ۱۳۹۴ھ)

شیخ حسنین محمد مخلوف کا تعارف، آپ کی پیدائش اور تعلیمی زندگی

آپ کا نام حسنین بن محمد حسنین مخلوف ہے آپ حنفی المسلک اور ازھر کے رہنے والے ہیں۔ آپ ۶ مئی ۱۸۸۰ء کو قاہرہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محمد حسنین مخلوف ازہر کے شیوخ میں سے تھے اور فقہ مالکی کے پیروکار عدوی قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ جناب حسنین مخلوف نے ازہر میں گیارہ سال کی عمر میں قرآن مجید باتجوید حفظ کرنے کے بعد تمام علوم وہیں حاصل کیے اور جامعہ ازہر کی شہادۃ العالمیہ ۱۹۱۴ء میں اعلیٰ نمبروں کے ساتھ حاصل کی اور ۱۹۱۶ء میں شرعی عدالت کے جج مقرر ہوئے۔ پھر آپ کی برابر ترقی ہوتی رہی یہاں تک ۱۹۴۱ء میں آپ اسکندریہ کی شرعی عدالت کے چیف جسٹس مقرر ہو گئے۔ پھر ۱۹۴۲ء میں محکمہ سی آئی ڈی شرعی کے ڈائریکٹر مقرر ہوئے اس کے بعد پھر آپ ۱۹۴۴ء میں سپریم کورٹ کے قائم مقام چیف جسٹس مقرر ہو گئے۔ پھر ۱۹۴۵ء میں آپ مصر کے مفتی اعظم منتخب ہو گئے۔ پھر ۱۹۴۸ء میں مجلس شیوخ کے ممبر مقرر ہوئے اور آپ کی مدت ملازمت ۶۰ سال کی عمر میں ۵ مئی ۱۹۵۰ء کو ختم ہو گئی۔

پھر ڈیڑھ سال بعد دوبارہ دو سال کے لیے دار الفتاء کا محکمہ آپ کے سپرد کر دیا گیا، دو سال گزرنے پر آپ نے افتاء کی ملازمت چھوڑ دی اور درس و تدریس اور کتب کی تالیف میں مشغول ہو گئے، یہ سلسلہ برابر اب تک جاری ہے افتاء کے شعبہ میں آپ کی تقرری دونوں مرتبہ صدر فاروق کے زمانہ میں ہوئی۔

قادیانی گروہ

فضیلۃ الشیخ مخلوف مفتی اعظم جمہوریہ مصر اور جامعہ ازہر کی مجلس شیوخ کے ممبر رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کی مجلس تاسیسی کے رکن اور مجلس تحقیقات اسلامی ازہر یونیورسٹی کے ممبر نے اپنے فتویٰ میں قادیانی گروہ کے متعلق فرمایا۔

فتویٰ کی اصل عبارت یہ ہے:۔

”قادیانی فتنہ گمراہ فرقوں میں سے ایک فرقہ ہے، جو اسلام سے نکلا ہوا ہے۔ اس کی بنیاد مرزا غلام احمد قادیانی نے انیسویں صدی عیسوی میں ہندوستان میں رکھی تھی۔ مرزا قادیانی کے حالات لکھنے والے نے اس کی تاریخ بیان کی ہے، اس تفصیل میں یہ بھی درج ہے کہ مرزا قادیانی جوانی میں ہسٹیریا اور سخت اعصابی دردوں کا شکار ہو گیا تھا اور اس مرض کے علاج کے لیے بعض نشہ آور سیرپ استعمال کرتا تھا اس نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں دعویٰ کیا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے طریقہ کے مطابق مخلوق کی اصلاح پر مامور ہے اور یہ دعویٰ بھی کیا ہے کہ اس کو بہت سے الہامات اور مکاشفات ہوئے ہیں اور جو آدمی قادیان شہر میں حاضر ہو گا وہ

بہت سی آسمانی نشانیاں اور خارق عادت چیزیں پائے گا۔

بلکہ ہندوستان کی اسلامی تنظیموں کو دعوت دی کہ وہ استعمار کے فضل وکمال کا اعلان کریں۔

اور یہ کہ انگریز کے خلاف جہاد کرنا حرام ہے اور انگریز سرکار انسانیت کے لیے اللہ کی رحمت ہے۔

مرزا قادیانی نے کہا کہ میں نے انگریز کی تعریف میں پچاس ہزار کتابیں اور رسالے تحریر کیے ہیں اور انگریز مسلمانوں پر احسان بن کر اترے ہیں اور ان کی اطاعت گزاری واجب ہے، بلکہ یہ اقرار کیا کہ وہ انگریزوں کا نوکر ہے۔

اور ان سے درخواست کی کہ ہندوستان میں اس کے خاندان کے ساتھ نرمی اور مہربانی والا معاملہ کیا جائے کیونکہ وہ ان کا خود کاشتہ پودا ہے۔ اسی طرح اور کمینگی کی عبارتیں موجود ہیں، پھر وہ اپنے دعویٰ میں ترقی کرتا گیا یہاں تک کہ اس نے دعویٰ کیا کہ مجھ میں مسیح موعود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روح حلول کر گئی ہے اور جو وہ گفتگو کرتا ہے وہ اللہ کا کلام ہے جیسا کہ قرآن کریم اور توراۃ ہے۔

اور یہ کہ وہ دمشق جس میں مسیح موعود حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخر زمانہ میں نازل ہوں گے وہ قادیان ہے جسے قادیانیوں کے ہاں مسجد اقصیٰ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

اور مکہ مدینہ کے بعد اس کا تیسرا مرتبہ ہے اس بستی کا نام ربوہ رکھا اور کہا کہ اس کا حج کرنا فرض کا درجہ رکھتا ہے۔

اور یہ دعویٰ کیا کہ اللہ نے اس کی طرف وحی کی ہے جو دس ہزار آیتوں سے بھی بڑھ جاتی ہے اور یہ کہ جو کوئی اس کی تکذیب کرے وہ کافر ہے اور قرآن نے اس کی نبوت کی گواہی دی ہے ایسے ہی حضور ﷺ نے بھی تصدیق کی ہے، اور حضرت مسیح عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موت اور کشمیر میں آپ کے دفن ہونے کا بڑے زوردار الفاظ میں اظہار کیا ہے اور کشمیر میں آپ کی قبر کی نشاندہی بھی کر دی ہے۔ یہ ہے مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے گمراہ مرتدین پیروکاروں کا عقیدہ۔

اور کہتے ہیں جو مرزا قادیانی کی بیعت میں شامل نہیں ہوا وہ کافر ہے۔ ایسے ہی پاکستان کے قادیانی وزیر خارجہ سرظفر اللہ خان نے جو کہ مرزا قادیانی کا پیروکار تھا اس نے بانی پاکستان مسٹر محمد علی جناح کی میت پر جنازہ نہیں پڑھا تھا اس لیے کہ وہ قادیانی فرقہ کی تکفیر کرتا تھا، مرزا قادیانی نے انہی کفریہ اور گمراہ کن نظریات پر اکتفاء نہیں کیا۔ بلکہ اس نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ وہ تمام انبیاء پر فضیلت رکھتا ہے اور یہ کہ اللہ نے اس کو اپنے ان الفاظ میں وحی کی ہے۔

''اے چاند اے سورج تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں''

''تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں تیرا ظہور میرا ظہور ہے۔ اللہ تیری تعریف عرش سے کرتے ہیں اور تیری طرف چل کر آتے ہیں۔ اسی طرح اس کے کھلے جھوٹ اور غلیظ ترین گمراہ تو ہمات ہیں اور شاعر مشرق فلاسفر علامہ محمد اقبالؒ نے مرزا کو خوب رسوا کیا اور ہندوستان کے وزیراعظم جواہر لال نہرو کی بھی خوب تردید کی ہے جو کہ قادیانی گروہ کے ساتھ اپنے ملک اور پاکستان میں بڑی دلچسپی لیتا تھا اس وجہ سے کہ یہ لوگ اسلام اور حضور ﷺ کی نبوت کے ساتھ ٹکر لیتے تھے اور ان کے مقابلے پر اترے ہوئے تھے۔''

اسی طرح ہمارے دوست علامہ سید ابوالحسن علی ندوی اور فاضل دوست جناب ابوالاعلیٰ مودودی اور امام

اکبر شیخ الخضر شیخ الازہر نے تین رسالے اس بارے میں تحریر فرمائے ہیں جو ہم نے دائرہ اسلام سے خارج مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی توہمات اور گمراہیوں کی پیروی کرنے والے گروہ کی تاریخ اور تعلیمات پر مبنی کتاب میں درج کر دیے ہیں۔ میں نے مرزا قادیانی کی کتاب ''تبلیغ'' جو کفر وضلال اور اس کے رسولوں کی تکذیب سے بھری ہوئی ہے کا مطالعہ کیا۔

اور انگریز اور اس زمانہ کے ہندوستان کے حکمرانوں کا قرب حاصل کرنے کے لیے جو حیلے اور نفاق کے انتہائی خطرناک راستے اختیار کیے گئے۔ ان کا بھی مطالعہ کیا، اس کتاب میں مرزا قادیانی کی کمینگی اور رذیل خصلتیں خوب کھل کر سامنے آ گئیں، پھر جب آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو مر گیا تو گمراہی میں شریک اس کا دوست کتاب تصدیق براہین احمد کا مصنف حکیم نور الدین، مرزا قادیانی کے دعویٰ اور بہتان تراشیوں میں اس کا خلیفہ بن گیا۔

پھر وہ ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء میں مر گیا موت سے پہلے اس نے قادیانیت کے شجرہ خبیثہ کی بنیاد رکھنے والے مرزا قادیانی کے پہلے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود کو خلیفہ چنا۔ قادیانی فرقے کی ایک شاخ لاہوری کہلواتی ہے اس کا خود ساختہ سربراہ محمد علی ہوا جس نے قرآن مجید کا انگریزی میں ترجمہ کیا ہے اور اس کی متعدد تصانیف بھی ہیں۔ یہ مرزا غلام احمد کو صرف مسیح موعود کا لقب دیتا ہے۔ اس نے قرآن کے ترجمہ میں بہت سی ملحدانہ رائیں قائم کی ہیں بلکہ یہ غلط اور گمراہ کن ترجمہ ہے۔ ہم تمام مسلمانوں کو اس سے بچنے کی تلقین کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ تو تحریف، کذب بیانی اور گمراہی کا مجموعہ ہے اور دین سے منحرف اسلام دشمن لوگوں نے ایسے ہی مستشرقین اور مذہب پر حملہ آور ہونے والے جھوٹے عیسائی مبشرین نے اس پر بھرپور اعتماد کیا ہے، ان مشترکہ خلاف اسلام کوششوں سے قادیانی گروہ اور اس کے گمراہ سردار کا کفر بالکل آشکارہ ہو گیا۔

مرزا قادیانی کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق رائے اور اس کے کفر کے متعلق صحیح اسلامی فتویٰ۔

مصر کے اخبار مبنی الشرق نے کئی سال قبل ایک خبر شائع کی جس کا متن یہ ہے:۔

احمدی جماعت جامعہ ازھر کے ایک شیخ کی رائے لینے میں کامیاب ہو گئی جس نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کا دعویٰ کیا، پھر یہ مشہور کر دیا کہ علماء ازہر نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت کا متفقہ فتویٰ دے دیا ہے، مقصد اس فتویٰ کے حصول سے مرزا قادیانی کے مسیح منتظر ہونے کے دعویٰ کی تائید کرنا تھا۔ اس لیے کہ ان کا دعویٰ ہے کہ مسیح علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں اور ان کی روح مرزا قادیانی میں حلول کر گئی ہے جب اس معاملہ نے علماء اسلام کو اضطراب میں ڈالا تو انھوں نے مؤتمر عالم اسلامی اور وہاں کے ازہر کے مندوب سے وضاحتی بیان طلب کیا انھوں نے جلد ہی اس کا جواب بھیج دیا چنانچہ علماء نے اس کا اردو ترجمہ کرا کے ہندوستان کے اسلامی رسالوں میں چھپوا دیا، یہ بیان بھی اس شیخ کی رائے اور امت کے اجماعی عقیدہ سے مختلف تھا اس لیے اخبار نے یہ سوال ہم سے کر دیا تو ہم نے اس کا جواب اس طرح لکھا۔

جو حرف بحرف نقل کیا جاتا ہے۔ ہمارے فتاویٰ کی جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۹۰ اور بعد کے صفحات کا مطالعہ کیجئے۔

دلائل عقلی اور نقلی اس پر متفق ہیں اور کتب سماویہ کا اس پر اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہیں اور ان کا کوئی شریک نہیں ہے سارا کمال اور قدرت کاملہ بھی انھیں ہی حاصل ہے اور ہر چیز پر علم محیط اور اس کی تخلیق کی حکمت بالغہ اسے پیدا کرنے، نئے سرے سے ایجاد کرنے اسے اپنی مقررہ مدت تک باقی رکھنے اور وقت ختم ہونے پر اس کو فنا

کرنے کی ٹھوس تدبیر کے مالک ہیں۔ ''اسی کا ہے جو کچھ ہے آسمان اور زمین میں سب اسی کے تابعدار ہیں۔''

''نیا پیدا کرنے والا ہے آسمان اور زمین کا اور جب حکم کرتا ہے کسی کام کو تو یہی فرماتا ہے اس کو ہو جا بس وہ ہو جاتا ہے۔'' اللہ نے پہلی مرتبہ مخلوق کو بغیر مادہ کے پیدا فرمایا اور یہی اللہ کی پہلی مخلوق ہے جسے اس نے ایجاد کیا، ور بنی نوع انسان کو ایسی صورت میں پیدا کیا کہ جس کی پہلے کوئی مثال نہیں تھی اور یہ عجوبہ آدم علیہ السلام کو مٹی کے اجزاء سے پیدا کرنے سے ہوا تو آدم علیہ السلام کی تخلیق بغیر ماں باپ کے ہوئی پھر ان کی زوجہ حوا کو ان سے پیدا کیا۔

انسانی وجود کی لوح میں پہلی سطر یہ درج ہے کہ انسان کو خالق اعظم کی کمال قدرت اور عجائبات تخلیق سے گویائی ملی، اور دوسری سطر میں درج ہے کہ عیسیٰ بیٹے مریم کو بغیر باپ کے پیدا کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت دم اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کو اپنی کمال قدرت سے پیدا فرمایا اور کلمہ کن سے انھیں کر دکھایا۔ اس لیے کہ اللہ خالی کی دسترس سے تو کوئی چیز باہر نہیں۔

اور عالم ارواح کو اچھوتے انداز میں وجود بخشا اور روحوں کو پیدا فرمایا اور انھیں جسموں میں پھونک دیا ور روح تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہے اس کو ایجاد کرنے، پھر دوبارہ اسے وجود دینے اور اس میں انقلاب پیدا کرنے اور جاری رکھنے کا سارا اختیار اللہ نے اپنے لیے خاص فرما رکھا ہے، خدا کی ذات اور صفات کا سخت ترین منکر بھی یہ طاقت نہیں رکھتا کہ روح کے پیدا کرنے اور اس کے جسموں میں پھیلانے اور پھر اس پر زندگی کے آثار مرتب کرنے کا اختیار کسی انسان کے لیے ثابت کر سکے۔

بلکہ اس کا تو سارا کا سارا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہی حاصل ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہر جسم کے لیے ایک روح پیدا فرمائی ہے جو جسم کے ساتھ اس کی پیدائش کے وقت سے لگ جاتی ہے اور پھر جب اس کی مقرر شدہ زندگی ختم ہو جاتی ہے تو موت کے وقت وہ اس سے جدا ہو کر عالم ارواح میں آزاد ہو جاتی ہے اور اللہ کی مرضی کے مطابق جہاں چاہے وہ گھومتی رہتی ہے یہاں تک کہ حساب و کتاب کا دن آ جائے گا جبکہ تمام مرے ہوئے انسان اپنی قبروں سے اٹھا لیے جائیں گے تو جن جسموں کو اللہ نے دوبارہ زندہ کرنے کے لیے پیدا فرمایا ہے روح کو ان کی طرف لوٹ جانے کا حکم ہو جائے گا اور اس حقیقت میں تو شک کی کوئی گنجائش نہیں کہ انبیاء علیہم السلام کو اپنی قبروں میں خاص قسم کی برزخی زندگی حاصل ہے جو کہ شہداء کی برزخی زندگی سے بھی زیادہ طاقت والی ہے اور یہ اعتقاد رکھنا روحوں کے آسمانوں میں موجود ہونے کے بالکل منافی نہیں ہے اس لیے کہ عالم ارواح میں روحوں کو نہ تو کسی دوری سے محدود کیا جا سکتا ہے نہ ہی کوئی قید انھیں کسی جگہ بند کر سکتی ہے یہ امر تو بالکل مسلم ہے کہ حضور ﷺ نے اسراء کی رات بیت المقدس میں انبیاء کی روحوں سے ملاقات کی ہے۔

اور آپ ﷺ نے سارے انبیاء کا امام بن کر بیت المقدس میں نماز پڑھائی پھر شب معراج میں ہی جب بیت المقدس سے آسمانوں کی طرف تشریف لے گئے تو موسیٰ علیہ السلام سے وہاں آپ ﷺ کی ملاقات ہوئی اور نماز کی فرضیت کے متعلق گفتگو بھی ہوئی جس کا ذکر صحیح روایت میں موجود ہے۔ ایسے ہی اور انبیاء علیہم السلام سے بھی ملاقاتیں ہوئیں اور روایات حدیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ جو شخص حضور ﷺ پر سلام بھیجتا ہے تو آپ ﷺ اسے جواب دیتے ہیں اور امت کے اعمال آپ ﷺ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں۔

باقی انبیاء علیہم السلام کی روحیں تو کجا کوئی روح بھی ایک جسم سے منتقل ہو کر دوسرے کے جسم میں نہیں اتی کہ اس میں حلول کر جائے اور اس میں اپنا تصرف کرنے لگے جیسا کہ روحوں کے تناسخ کے قائل لوگوں کا نظریہ

ہے۔ یہ لوگ اسلام بلکہ تمام مذاہب سماویہ سے ہٹ کر بہت دور کی گمراہی میں جا پڑے ہیں۔ اسلام چھوڑ، تمام مذاہب سے خارج ہو چکے ہیں۔

تو مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ کہ مسیح موعود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روح اس میں حلول کر گئی ہے بالکل باطل کذب بیانی اور واضح کفر ہے۔

باقی مسیح موعود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق مسلمانوں کے ہاں تو بالکل اجماع ہے اور قرآن کریم کی آیات اس پر شاہد ہیں کہ آپ کو نہ تو قتل کیا گیا نہ ہی سولی پر چڑھایا گیا بلکہ انھیں اپنے جسم اور روح دونوں کے ساتھ موت سے پہلے آسمان کی طرف اٹھا لیا گیا ہے اور آپ زندہ ہیں زندہ رہیں گے یہاں تک کہ آخر زمانہ میں ان کے لیے اللہ نے جو دن مقدر فرمایا ہے وہ ہو جائے گا اور اللہ نے بنی اسرائیل کے شر کو آپ سے روکے رکھا جبکہ وہ آپ کے قتل کا پروگرام بنا چکے تھے اور بنی اسرائیل کی تو یہ پرانی عادت تھی کہ وہ انبیاء کو قتل کر دیتے تھے اللہ نے ان کی اس عادت قبیحہ کے متعلق خبر بھی دی ہے، تو جس منافق نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مخبری کی تھی اللہ نے آپ کی شبیہ اس پر ڈال دی تھی اس کی سزا قتل تھی وہ تو سولی چڑھ گیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پورا پورا احترام و اکرام کیا گیا اس طرح کہ آپ کو آسمان پر اٹھا لیا گیا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔"اور انھوں نے نہ اس کو مارا اور نہ سولی پر چڑھایا ولیکن وہی صورت بن گئی ان کے آگے۔"

"اس کو قتل نہیں کیا بیشک، بلکہ اس کو اٹھا لیا اللہ نے اپنی طرف۔"

"میں لے لوں گا تجھ کو (یعنی پورا پورا لے لوں گا اور اپنی طرف لوں گا آپ کو جسم اور روح دونوں کے ساتھ اور اٹھا لوں گا اپنی طرف اور پاک کر دوں گا تجھ کو کافروں سے۔"

اور عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر اٹھایا جانا ایسے ہی ممکن ہے جیسا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات جسم اور روح دونوں کے ساتھ حالت بیداری میں آسمان پر بلایا گیا تھا نہ کہ نیند میں اور یہ کوئی انہونی چیز نہیں ہے کیونکہ معجزات خارق عادت چیز ہوتے ہیں ان کا موازنہ نہ تو مادی پیمانوں سے کیا جا سکتا ہے نہ ہی مادی قوانین سے انھیں پرکھا جا سکتا ہے یہ تو کارساز جہاں کی اپنی کمال قدرت ہے کہ جسم میں آسمانی سفر کی صلاحیت پیدا کر دے۔

پھر اللہ تعالیٰ اس کے اردگرد کے ماحول کو اس ضرورت کے موافق بھی بنا دیتے ہیں جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے جلا دینے والی آگ کو ٹھنڈک اور آرام دہ چیز بنا دیا تھا اور جیسے ایک ہی لمحہ میں جبریل علیہ السلام کے ملکی چہرے پر بشری لباس پہنا دیا کرتے ہیں چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پیغام وحی لانے کے لیے آپ حضرت وحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی صورت میں تشریف لاتے تھے، ایسے ہی جبریل امین قوم لوط پر اللہ تعالیٰ کا عذاب لانے سے تھوڑی دیر پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس اپنے ساتھیوں کے ہمراہ انسانی شکل میں مہمان بن کر آئے تھے۔

اور جب یہ سارے امور قدرت الٰہی کے دائرہ اختیار میں ہیں اور عملی طور پر یہ چیزیں واقع بھی ہو چکی ہیں اور ان کی خبر صادق و امین رسول نے دی ہے جیسا کہ دیگر انبیاء علیہم السلام سے ایسے معجزات رونما ہوئے ہیں جن کا عقل انسانی احاطہ نہیں کر سکتی تو پھر ان کے ماننے میں کون سی مشکل چیز مانع ہے۔ حقیقت بات یہ ہے کہ ان معجزات کو مشکل تصور کرنا یا ان کا بعید از عقل ہونا صرف اس وجہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یا تو دل میں کچھ کجی ہوتی ہے۔

یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی خبروں میں شک کرنے سے اور اللہ کی طاقت کو عاجز انسانوں کی طاقت پر

قیاس کرنے سے ہوتا ہے، ورنہ جو شخص ہر ممکن چیز پر اللہ کی قدرت کا قائل ہو اور سلسلہ نبوت پر یقین رکھتا ہو اور انبیاء سے معجزات کے صادر ہونے اور فی الحقیقت ان کا ممکن ہونا تسلیم کرتا ہو تو وہ مان جائے گا کہ یہ چیزیں اللہ کے سامنے بالکل آسان ہیں اگر یہ خارق عادت ہیں تو صرف انسانی ذہن کے لیے ہیں اور یہ بھی مان جائے گا کہ یہ سب کام پروردگار عالم کے آگے نہایت معمولی ہیں۔

اور اس کا تو قصہ ہی نہ چھیڑیئے کہ عیسیٰ علیہ السلام کی عجیب وغریب پیدائش پھر آپ کا جوان ہونا پھر بنی اسرائیل میں پیغام رسالت لے کر پہنچنا پھر ان کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مخالفت پر اتر آنا یہیں پر بس نہیں بلکہ خفیہ طریقہ سے آپ کے قتل کرنے کا ناپاک منصوبہ بنانا (مگر خدا کا آپ کو ان تمام تدبیروں کے باوجود محفوظ رکھنا) واقعی عجیب امر ہے یہ تو بنی اسرائیل کا امتحان لینا تھا، لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انہونی بات کہہ دینا اور جھوٹ کا ان کی طرف منسوب کرنا اس سے بھی زیادہ حیران کن ہے۔

کیا آپ کی شان عجیب کے لیے وہ کافی نہیں ہے جو خود اللہ نے آپ کی زبانی نقل فرمایا ہے، ''وہ بولا میں بندہ ہوں اللہ کا مجھ کو اس نے کتاب دی ہے اور مجھ کو اس نے نبی کیا، اور بنایا مجھ کو برکت والا جس جگہ میں ہوں (یعنی یہ ہونے والی چیزیں اللہ نے اپنے علم میں میرے لیے مقدر کر دی تھیں) اور تاکید کی مجھ کو نماز کی اور زکوٰۃ کی جب تک میں رہوں زندہ، اور سلوک کرنے والا اپنی ماں سے اور نہیں بنایا مجھ کو زبردست بدبخت، اور سلام ہے مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مروں (یعنی آخر زمانہ میں آسمان سے نازل ہونے کے بعد اور شریعت اسلام کے مطابق فیصلہ کرنے صلیب توڑنے اور خنزیر کو قتل کرنے کے بعد) اور جس دن اٹھ کھڑا ہوں زندہ ہو کر (قیامت کے دن)'' اللہ کی کروڑوں پر رحمتیں نازل ہوں۔ حضرت عیسیٰ اور ہمارے نبی علیہما الصلوٰۃ والسلام پر۔

یہ وہ ساری تفصیل ہے جو ہم نے اس وقت سلسلہ گمراہ مرتد کافر گروہ قادیانی کی تکذیب اور ازہری شیخ کی غلطی کی وضاحت کرنے کے لیے لکھا تھا جو اخباروں اور کتابوں میں شائع بھی ہوا تھا۔ اس گمراہ ازہری شیخ نے جو کچھ اپنی جہالت یا عناد کی وجہ سے لکھا سو لکھا لیکن ہم نے تو حقیقت حال بالکل واضح کر کے لکھ دی ہے۔

۲۱...... جواب درست ہے۔ اسرار بن عبدالمولیٰ تاشقندی

۲۲......حضرت مولانا مفتی دین محمد خان ڈھاکہ مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش) کا فتویٰ

الجواب صحیح بلا ارتیاب! قال النبی ﷺ ان عیسی لم یمت وانه راجع الیکم قبل یوم القیامه. (درمنثور ص ۳۶ ج ۲)

واعلم ان اصحاب عیسی علیه السلام هم تفرقوا ثلاث فرق، فقالت فرقة کان اللّٰہ تعالیٰ فینا فصعد الی السماءِ وقالت فرقة آخری کان فینا ابن اللّٰہ عزوجل ثم رفعه اللّٰہ سبحانه الیه.

وقالت فرقة اخری منهم کان فینا عبداللّٰہ.

ورسوله ماشاء ثم رفعه الیه وهو لاء هم المسلمون فتظاهرت الکافر ان فرقان علی المسلمة فقتلوهم فلم یزل الاسلام طامسا حتی ان بعث اللّٰہ محمداً ﷺ.

فالمسلمون یعتقدون ان عیسی علیه السلام مرفوع حیا الی السماء ثم راجع الینا قبل یوم القیامة هذه عقیدة اسلامیة اعتقد بها المسلمون من اول الاسلام الی ان تقوم القیامة کما فی قوله تعالیٰ.

''یا عیسی انی متوفیک ورافعک الیّ (ال عمران ۵۵) ای رافعک الیّ و متوفیک کما

خرج ابن ابی حاتم عن قتادۃ۔ (روح المعانی)

وما ماجاء فی سورۃ النساء "وما قتلوہ وما صلبوہ الی آخر الایۃ۔" (نساء۱۵۶)

الضمیر لعیسی علیہ السلام کما ھو الظاھر۔

ای ماقتلوہ قتلا یقینا بل رفعہ سبحانہ الیہ یقیناً ھذا ھورد و انکار لقتلہ و اثبات لرفعہ علیہ السلام۔ ھذا ماظھرلی۔ واللہ تعالیٰ اعلم (مفتی دین محمد خان ڈھاکہ مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش)

جواب بلاشبہ درست ہے! حضور ﷺ کا ارشاد ہے۔ "تحقیق عیسیٰ علیہ السلام فوت نہیں ہوئے اور بے شک قیامت سے پہلے تمہاری طرف لوٹ کر آئیں گے۔"

جان لیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق تین گروہ بن گئے ہیں۔ پہلا گروہ تو یہ کہتا ہے کہ:۔ خدا ہم میں رہتا تھا، پھر وہ آسمان کی طرف چڑھ گیا۔ دوسرے فرقہ نے کہا کہ:۔ ہم میں اللہ رب العزت کا بیٹا رہتا تھا، پھر اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھا لیا۔

تیسرے گروہ نے کہا کہ ہم میں تو اللہ کا بندہ اور رسول رہتا تھا۔

جتنا اللہ کو منظور تھا رہا، پھر اللہ نے اپنی طرف اوپر اٹھا لیا، یہی مسلمان فرقہ ہے پھر پہلے دونوں کافر گروہوں نے مسلمان فرقہ پر چڑھائی کر دی اور انھیں قتل کر دیا سو اسلام محو رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو مبعوث فرمایا۔

تو مسلمان یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ اٹھا لیے گئے ہیں اور پھر ہماری طرف قیامت سے پہلے لوٹ کر آئیں گے۔ یہی اسلامی عقیدہ ہے جس پر مسلمانوں نے اوّل دن سے آج تک ایمان قائم رکھا ہوا ہے اور قیامت قائم ہونے تک یہی عقیدہ رہے گا جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے۔

"اے عیسیٰ میں لے لوں گا تجھ کو اور اٹھا لوں گا اپنی طرف۔" آیت میں تقدیم تاخیر ہے یعنی رافعک الیّ و متوفیک کہ تجھ کو اٹھا لوں گا اور لے لوں گا، جیسا کہ ابن ابی حاتم نے قتادہ سے نقل کیا ہے۔ (بحوالہ روح المعانی)

باقی سورۃ نساء میں جو آیا ہے: "اور انھوں نے نہ اس کو مارا اور نہ سولی پر چڑھایا۔"

تو اس آیت میں ضمیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف لوٹتی ہے جیسا کہ آیت کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے۔

معنی یہ ہے کہ انھوں نے بالکل قتل نہیں کیا بلکہ اللہ سبحانہ نے اسے اپنی طرف اٹھا لیا ہے، تو یہ آیت جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل ہو جانے کے قول کی تردید کرتی ہے وہاں ان کے آسمان کی طرف اٹھائے جانے کو بھی ثابت کرتی ہے یہی کچھ مجھے اس بارے میں علم ہے۔

۲۳...... الجواب صحیح! جواب درست ہے۔ ولا شک ان نزول عیسی بن مریم حق کائن و ثابت بالکتاب والسنۃ المتواترۃ واجماع الامۃ۔ (عبداللہ تعالیٰ۔ محمود احمد ظفر سیالکوٹی کان اللہ لہ)

اور اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کا نزول بالکل حق ہے اور قرآن مجید احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے۔

۲۴...... سیکرٹری اسلامک سنٹر چٹاگانگ مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش)

ماکتبہ العلماء من اولہ کلہ حق، لاشک فیہ کما ثبت بالاحادیث الصحیح فما ذا بعد

الحق الا الضلال. (عبدہ محمد اسماعیل عفا اللہ عنہ)

(مہتمم مدرسہ مظاہر العلوم چر چکتائی چاٹگام ۲۷/شوال المکرم ۱۳۸۵ھ)

اول سے علماء نے جو اس سلسلہ میں لکھا ہے وہ بالکل حق ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں ہے جیسا کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور حق کے ورے تو گمراہی ہی ہے۔

۲۵......مفتی اعظم مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش) مولانا فیض اللہ مہتمم مدرسہ معین الاسلام آٹھ ہزاری چاٹگام کا فتویٰ

اقول بتوفیق اللّٰہ تعالٰی و تائیدہٖ ان المیرزا غلام احمد القادیانی و معتقدیه کافرون مرتدون خارجون عن الاسلام یقیناً وهم منکرون لکثیر من ضروریات الدین کمسئلة ختم النبوة و حیاة عیسی بن مریم علیهما السلام و رفعه الی السماء و نزوله فی آخر الزمان و ظاهر ان منکر ضروریات الدین ولو کان بتاویل، کافر مرتد یقیناً فان ضروریات الدین لاتقبل التاویل کما هو مجمع علیه عند جمیع اهل الحق وایضاً قد صدرت منه اهانة عیسیٰ بن مریم علیهما الصلوٰة والسلام المفضیة الی الکفر، واکبر منه انه ادعی النبوة بل ادعی التفوق علی سائر الانبیاء الکرام.

حتی علی نبینا علیه الصلوٰة والسلام کما لایخفی علی من طالع کتبه واللّٰه اعلم فقط.

(کتبہ فیض اللہ عفا اللہ عنہ)

(مفتی اعظم مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش) ۲۵ شوال المکرم ۱۳۸۵ھ)

تحقیق مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والے سب کافر مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ یہ لوگ بہت سی ضروریات دین کے منکر ہیں جیسا کہ عقیدہ ختم نبوت حیاۃ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آسمان کی طرف آپ کے رفع اور پھر آخر زمانہ میں آپ کے نزول کا مسئلہ ہے اور یہ تو بالکل ظاہر بات ہے کہ ضروریات دین کا منکر پکا کافر اور مرتد ہوتا ہے۔ چاہے اس کا انکار کسی تاویل کی وجہ سے ہی ہو، اس لیے کہ ضروریات دین میں تاویل قبول نہیں کی جا سکتی، جیسا کہ اہل حق کا اس پر اجماع ہے۔ اور مرزا قادیانی سے تو حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین بھی صادر ہوتی ہے جو کہ انسان کو کفر تک پہنچانے والی ہے اور اس سے بڑا جرم یہ ہے کہ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے بلکہ تمام انبیاء علیہم السلام۔

حتیٰ کہ ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ سے بھی بلند مرتبہ ہونے کا دعویٰ کیا اور جس نے مرزا قادیانی کی کتب کا مطالعہ کیا اس پر یہ امر بالکل مخفی نہیں ہے۔

۲۶......مولانا محمد حامد نائب مہتمم مدرسہ معین الاسلام چاٹگام کا فتویٰ

قدتبین الرشد من الغی من هذه التصدیقات کالشمس فی کبد السماء فمن شک او تردد فقد ضل وغوی و اتباع هوا. (فقط محمد حامد غفرلہ)

(نائب مہتمم مدرسہ معین الاسلام آٹھ ہزاروی چاٹگام ۲۶ شوال المکرم ۱۳۸۵ھ)

ان تصدیقات سے حق گمراہی سے بالکل کھل کر علیحدہ ہو چکا ہے جیسا کہ آسمان کے سینے پر سورج روشن ہوتا ہے پس جس نے شک یا تردد کیا وہ گمراہ ہو گیا اور راستے سے بھٹک گیا، اور اس نے اپنی خواہشات کی تابعداری کی۔

۲۷...... میں اس فتویٰ کی تصدیق کرتا ہوں۔ احقر الانام تاج الاسلام

مہتمم جامعہ اسلامیہ برہمن باڑیہ بنگلہ دیش ۲۹ شوال ۱۳۸۵ھ

۲۸......مولانا محمد الطاف الرحمٰن چاٹگام کا فتویٰ

الحمد للّٰه والصلٰوة والسلام علی نبیه الذی لانبی بعده، اما بعد، فلا جوبه کلها صحیحة والفرقة القادیانیة فرقة باطلة خارجة عن اهل السنة والجماعة و عن دائرة الاسلام.

(حررہ احقر الناس محمد الطاف الرحمٰن عفی عنہ)

حمد وثناء کے بعد! تمام جوابات درست ہیں اور قادیانی فرقہ باطل فرقہ ہے یہ اہل سنت والجماعت اور دائرہ اسلام سے بھی خارج ہے۔

۲۹...... **الجواب حق والحق احق ان یتبع وما ذا بعد الحق الا الضلال.**

جواب بالکل درست اور حق ہے اور حق بات اس کے زیادہ لائق ہے کہ اس کی تابعداری کی جائے اور حق کے بعد تو پھر گمراہی ہی ہے۔ محمد عبدالمعز دارالافتاء جامعہ فرقانیہ لال باغ، ڈھاکہ

۳۰...... جواب صحیح ہے۔ شمس الحق عفا اللہ عنہ جامعہ قرانیہ عربیہ لال باغ ڈھاکہ

۳۱...... جواب درست ہے۔ احقر محمد ریاست علی غفرلہ مدرس راناپنک مدرسہ ضلع سلہٹ بنگلہ دیش

۳۲...... جواب صحیح ہے۔ محمد عبدالحکیم سلہٹی مدرس جامعہ قرآنیہ لال باغ، ڈھاکہ

۳۳...... جواب حق ہے۔ احقر محمد مدرس مدرسہ ڈھاکہ دکھن

۳۴...... جواب صحیح ہے۔ مہتمم مدرسہ امداد العلوم فرید آباد ڈھاکہ

۳۵......مولانا محی الدین مفتی مدرسہ اشرف العلوم ڈھاکہ کا فتویٰ

اقول وباللّٰه التوفیق. من انکر حیاة عیسی علیه السلام و رفعه الی السماء ثم نزوله قرب قیام الساعة او ادعی انه افضل من عیسی علیه الصلٰوة والسلام او انکر ختم النبوة، و ادعی انه نبی بعد نبینا محمد ﷺ مستقلا کان او ظلیا او بروزیا و انکر ما کان من ضروریات الدین فهو کافر و مرتدخارج عن الاسلام بنص الکتاب و تواتر السنه و اجماع الامة.

والمیرزا غلام احمد القادیانی متصف بتلک الاوصاف فهو کافر و مرتد و خارج عن دین الاسلام والمترددون فی کفره و متبعوه حکمه، فلعنه اللّٰه علیه والملائکة والناس اجمعین. واللّٰه تعالٰی اعلم.

کتبہ عبدہ محی الدین غفر اللہ لہ

مدرس مدرسہ اشرف العلوم بڑا کٹرہ، ڈھاکہ

جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور ان کے آسمان پر تشریف لے جانے پھر قیامت کے قریب ان کے دوبارہ تشریف لانے کا انکار کرے، یا وہ یہ دعویٰ کرے کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام سے افضل ہے یا وہ جو ختم نبوت کا انکار کرے، یا حضور ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کر بیٹھے، چاہے اس کا دعویٰ مستقل نبی ہونے کا ہو یا ظلی یا بروزی نبی ہونے کا، یا وہ ضروریات دین کا انکار کردے، پس وہ بنص قرآن احادیث متواترہ اور اجماع امت کی رو سے کافر مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی چونکہ ان سب چیزوں کا ارتکاب کیا ہے لہٰذا وہ بھی کافر مرتد اور دین اسلام

ـــ خارج ہے اور اس کے کفر میں شک کرنے والے اور اس کی اتباع کرنے والے بھی اسی کے حکم میں ہیں اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو۔ مرزا قادیانی پر۔

۳۶...... جواب صحیح ہے۔ احقر محمد صفی اللہ عفی عنہ
صدر المدرسین مدرسہ امداد العلوم فرید آباد ڈھاکہ ۴ جامع مسجد بہادر شاہ پارک، ڈھاکہ

۳۷...... جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔ عبدالکریم غفرلہ
خلیفہ خاص شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ امیر جمعیت علماء اسلام مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش)

۳۸...... مفتی صاحب نے درست فتویٰ دیا ہے۔ احقر شمس الدین غفرلہ
ناظم اعلیٰ جمعیت علمائے اسلام، مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش)

۳۹...... فتویٰ دینے والے نے درست جواب دیا ہے۔ احقر ابومحمود ہدایت حسین غفرلہ
مدرس مدرسہ امداد العلوم، ڈھاکہ

۴۰...... جواب صحیح ہے۔ محی الدین خان عفی عنہ
ممتاز الحدیث، ممتاز الفقہاء مدرسہ عالیہ مدیر ماہنامہ مدینہ ڈھاکہ، سیکرٹری سیرت کمیٹی ڈھاکہ
جوائنٹ سیکرٹری مؤتمر عالم اسلامی مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش)

۴۱...... مولانا محمد ہارون ناظم ادارۃ المعارف ڈھاکہ کا فتویٰ

قد تواترت عقیدۃ حیاۃ عیسی علیہ الصلوٰۃ والسلام و رفعہ الی السماء، ثم نزولہ قرب الساعۃ فمن انکرھا فقد انکر الامر المتواتر و قد کفر من غیر ریب وشک.

(محمد ہارون فاضل مدرسہ ضمیریہ چاٹگام و جامعہ اشرفیہ، لاہور)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور آسمان کی طرف آپ کے رفع پھر قیامت کے قریب آپ کے نزول کا عقیدہ بالکل متواتر ہے جس نے اس کا انکار کیا پس اس نے امر متواتر کا انکار کیا تو وہ بلاشک وشبہ کافر ہو گیا۔

۴۲...... جواب صحیح ہے۔ محمد عبدالجبار ناظم عمومی جمعیت علماء اسلام ڈھاکہ شہر

۴۳...... جواب صحیح ہے اور اس کا انکار کرنا بہت بڑا قبیح فعل ہے۔ محمد عبیدالحق
پرنسپل عالیہ مدرسہ نواکھالی و ناظم جمعیت المدرسین، مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش) ۲۳ فروری ۱۹۶۸ء

۴۴...... جواب صحیح ہے اور فتویٰ دینے والا اپنی محنت میں کامیاب ہے۔ الاحقر ظفر الدین
ناظم الجامعہ الاسلامیہ، کانپور انڈیا ۱۹ ذی الحجہ ۱۳۸۸ھ بمطابق ۸ مارچ ۱۹۶۸ء

۴۵...... جواب صحیح ہے۔ عبدالرزاق نائب قاضی دار القضاء ریاست بھوپال انڈیا ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۸۸ھ

۴۶...... جواب صحیح ہے۔ اسعد المدنی ۷ محرم الحرام ۱۳۹۰ھ

علمائے بلوچستان کے فتویٰ جات

۴۷...... جواب صحیح ہے اور فتویٰ دینے والا کامیاب ہے۔ احقر غلام حیدر
مہتمم مدرسہ عربیہ ناصر العلوم لورالائی نائب امیر جمعیت علمائے اسلام لورالائی بلوچستان۔ ۱۵ رجب المرجب ۱۳۸۹ھ

۴۸...... جواب درست ہے۔ احقر قاضی عبدالعزیز بارنی قلات بلوچستان

۴۹...... جواب درست ہے۔ بندہ عرض محمد مہتمم مطلع العلوم کوئٹہ بلوچستان

۵۰...... جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔ بندہ عبدالشکور خطیب جامع مسجد کوئٹہ، بلوچستان

علمائے پنجاب کے فتویٰ جات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علی رسوله خاتم الانبیاء والمرسلین و علی آلہٖ و اصحابه اجمعین. امابعد!

۵۱...... راقم نے حضرت مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی، پرنسپل جامعہ عربیہ و ناظم اعلیٰ ادارہ مرکزیہ دعوت و ارشاد چنیوٹ (ضلع جھنگ) کے مرتب کردہ رسالہ وائس چانسلر مدینہ یونیورسٹی کا اہم ترین فتویٰ ''حیات عیسیٰ علیہ السلام کا منکر کافر ہے۔'' کا مطالعہ کیا، جس میں مرزا قادیانی اور مصر کے ایک ملحد شلتوت کا باطل نظریہ دلائل کے ساتھ رد کیا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جسد عنصری کے ساتھ آسمان کی طرف نہیں اٹھائے گئے اور یہ کہ اب وہ نازل نہ ہوں گے۔ (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)

قرآن کریم کی نصوص قطعیہ، احادیث متواترہ اور امت مسلمہ کے قطعی اجماع سے یہ بات ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں اور تاہنوز وہ زندہ ہیں اور قیامت کے قریب نازل ہوں گے اور نزول کے بعد دجال لعین کو قتل کریں گے اور چالیس سال تک حکومت کر کے پھر وفات پائیں گے اور مدینہ طیبہ میں مسلمان ان کی تجہیز و تکفین کریں گے اور ان کو دفن کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا ہے۔ **بل رفعه اللّٰه الیه.** (نساء ۱۵۷)

''بلکہ اللہ تعالیٰ نے (حضرت) عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی طرف اٹھالیا ہے۔''

دوسرے مقام پر ارشاد ہوتا ہے: **وانه لعلم للساعة فلاتمترن بها.** (زخرف ۶۱)

''اور بے شک وہ (عیسیٰ علیہ السلام) قیامت کی نشانی اور علم ہیں سو ہرگز اس کے بارے میں شک نہ کرنا۔''

اور حضرت نواسؓ بن سمعان کلابی کی طویل حدیث میں یہ بھی ہے کہ: آنحضرت ﷺ نے فرمایا: **اذ بعث اللّٰه المسیح بن مریم علیه فینزل عند المنارة البیضاء مشرقی دمشق.** (مسلم ص ۴۰۰ تا ۴۰۱ ج ۲)

جب اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو بھیجیں گے تو وہ جامع مسجد دمشق کے سفید مشرقی مینار پر اتریں گے۔''

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ نزول آسمان سے ہوگا، چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے جس کی سند بالکل صحیح ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: **کیف انتم اذا نزل ابن مریم (من السماء) فیکم امامکم منکم.**

(بخاری ص ۴۹۰ ج ۱)

''تمہاری کیا ہی بھلی حالت ہو گی جبکہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام تم میں آسمان سے نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔''

یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت تمہارا امام مہدی تم میں سے ہی ہوگا، اور پہلی نماز فجر کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کی اقتداء ہی میں پڑھیں گے، جیسا کہ روایات سے ثابت ہے اور حضرت ابوہریرہؓ کی ایک اور روایت میں یوں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: **ثم ینزل عیسیٰ بن مریم من السماء.**

(قرطبی ج ۱۶ ص ۱۰۶۔ مرقاۃ ج ۵ ص ۱۶۰ مطبوعہ مصر)

''پھر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔''

اور حضرت عبداللہ بن عباس کی روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

لعند ذلک ینزل اخی عیسی بن مریم من السماء علی جبل افیق. (کنزالعمال ج۱۴ص ۶۱۸)

''پس اس موقع پر میرے بھائی عیسیٰ بن مریم علیہما السلام آسمان سے افیق کی پہاڑی پر نازل ہوں گے۔''

ان تمام صحیح روایات سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔ پہلے تو مرزا قادیانی کو بھی اس کا اقرار تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے چنانچہ وہ لکھتا ہے:

''مثلاً صحیح مسلم کی حدیث میں یہ لفظ موجود ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔'' (ازالہ اوہام ص ۸۱ خزائن ج ۳ ص ۱۴۲)

اور دوسرے مقام پر لکھتا ہے:

الا یعلمون ان المسیح ینزل من السماء بجمیع علومه لا یاخذ شیئا من الارض مالهم لا یشعرون. (آئینہ کمالات اسلام ص ۴۰۹)

''کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ مسیح بن مریم علیہما السلام اپنے تمام علوم کے ساتھ آسمان سے نازل ہوں گے، اور زمین پر کوئی علم حاصل نہیں کریں گے، ان لوگوں کو کیا ہوگیا کہ نہیں سمجھتے۔''

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

یمکث عیسی علیه السلام فی الارض بعد ماینزل اربعین سنه ثم یموت صلی علیه المسلمون و یدفنونه.

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونے کے بعد زمین میں چالیس سال رہیں گے پھر ان کی وفات ہوگی اور مسلمان ان کا جنازہ پڑھیں گے اور ان کو دفن کریں گے، اور ان کی ایک روایت میں آتا ہے۔ ''**ثم یتوفی فیصلی علیه المسلمون.**'' (ابوداؤد ص ۱۳۵ ج ۲)

''جو ان کی وفات ہوگی پس مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔''

اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے یہ بھی فرمایا۔ ''**ثم یموت فیدفن معی فی قبری.**'' (مشکوٰۃ کتاب الفتن ص ۴۸۰)

''پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہوگی سو وہ میرے ساتھ میری قبر میں دفن ہوں گے۔''

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور رفع الی السماء پر متواتر حدیثیں دلالت کرتی ہیں، علامہ ابن عطیہ فرماتے ہیں: **واجمعت الامه علی ماتضمنه الحدیث المتواتر من ان عیسی علیه السلام فی السماء حیی وانه ینزل فی آخر الزمان.**

''حدیث متواتر کے پیش نظر ساری امت کا اس پر اجماع اور اتفاق ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں اور آخر زمانہ میں اتریں گے۔'' ان کے رفع الی السماء پر تمام امت مسلمہ کا اجماع و اتفاق ہے، چنانچہ امام اہلسنت والجماعت ابوالحسن الاشعریؒ متوفی ۳۳۰ھ فرماتے ہیں:۔

واجمعت الامة علی ان اللہ عزوجل رفع عیسی علیه السلام الی السماء.

''امت کا اس مسئلہ پر اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان کی طرف اٹھا لیا ہے۔''

اور خود مرزا قادیانی اس پیشگوئی کو متواتر اور درجہ اوّل کی پیشگوئی تسلیم کرتا ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے:

''یہ امر پوشیدہ نہیں کہ مسیح بن مریم کے آنے کی پیشگوئی اول درجے کی پیشگوئی ہے۔ جس کو سب نے بالاتفاق قبول کرلیا تواتر کا اول درجہ اس کو حاصل ہے۔'' (ازالہ اوہام ص ۵۵۷ خزائن ج ۳ ص ۴۰۰)

چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور رفع الی السماء اور پھر آسمان سے نزول تواتر سے ثابت ہے لہٰذا اس کا انکار کرنا کفر ہے، چنانچہ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ متوفی ۴۵۶ھ لکھتے ہیں:

واما من قال ان اللّٰہ عزوجل ھو فلان لانسان بعینہ او ان اللّٰہ یحل فی جسم من اجسام خلقہ او ان بعد محمد ﷺ نبیاً غیر عیسی بن مریم فانہ لا یختلف اثنان فی تکفیرہ لصحۃ قیام الحجۃ بکل ھذا علی کل احداً.

''بہرحال جو شخص یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص (کے روپ میں) ہے یا اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی کے جسم میں حلول کرتا ہے، یا یہ کہ حضرت محمد ﷺ کے بعد بجز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کوئی اور نبی آئے گا تو مسلمانوں میں سے کوئی دو شخص بھی اس کے کفر میں اختلاف نہیں رکھتے کیونکہ ان جملہ امور میں سے ہر ایک پر ہر کسی کے لیے حجت قائم ہو چکی ہے۔''

اس عبارت سے جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کا عقیدہ معلوم ہوا اسی طرح ختم نبوت کا مسئلہ بھی واضح ہو چکا ہے۔

اور امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ لکھتے ہیں:

"اما نفی نزول عیسی علیہ السلام او نفی النبوۃ عنہ فکلاھما کفراً."

''بہرحال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور ان کی نبوت دونوں کا انکار کفر ہے۔''

ان صریح اور صحیح اور ٹھوس حوالوں کے پیش نظر یہ بات بالکل قطعی اور حتمی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور نزول کا انکار خالص کفر ہے، اس فتویٰ کی رو سے مرزا قادیانی ہو یا مصر کا شیخ شلتوت ہو یا خطۂ ارضی کا کوئی ملحد جو بھی اس عقیدہ کا منکر ہو وہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اور اتمام حجت کے بعد ایسے شخص کو مسلمان سمجھنے والا بھی کافر ہے۔

شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز وائس چانسلر مدینہ یونیورسٹی اور دیگر علمائے مصر کا یہ فتویٰ برموقع بالکل سو فیصدی درست اور صحیح ہے، اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس صحیح عقیدہ پر قائم و دائم رکھے، اور اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے فاتح ربوہ حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی صاحب کو جنھوں نے اس فتویٰ کی نشر و اشاعت کی سعی فرمائی اور مسلمانوں کو ایک عظیم فتنہ سے بچانے کی کوشش کی ہے، اللہ تعالیٰ انھیں اور تمام مسلمانوں کو جملہ مصائب سے محفوظ رکھے اور راہ راست پر چلنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ (آمین)

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصاً آج کل کے انبیاء سے

وصلی اللہ تعالیٰ علی خاتم الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین وحشرنا معھم یوم الدین۔ آمین

احقر الناس ابوالزاہد محمد سرفراز

خطیب جامع مسجد گکھڑ وصدر المدرسین مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ، ۲۹ رجب ۱۳۸۶ھ/۱۴/نومبر ۱۹۶۶ء

۵۲...... جواب درست ہے اور فتویٰ دینے والے حق کو پہنچے ہیں۔ العبد شمس الدین استاذ الحدیث جامعہ صدیقیہ گوجرانوالہ

۵۳...... جواب درست ہے۔ مولوی عبدالقادر امام مسجد گوجرانوالہ

۵۴...... جواب درست ہے۔ مفتی بشیر حسین قادری نوشاہی فاضل دیوبند خطیب جامع مسجد گوجرانوالہ

۵۵...... جواب درست ہے۔ بشیر احمد مہتمم مدرسہ مظہر العلوم سلطانی (رجسٹرڈ) خانقاہ سلطان عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ

۵۶...... جواب صحیح ہے۔ احقر عبدالرحیم مہتمم مدرسہ عربیہ اسلامیہ، بوریوالہ

۵۷...... **الجواب صواب بلا ارتياب ولاشک ان مسيلمة الفنجاب حكمه حكم مسيلمة الكذاب لا فرق بينهما اصلا عند اولى الالباب و ان حياة سيدنا عيسى عليه السلام و رفعه الى السماء ثم نزوله من السماء الى الارض عند قرب الساعة مسئلة منصوصة بالكتاب والسنة المتواترة واجماع الامة من انكرها فقد كفر و ارتد عن الاسلام و حكمه حكم المرتد. والله اعلم.**

(محمد ادریس کان اللہ لہ وکان ھو للہ جامعہ اشرفیہ لاہور)

جواب بلاشبہ درست ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ مسیلمۂ پنجاب کا حکم بھی وہی ہے جو مسیلمہ کذاب کا ہے اور اہل عقل کے نزدیک تو ان دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ باقی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور آپ کے آسمان پر اٹھائے جانے پھر قیامت کے قریب آسمان سے زمین پر تشریف لانے کا مسئلہ تو کتاب اللہ، متواتر احادیث اور اجماع امت سے ثابت ہے جو بھی اس کا انکار کرے گا وہ کافر ہو جائے گا اور دائرہ اسلام سے خارج ہوگا اور اس کا حکم مرتد والا حکم ہوگا۔

۵۸...... جواب صحیح ہے۔ جمیل احمد تھانوی رئیس دارالافتاء جامعہ اشرفیہ، لاہور

۵۹...... جس نے فتویٰ دیا وہ بالکل حق کو پہنچا ہے۔ محمد عبیداللہ مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور

۶۰...... جواب درست ہے۔ عبدالرحمٰن نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور

۶۱...... جواب درست ہے۔ حامد میاں مہتمم جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور

۶۲...... جس نے فتویٰ دیا ہے وہ بالکل حق کو پہنچا ہے۔ ظہور الحق استاد جامعہ مدنیہ لاہور

۶۳...... جواب درست ہے۔ عبدالحمید استاد جامعہ مدنیہ لاہور

۶۴...... جواب درست ہے۔ نذیر احمد استاد جامعہ مدنیہ لاہور

۶۵...... جواب صحیح ہے۔ احقر محمد کریم اللہ استاد جامعہ مدنیہ لاہور

۶۶...... جواب بالکل حق ہے۔ احقر عبیداللہ انور انجمن خدام الدین لاہور

۶۷...... جواب درست ہے۔ محمد اجمل خان خطیب جامعہ رحمانیہ قلعہ گوجر سنگھ وصدر تنظیم اہلسنت لاہور

۶۸...... جواب درست ہے۔ گلزار احمد مظاہری جامعہ علوم اسلامیہ لاہور ۱۳۸۵/۱۲/۲۹ھ

۶۹...... جواب بالکل حق ہے۔ سید احمد شاہ بخاری صدر المدرسین مدرسہ دارالہدیٰ چوکیرہ سرگودھا

۷۰...... جواب بالکل صحیح ہے اور حق بات اس کے لائق ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ (علامہ) خالد محمود
ڈائریکٹر اسلامک اکیڈمی مانچسٹر انگلینڈ

۷۱...... جواب بالکل درست ہے۔ محمود عفا اللہ عنہ
مفتی وصدر المدرسین مدرسہ قاسم العلوم ملتان ممبر قومی اسمبلی آف پاکستان و سابق وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد

۷۲...... جواب درست ہے۔ احقر مفتی محمد شفیع مہتمم مدرسہ سراج العلوم بلاک نمبر ۱ سرگودھا

۷۳...... جواب دینے والے نے بالکل صحیح فتویٰ دیا ہے۔ محمد امیر کان اللہ لہ مہتمم جامعہ ضیاء العلوم بلاک نمبر ۱۸ سرگودھا

۷۴...... جواب بلاشک وشبہ درست ہے۔ احقر الثقلین محمد حسین صین عن الشین

سابق مدرس مدرسہ امینیہ اسلامیہ دہلی نزیل مدرسہ دارالہدیٰ چو یرہ تن مضافات سرگودھا

۷۵...... بلاشبہ جواب درست ہے۔ محمد امین صدر المدرسین دار العلوم تعلیم الاسلام اتر ائنز دقائد آباد

۷۶...... جواب بالکل حق ہے۔ احقر الانام حمید اللہ

۷۷...... جواب درست ہے اور ہمارے اوپر لازم ہے کہ ہم اس کی پیروی کریں۔ امین الحق خطیب جامع مسجد شیخوپورہ

۷۸...... بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات جسمانی، رفع الی السماء بجسدہ اور پھر قرب قیامت میں نزول من السماء الی الارض نصوص قرآن مجید، احادیث متواترہ اور اجماع امت مسلمہ ثابت ہے اس لیے اس اجماعی مسئلے کا منکر اور خود حضرت مسیح علیہ السلام کی بجائے مسیح موعود بننے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

جامعہ اسلامیہ مدینہ طیبہ کے وائس چانسلر شیخ عبدالعزیز بن باز زید مجدہم نے اس مسئلہ کے بارے میں جو مفصل فتویٰ دیا ہے میں اس کی تائید و تصدیق کرتا ہوں۔ احقر سید سیاح الدین کاکاخیل، ۱۸ شوال ۱۳۸۴ھ

۷۹...... جواب درست ہے۔ خان محمد عفی عنہ خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف۔ میانوالی

۸۰...... جواب صحیح ہے۔ محمد امیر الدین مبلغ اسلام حویلی لکھا ضلع منٹگمری (ساہیوال)

۸۱...... جواب درست ہے۔ عبدالحمید لدھیانوی ٹوبہ ٹیک سنگھ ۵ ربیع الاوّل ۱۳۸۵ھ

۸۲...... جواب درست ہے۔ عبدالرحمٰن جامی خطیب محمدی جامع مسجد گوجرانوالہ، ۵ ربیع الاوّل ۱۳۸۵ھ

۸۳...... جواب درست ہے۔ قاری نذیر احمد مہتمم مدرسہ عربیہ اشرف المدارس رحیم یار خان

۸۴...... جواب درست ہے۔ احقر عبدالعزیز خطیب جامع مسجد زراعتی فارم منٹگمری

۸۵...... جواب درست ہے۔ احقر (قاری) محمد یوسف شورکوٹ شہر ضلع جھنگ

۸۶...... جواب درست ہے۔ عبدالواسع لدھیانوی

فاضل جامعہ اسلامیہ ڈابھیل، ضلع سورت انڈیا ناظم نشر و اشاعت دار العلوم نعمانیہ رجسٹرڈ گوجرانوالہ، ۵ ربیع الاوّل ۱۳۸۵ھ

۸۷...... جواب درست ہے۔ عبدالصمد شورکوٹ، ضلع جھنگ

۸۸...... تحقیق جواب دینے والا بالکل حق کو پہنچا ہے۔ محمد چراغ مہتمم مدرسہ عربیہ گوجرانوالہ

۸۹...... جواب بالکل حق ہے اور حق بات اس کے لائق ہے کہ اس کی اتباع کی جائے۔ مجاہد الحسینی

سابق مدیر روزنامہ آزاد و نوائے پاکستان لاہور

۹۰...... فتویٰ درست ہے اور جواب دینے والا بالکل حق کو پہنچا ہے۔

انا عبدہ الضعیف غلام یاسین شاہ پوری، سرگودھا، ۳ شوال ۱۳۸۵ھ

۹۱...... نحمدہٗ و نصلی علی رسوله الکریم و بعد.

فان مسئله حیاۃ سیدنا عیسیٰ علیٰ نبینا و علیه الصلوۃ والسلام بجسده الشریف الی السماء من ضروریات الدین اجمعت علیها الامة المحمدیة و انکرها الملاحدة فانانؤ من بها و نتبرّاء من منکریها ونحکم بان المنکر ملحد خارج عن دین الاسلام. جزی اللّٰہ مولانا منظور احمد جنیوتی و شکر مساعیه فی اشاعه هذه المسئلة و تقبل عمله فی ردالملاحدة القادیانین. فالمجیب مصبب والجواب صحیح واللّٰہ اعلم و علمه اتم. (محتاج بندہ (مفتی) عبداللہ جامعہ خیر المدارس ملتان)

حیات عیسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے اپنے جسد عنصری کے ساتھ آسمان پر تشریف لے

جانے کا مسئلہ ضروریات دین میں سے ہے اور اس پر تمام امت محمدیہ نے اجماع کیا ہے۔مگر ملحدوں نے اس عقیدہ کا انکار کر دیا، ہم امت محمدیہ اس متفق علیہ مسئلہ پر ایمان لاتے ہیں اس کے انکار کرنے والے سے اپنی برائت ظاہر کرتے ہیں، اور یہ فیصلہ دیتے ہیں کہ اس عقیدہ کا منکر ملحد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائیں مولانا منظور احمد چنیوٹی کو، اس فتویٰ کے نشر کرنے پر اور ملحد قادیانیوں کی تردید کے لیے ان کی مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت بخشیں۔(آمین) جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے اور فتویٰ درست ہے۔

۹۲...... جواب درست ہے۔ بندہ عبدالستار مفتی جامعہ خیر المدارس ملتان

۹۳...... جواب درست ہے۔ محمد علی جالندھری امیر مجلس تحفظ ختم نبوت۔ ملتان

۹۴...... بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ فتویٰ بالکل سچ اور حقیقت کے مطابق ہے، حیات مسیح علیہ السلام اور آپ کے رفع جسمانی اور نزول کا عقیدہ جزو ایمان ہے اس کا انکار صریح آیات اور احادیث متواترہ کا انکار ہے اور یہ انکار موجب کفر ہے، اس میں شک کرنا بھی کفر ہے میرے نزدیک تو یہی تحقیق ہے۔ وانا العبد الفقیر عبداللہ فیصل آباد

۹۵...... جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔محمد امین خطیب سنہری مسجد ماڈل ٹاؤن بی۔ لائلپور (فیصل آباد) ۳۰ رجب ۱۳۸۶ھ

۹۶...... جواب بالکل صحیح ہے اور حق کے بعد تو بھٹکنا ہی رہ جاتا ہے۔

خاکسار اسلاف عبدالعلیم جالندھری ناظم تعلیمات مدرسہ اشرف المدارس وصدر مجلس تحفظ ختم نبوت، فیصل آباد

۹۷...... جواب درست ہے۔ غلام محمد صدر المدرسین مدرسہ اشرف المدارس لائلپور

۹۸...... جواب صحیح ہے۔ فضل محمد مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی ضلع بہاولنگر ۳۰ رجب المرجب ۱۳۸۶ھ

۹۹...... جواب درست ہے۔ احقر لال حسین اختر صدر المبلغین مجلس مرکزیہ تحفظ ختم نبوت ملتان

۱۰۰...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور ان کا رفع الی السماء الجسد نصوص کتاب اللہ احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور رفع جسمانی کا منکر۔کتاب اللہ، احادیث متواترہ اور اجماع امت کا منکر ہے، اس لیے وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ لاشئی غلام اللہ خطیب جامع مسجد راجہ بازار راولپنڈی

۱۰۱...... جواب صحیح ہے۔ عبدالشکور مدرس دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی

۱۰۲...... جواب دینے والا بالکل حق کو پہنچا ہے۔ عبدالمنان خطیب جامع مسجد صدر ومہتمم دارالعلوم حنفیہ عثمانیہ محلہ ورکشاپی، راولپنڈی

۱۰۳...... بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان مسئلہ حیاۃ عیسی بن مریم علیہما السلام و رفعہ الی السماء ثم نزولہ ... الارض مسئلۃ اجماعیۃ و عقیدۃ ضروریۃ فی الاسلام لا یمکن لاحد ان یکون مؤمنا من غیر ان یعتقد بحیاۃ عیسی علیہ السلام و رفعہ الی السماء حیاً فمن انکر ہذہ العقیدۃ الاجتماعیۃ التی ہی من ضروریات الدین فقد خلع رقبہ الاسلام من عنقہ وصار مرتداً کافراً بلاشک و ارتیاب فالجواب من المجیب المحترم حق و صواب۔ (وانا العبد الحقیر محمد مالک کاندھلوی خادم الحدیث بدارالعلوم الجامعہ الاشرفیہ لاہور)

بیشک حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے آسمان کی طرف اٹھائے جانے پھر دوبارہ ان کے دنیا میں نزول فرمانے کا مسئلہ اجماعی ہے اور اسلام کا ضروری عقیدہ ہے، کسی کے لیے ممکن ہی نہیں کہ وہ حیات عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے زندہ آسمان پر تشریف لے جانے کا عقیدہ رکھے بغیر مسلمان کہلا سکے۔پس جس نے اس اجتماعی مسئلہ کا

انکار کیا جو کہ ضروریات دین میں سے ہے تو اس نے اپنی گردن سے اسلام کی پابندی کا طوق اتار دیا اور وہ بلاشک وشبہ کافر اور مرتد ہو گیا اور صاحب فتویٰ کا یہ جواب بالکل صحیح اور درست ہے۔

۱۰۴...... جواب درست ہے۔ محمد رسول خان جامعہ اشرفیہ، مسلم ٹاؤن، لاہور

۱۰۵...... جواب درست ہے۔ خطیب جمال مسجد مصری شاہ لاہور، ۲۹ ذی قعدہ ۱۳۸۴ھ

۱۰۶...... جواب درست ہے، اس لیے کہ آیت ماصلبوہ الخ سالبہ کلیہ ہے اور نص قرآنیہ کا ظاہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات پر ہی دلالت کرتا ہے۔ محمد صدرالمدرسین جامعہ عربیہ رحیمیہ نیلا گنبد، لاہور

۱۰۷...... بعد الحمد والصلوٰۃ علماء اسلام نے حیات عیسیٰ علیہ السلام کے منکر کو کافر و مرتد اور واجب القتل قرار دیا ہے، بیشک عیسیٰ علیہ السلام کی حیات آیات (قرآنیہ) احادیث اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ اس کے منکر کا حکم مرتد کا حکم ہے۔
محمد الیاس جامع مسجد پٹولیاں لاہور

۱۰۸...... جواب دینے والی ہستی نے بالکل صحیح فتویٰ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انھیں سلامت باکرامت رکھے۔ (آمین)
حررہ محمد عبدالعلیم قاسمی، ۲۰ رجب ۱۳۸۵ھ

۱۰۹...... اقول بتوفیق اللّٰہ و حسن توفیقه عقیدة حیاة المسیح علیه السلام و نزوله قرب القیامة مجمع علیها عند جمهور المسلمین و ثابتة بالنصوص القطعیة، ومنکر ها کافر ومرتد بلا شبهة والدلائل مبسوطة فی الکتب. (کتبہ حبیب الرحمٰن جامعہ فتحیہ اچھرہ لاہور ۵ صفر المظفر ۱۳۸۵ھ)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور قیامت کے قریب ان کے نزول کے عقیدہ پر جمہور مسلمانوں کا اجماع ہو چکا ہے اور یہ عقیدہ قطعی دلائل سے ثابت ہے۔ اس کا منکر بلاشک وشبہ کافر اور مرتد ہے، اس عقیدہ پر دلائل کتابوں میں تفصیل کے ساتھ بیان کر دیے گئے۔

۱۱۰...... جواب درست ہے۔ نذیر احمد خطیب جامع مسجد بازار، لاہور

۱۱۱...... جواب درست ہے۔ غلام غوث ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیت علماء اسلام پاکستان، لاہور

۱۱۲...... جواب درست ہے۔ عبدالعلی دیوبندی

۱۱۳...... جواب درست ہے۔ قاضی احسان احمد (شجاع آبادی) امام شاہی مسجد شجاع آباد، ۲۰ ذی القعدہ ۱۳۸۶ھ

۱۱۴...... قرآن مجید کی آیات اور احادیث مرفوعہ صحیحہ سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے۔ اس میں کسی قسم کا کوئی اخفا نہیں ہے کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کلمۃ اللہ کا جسمانی و روحانی ہر دو اعتبار سے آسمان کی طرف رفع ثابت ہے اور پھر ان کا دوبارہ زمین کی طرف نزول یقیناً ثابت ہے جو شخص حیات عیسیٰ علیہ السلام کا قائل نہیں وہ یقیناً گمراہ، ملحد، کافر بلکہ مرتد ہے اور اس بات کے کہنے میں حق بجانب ہیں کہ اگر اس کو واجب القتل کہا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ جو جوابات ذکر کیے گئے ہیں وہ سب صحیح ہیں اور ان میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔ جواب درست ہے اور جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔ حافظ عبدالرشید جامعہ تقویۃ الاسلام شیش محل روڈ، لاہور، ۲۸/۸/۱۹۶۵ء

۱۱۵...... جواب صحیح ہے اور جواب دینے والا بالکل کامیاب ہے۔ محمد اسحاق مدرس دارالعلوم تقویۃ الاسلام، لاہور۔ ۲۸/۸/۱۹۶۵ء

۱۱۶...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور ان کا رفع جسمانی اور قرب قیامت میں ان کا آسمان سے نزول یہ سب متفق علیہ امور ہیں۔ جمہور امت اس کی قائل ہے اسلام میں کسی سے اس کا خلاف مذکور نہیں، جن صریح و متواتر دلائل و شواہد سے یہ عقیدہ ثابت ہے ان کی بنیاد پر اس کا انکار کرنے والا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔
سعید الرحمٰن جامعہ اسلامیہ کشمیر روڈ، راولپنڈی

۱۱۷...... تمام جوابات درست ہیں۔ ابو احمد عبداللہ لدھیانوی ۵ ربیع الاوّل ۱۳۸۵ھ

۱۱۸...... مفتیان کرام نے جو فتویٰ دیا ہے وہ درست ہے۔ احقر عبدالعزیز مہتمم دارالعلوم فیض محمدی، فیصل آباد

۱۱۹...... بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

من نظر بامعان فی کتب القادیانی علم بلاریب وشک ان اکثر عقائده مخالفة لعقائد الاسلام موجبة لکفره منها عقیدة وفاة عیسی علیه السلام واصاب من افتی بکفره.

(فاروق احمد سابق شیخ الحدیث جامعہ عباسیہ بہاول پور وسابق مفتی دارالعلوم دیوبند)

جس شخص نے بھی مرزا قادیانی کی کتابوں کا گہرائی سے مطالعہ کیا ہے اسے بلاشک وشبہ یہ معلوم ہو چکا ہے کہ مرزا کے اکثر عقائد اسلام کے خلاف ہیں جو کہ اس کے کفر کے موجب ہیں، اس کے کفریہ عقائد میں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا عقیدہ بھی ہے جس نے بھی مرزا کے کفر کا فتویٰ دیا ہے اس نے درست کیا ہے۔

۱۲۰...... جواب درست ہے۔ افقرالی اللہ۔ محمد عبدالقادر آزاد جنرل سیکرٹری اسلامی مشن پاکستان، بہاولپور

۱۲۱...... جواب صحیح ہے۔ غلام مصطفیٰ بہاولپور، ۲ ذوالحجہ ۱۳۸۴ھ

۱۲۲...... بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حیاة عیسی بن مریم علیهما السلام ورفعه الی السماء و نزوله الی الارض قبل قیام القیامة ثابت بالکتاب والسنة و علیه اجماع الامة فمن انکر بعد ذلک فهو کافر خارج عن الاسلام.

(مقبول احمد جامعہ رشیدیہ ساہیوال)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور آسمان کی طرف رفع پھر قیامت سے پہلے زمین کی طرف آپ کے نزول کا عقیدہ قرآن وسنت سے ثابت ہے اور اس پر امت کا اجماع ہو چکا ہے پس اس کے بعد بھی جو انکار کرے گا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

۱۲۳...... جواب دینے والے نے بالکل صحیح فتویٰ دیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب فقیر محسن الدین بہاولپور، ممبر قومی اسمبلی ۱۹۶۶/۲/۲۲ء

۱۲۴...... جواب درست ہے۔ محمد عبداللہ کان اللہ لہ مہتمم مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ بھکر

۱۲۵...... جواب درست ہے۔ محمد عبدالعلیم مسجد شیخ لاہوری، جھنگ صدر

۱۲۶...... جواب درست دیا گیا ہے۔ محمد عبدالجلیل انصاری خادم العلوم مظاہر العلوم، کوٹ ادو

۱۲۷...... جواب دینے والے نے درست فتویٰ دیا ہے، حیات عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ ضروریات دین میں سے ہے۔ جو اس کا انکار کرے گا وہ کافر ہے۔ کتبہ العبد الضعیف حافظ غلام رسول۔ صدر المدرسین دارالعلوم نعیمیہ سرگودھا

۱۲۸...... جواب حق ہے اور حق کی تابعداری لازمی ہے۔ عبدہ محمد یوسف الحسینی امیر جمعیت علماء اسلام وخطیب جامع مسجد فیصل آباد

۱۲۹...... جواب درست ہے۔ محمد رمضان علوی خطیب مرکزی جامع مسجد محلہ گلشن آباد، راولپنڈی

۱۳۰...... جواب درست ہے۔ عبدالواحد خطیب جامع مسجد گوجرانوالہ ناظم جمعیت علماء اسلام، مغربی پاکستان

۱۳۱...... جواب درست ہے۔ مطیع الرسول خطیب مدنی مسجد گٹی، ضلع لائل پور

۱۳۲...... جواب درست ہے۔ محمد رمضان امیر جمعیت علماء اسلام پاکستان ضلع میانوالی

۱۳۳...... یہی فتویٰ حق ہے اور حق زیادہ لائق ہے کہ اس کی تابعداری کی جائے۔

افقرالی اللہ رشید احمد ناظم مدرسہ فاروقیہ شجاع آباد

۱۳۴...... جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔ حررہ ناچیز عبداللطیف غفرلہ جہلمی ناظم جمعیت علماء اسلام ۱۱ ربیع الاوّل ۱۳۸۵ھ

۱۳۵...... جواب بالکل حق ہے اور حق اس کے لائق ہے کہ اس کی تابعداری کی جائے۔
احقر فضل احمد مہتمم مدرسہ عثمانیہ تلہ گنگ، ۱۴ اگست

۱۳۶...... جواب بالکل صحیح ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع جسمانی اور قرب قیامت میں نزول متواترات میں سے ہے، بلاشبہ اس کا منکر ملحد و زندیق ہے۔ فقط حررہ العبد الضعیف مولیٰ بخش، جامع مسجد جھاوریاں، سرگودھا

۱۳۷...... نائب رئیس الجامعۃ الاسلامیہ مدینہ منورہ کے جواب سے مجھے اتفاق ہے۔
بندہ محمد یحییٰ عفی عنہ لدھیانوی خطیب جامع مسجد جناح کالونی، فیصل آباد ۲۵/۳/۱۳۸۵ھ

۱۳۸...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات طیبہ کا منکر تین وجہ سے کافر ہے (کیونکہ) وہ تین (چیزوں) قرآن، احادیث اور اجماع امت کا منکر ہے، چودہ سو سال کے تمام اہل اسلام کا متفقہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود ہیں اور آخری زمانے میں تشریف لائیں گے۔ فقط محمد شفیع مہتمم مدرسہ سراج العلوم۔ کبیر والا

۱۳۹...... جواب بالکل حق ہے۔ سید حبیب اللہ شاہ بنوری معلم اعلیٰ جامعہ اسلامیہ بہاولپور، یکم اپریل ۱۹۶۵ء

۱۴۰...... جواب صحیح ہے۔ سید عنایت اللہ شاہ بخاری
صدر جمعیت اشاعت التوحید والسنہ پاکستان گجرات ۲۷ مارچ ۱۹۶۶ مطابق ۴ ذی الحجہ ۱۳۸۵ھ

۱۴۱...... جواب صحیح ہے۔ محمد حیات عفا اللہ عنہ، فاتح قادیان صدر مناظر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ملتان

۱۴۲...... یہی فتویٰ حق ہے اور حق تابعداری کے زیادہ لائق ہے اور کیا رہ گیا سچ کے پیچھے مگر بھٹکنا۔
انا الافقر الی اللہ محمد عبداللہ درخواستی غفرلہ ۵ ربیع الاوّل ۱۳۸۶ھ

۱۴۳...... جواب صحیح ہے۔ ابوالزاہد محمد اشرف ہمدانی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان فیصل آباد ۲۷ صفر المظفر ۱۳۸۶ھ

۱۴۴...... جواب درست ہے۔ عبدالحمید سواتی خادم مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ

۱۴۵...... جواب درست ہے اور فتویٰ دینے والا بالکل حق کو پہنچا ہے۔ محمد امیر مدرس مدرسہ تبلیغ الاسلام میانوالی یکم شعبان ۱۳۸۶ھ

۱۴۶...... جواب بالکل درست ہے اور فتویٰ دینے والا حق کو پہنچا ہے۔ حبیب اللہ الفاروقی
سیالکوٹ ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ

۱۴۷...... جواب صحیح ہے۔ محمد علی الصدیقی کان اللہ لہ صدر المدرسین دار العلوم الشہابیہ، سیالکوٹ

۱۴۸...... مذکورہ بالا علماء نے جو فتویٰ دیا ہے وہ بالکل حق ہے۔ اور حق اس کے لائق ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔
احقر سلیمان احمد مہتمم مدرسہ اظہار الحق ٹوبہ ٹیک سنگھ

۱۴۹...... جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔ قاضی عصمت اللہ جامع مسجد قلعہ دیدار سنگھ

۱۵۰...... جواب صحیح ہے۔ ولی اللہ انی شریف تحصیل پھالیہ ضلع گجرات ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۸۶ھ

۱۵۱...... جواب صحیح ہے۔ سید نور الحسن شاہ بخاری خادم تنظیم اہلسنت پاکستان ملتان ۸ محرم الحرام ۱۳۸۷ھ

۱۵۲...... جواب صحیح ہے۔ محمد عبدالخالق سابق مدرس دار العلوم دیوبند شیخ الحدیث و مہتمم دار العلوم عیدگاہ کبیر والہ، ملتان

۱۵۳...... جواب صحیح ہے۔ عبدالمجید مدرس دار العلوم عیدگاہ، کبیر والہ

۱۵۴...... جواب بالکل صحیح ہے۔ نظام الدین شاہ نائب مہتمم دار العلوم عیدگاہ، کبیر والہ

۱۵۵...... جواب درست ہے۔ ظہور الحق دار العلوم عیدگاہ، کبیر والہ

۱۵۶...... حیات عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کا رفع قرآن و حدیث کے دلائل سے اظہر من الشمس ہے اس لیے اس کا انکار

کرنے والا قرآن وسنت کا انکار کرنے والا ہے اس لیے وہ کافر اور منکر قرآن وسنت ہے۔

احقر گل محمد توحیدی گوجرانوالہ، یکم جون ۱۹۶۷ء

۱۵۷...... جواب صحیح ہے۔ محمد شریف بہاولپوری مرکزی مبلغ ختم نبوت، ملتان

۱۵۸...... جواب صحیح ہے۔ محمد فیروز خان مہتمم دار العلوم المدنیہ، ڈسکہ، سیالکوٹ

۱۵۹...... جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔ فاضل حبیب اللہ رشیدی مدیر جامعہ رشیدیہ، ساہیوال

۱۶۰...... جواب صحیح ہے۔ فقیر محمد عبدالمالک

۱۶۱...... تمام جوابات صحیح ہیں۔ عبداللہ رائے پوری مدرس جامعہ رشیدیہ ساہیوال

۱۶۲...... جواب صحیح ہے۔ محمد عبدالستار تونسوی صدر تنظیم اہلسنت والجماعت، ملتان

۱۶۳ ...... ھذا حق والحق احق ان یقتدیٰ بہ والمنکر کافر لاشک فی ارتدادہ والمرتد اشد مقتامن الکافر.

(بشیر احمد نقشبندی قادری امیر جمعیت علماء اسلام پسرور ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۸۷ھ)

حق یہی ہے اور اس کے لائق ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے اور اس عقیدہ کا منکر کافر ہے اس کے مرتد ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے، اور مرتد کافر سے زیادہ سخت سزا کا مستحق ہے۔

۱۶۴...... جواب صحیح ہے۔ محمد امین مدرس دارالعلوم حنفیہ عثمانیہ راولپنڈی

۱۶۵...... حیات عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام کا عقیدہ نصوص قرآنیہ احادیث صحیحہ صریحہ اور اجماع امت سے (ماسوا چند فلاسفہ و ملاحدہ کے) ثابت ہے جیسا کہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ کے الفاظ سے ظاہر ہے: **نزول عیسی علیہ السلام من السماء ...... حق.**

''کہ عیسیٰ علیہ السلام کا نزول آسمان سے بالکل برحق ہے پس منکر اس عقیدہ اجماعیہ کا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔'' (فقط محمد ابراہیم کیمبل پوری)

۱۶۶...... علمائے کرام کے جوابات کی میں تصدیق وتائید کرتا ہوں۔ محمد ضیاء القاسمی

ناظم اعلیٰ تنظیم اہلسنت پاکستان ومہتمم جامعہ قاسمیہ، فیصل آباد

۱۶۷...... جواب صحیح ہے۔ میاں نذیر احمد ایم۔اے

صدر آل پاکستان سٹوڈنٹس فیڈریشن (رجسٹرڈ) نائب صدر پاک بوائے آر فرینڈ شپ ایسوی ایشن (رجسٹرڈ)

کنویز نیشنل ایجوکیشن ٹرسٹ مکان نمبر ۵ خضر سٹریٹ، چراغدین روڈ مزنگ لاہور

۱۶۸...... فتویٰ دینے والے کا جواب قرآن مجید اور حدیث شریف کے مطابق درست ہے۔ متقدمین اور جمہور علماء کے نزدیک یہی فتویٰ درست ہے۔ پیر محمد عبدالمجید، لال شریف حال وارد انٹر کانٹی نینٹل ہوٹل راولپنڈی ۱۸ فروری ۱۹۶۸ء

۱۶۹ ...... ذلک صواب بلا ارتیاب من شک او انکر فی نزول عیسی علیہ السلام عند قرب الساعۃ فقد کفر و ارتد عن الاسلام. واللہ اعلم و علمہ اتم و احکم.

(حررہ مفتی نذیر حسین قاسمی، ضلع تاخی مظفر آباد آزاد کشمیر)

بلاشبہ یہ فتویٰ صحیح ہے اور جو اس میں شک کرے یا عیسیٰ علیہ السلام کے قیامت کے قریب نازل ہونے کا انکار کرے وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہو کر مرتد ہو گیا۔

۱۷۰...... جواب صحیح ہے۔ احقر محمد عبداللہ

لدھیانوی خادم مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیو ٹاؤن کراچی۔ ۵ وسابق ناظم نشر واشاعت مجلس مرکزیہ تحفظ ختم نبوت ۱۳۸۹/۱/۳۰ھ

۱۷۱...... جواب صحیح ہے۔ نور الحق قریشی ایم۔اے۔ایل،ایل،بی ایڈووکیٹ
ناظم اعلیٰ جمعیت علماء اسلام ملتان ۱۵/ رجب المرجب ۱۳۸۹ھ

۱۷۲...... جواب صحیح ہے۔ عبدالرحیم ناظم مدرسہ رحیمیہ تعلیم القرآن رجسٹرڈ شکر گڑھ، ضلع سیالکوٹ

۱۷۳...... جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔ ابوالکلیم محمد خادم حسین شاہ چورہ شریف ضلع کیمبل پور (اٹک)

۱۷۴...... جواب بالکل درست ہے۔ فقیر لاشئی محمد جان عثمانی آستانہ سراج الاولیاء دریا خاں ۲ اگست ۱۹۶۹ء

۱۷۵...... جواب صحیح ہے۔ احقر خدا بخش غفرلہ ننگ آستانہ حضرت مدنی رحمہ اللہ

۱۷۶...... جواب صحیح ہے اور فتویٰ دینے والا عنداللہ ماجور ہے۔ احقر العباد فقیر خورشید احمد
خلیفہ اکبر حضرت مدنی، مہتمم مدرسہ محمود العلوم عبدالحکیم ۳/۶/۱۹۷۱ء

۱۷۷...... جواب صحیح ہے۔ محمد عبداللہ غفرلہ خطیب مرکزی جامع مسجد اسلام آباد

۱۷۸...... جواب دینے والے نے صحیح فتویٰ دیا ہے۔ ناچیز غلام حیدر خطیب جامع مسجد بلال اسلام آباد۔ ۲۸ شوال المکرم ۱۳۸۹ھ

۱۷۹...... جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔ محمد امین، خطیب جامع مسجد جڑانوالہ

۱۸۰...... جواب صحیح ہے۔ محمد صدیق ولی اللّٰھی خادم حکمت امام ولی اللہ، ۱۳ ذی قعدہ ۱۳۸۹ھ۔ ۱۲ فروری ۱۹۷۰ء

۱۸۱...... جواب بالکل حق ہے۔ قاری محمد امین خطیب جامع مسجد عیدگاہ و امیر جمعیت علماء اسلام شیخوپورہ

۱۸۲...... جواب صحیح ہے۔ عبدالعزیز خلیفہ حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمتہ اللہ علیہ
سرگودھا ۲ جون ۱۹۷۰ء

۱۸۳...... لہ الحمد و علیہ الصلوٰۃ والسلام

استفتاء ہذا میں سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور ان کا آسمان پر جسد عنصری کے ساتھ رفع اور پھر ان کا قیامت کے قریب نزول وغیرہ کے متعلق سوال کیا گیا ہے کہ اسلام میں ان نظریات و عقائد کا کیا حکم ہے؟ اور جو شخص مذکورہ چیزوں کا انکار کرے اس کا اعتقاد حق ہے یا باطل؟

جواباً تحریر ہے کہ:۔

سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلقہ ان امور کے متعلق کتاب و سنت میں جو حکم ہے اس کو سلفاً و خلفاً۔ جمہور علماء کرام نے نصوص شرعیہ کی روشنی میں واضح کر دیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے دور کے برحق پیغمبر تھے۔ اس دور میں آنحضرت کے مخالفین نے آپ علیہ السلام کو اذیت پہنچانے اور ہلاک کرنے کی کوشش کی۔ لیکن اللہ تعالیٰ جل شانہ نے آپ علیہ السلام کو اسی جسد عنصری کے ساتھ آسمان کی طرف اٹھا لیا۔ اب وہ آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہوں گے اور دجال سے قتال کریں گے۔ آنحضرت کا نزول اشراط الساعۃ اور علامات قیامت میں سے ہے اور پھر اس کے بعد آپ علیہ السلام اپنی طبعی موت کے ساتھ وفات پا کر جناب نبی کریم ﷺ کے روضہ اقدس میں دفن ہوں گے۔

اس اعتقاد پر کتاب و سنت سے علماء کرام نے دلائل مرتب کر دیے ہیں۔ اس مسئلہ کے اثبات میں برصغیر ہند میں خاص طور پر دو اہم کتابیں مدون ہوئی ہیں جو محدث کبیر حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیری رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے تلامذہ سے مرتب کروائی ہیں۔ ان میں سے ایک کتاب کا نام **"التصریح بما تواتر فی نزول المسیح"** اور دوسری کا نام **"عقیدۃ الاسلام فی حیاۃ عیسی علیہ السلام"** ہے۔ یہ کتابیں اس مسئلہ پر بہترین دلائل و براہین کا مجموعہ ہیں اور سلف صالحین کے اعتقاد کی بہترین ترجمان ہیں۔ ان دونوں کتابوں میں

مزید دلائل کی حاجت نہیں چھوڑی گئی وہ نہایت عمدہ اور مستند مواد پر مشتمل ہیں۔

اور عرب ممالک مصر وغیرہ میں جب بعض جدت پسند لوگوں نے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی آسمانی حیات اور ان کے قبل القیامت نزول کے انکار کا قول کیا تو ان کے جواب میں علامہ محمد زاہد بن حسن الکوثریؒ نے ایک مختصر مگر جامع رسالہ ''نظرۃ عابرۃ'' کے نام سے مرتب کر کے کتاب وسنت سے عمدہ دلائل مدون کر دیے اور جمہور اہل اسلام کے عقیدہ ہذا کو آشکارا کر دیا۔ مختصر یہ ہے کہ حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ جمہور اہل اسلام کے نزدیک نصوص قطعیہ کی روشنی میں نہایت ضروری ہے اور اس کا انکار کرنا گمراہی، ضلال اور زیغ عن الحق ہے۔ ناچیز محمد نافع عفا اللہ عنہ محمدی شریف، ضلع جھنگ، محرم الحرام ۱۴۱۵ھ

۱۸۴...... حدیث شریف بسند صحیح مجدد نویں صدی امام جلال الدین السیوطی درمنثور میں بروایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نقل فرماتے ہیں:۔

آگاہ رہو اے علمائے کرام انس بن مالک دس سالہ محمد عربی خاتم النبیین ﷺ کے شاگرد ہیں روایت کرتے ہیں:

ان عیسی لم یمت وانہ راجع الیکم قبل یوم القیامۃ. (ابن کثیر ص ۳۶۶ ج ۱)

''کہ عیسیٰ علیہ السلام بالکل فوت نہیں ہوئے بلکہ قیامت سے قبل وہ تمہاری طرف لوٹ کر آئیں گے۔'' قاضی ابوبکر جصاص نے جو حنفیوں کے امام ہیں اپنی تفسیر پارہ نمبر ۲۲ میں بھی یہ روایت آنے والی آیت کے تحت نقل فرمائی ہے:

ان اللّٰہ و ملئکتہ یصلون علی النبی (الخ) (احزاب ۵۶)

''اللہ اور اس کے ملائکہ نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم بھی اس پر درود و سلام بھیجو۔''

بندہ زیادہ تفصیل میں نہیں جانا چاہتا، مسئلہ حیات عیسیٰ بن مریم علیہما السلام برحق اور منکر حیات مسیح علیہ السلام دائرہ اسلام سے خارج ہے جو دائرہ اسلام سے خارج ہوتا ہے وہ اعتقاداً اور عملاً عندالشرع بقول علامہ شہامہ کافر ہے، بندہ کا یہی عقیدہ ہے، صاحب جرح علماء کرام نے حدیث بالا کو مرفوع قرار دیا ہے، دیکھو علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ اور اس کے علاوہ فتاویٰ قاضی خان۔

اور متقدین میں سے محمد بن اسعد (رحمۃ اللہ علیہ) م ۱۵۰ھ معلوم رہے کہ حدیث مرفوع ہے روایت کے اعتبار سے اور صحیح ہے کہ امام سیوطیؒ نے درمنثور کے مقدمہ میں یہ دعویٰ کیا ہے کہ میں درمنثور میں کوئی ایسی حدیث درج نہیں کروں گا جو مرفوع اور صحیح نہ ہو۔ لہٰذا غلام احمد قادیانی نے حضرت پاک محمد ﷺ کی نبوت کے خلاف آغاز ہی انکار حیات مسیح علیہ السلام سے کیا اور یہ آغاز بھی کفر کی بناء پر کیا گیا۔

اس لیے بندہ کا عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو دجال، کذاب اور معنوی اعتقادی ہر قسم کا کافر کہا جا سکتا ہے۔ پس علمائے کرام مدینہ منورہ، مکہ معظمہ تا پاکستان سب کے فتاویٰ جات شرع محمدی کے مطابق ہیں۔ ناچیز یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ حیات مسیح علیہ السلام کا جو بھی منکر ہو کافر ہے۔ لہٰذا غلام احمد (قادیانی) مع جماعت کافر مطلق ہے۔

العبد الفقیر غلام رسول لالیاں ۱۳ فروری ۱۹۷۲ء

۱۸۵...... جواب صحیح ہے۔ محمد ایوب نجدی

۱۸۶...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات قرآن وحدیث اور اجماع سے ثابت ہے۔

ا……قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **وما قتلوه یقیناً بل رفعه الله الیه.** (نساء ۱۵۷) ''اس کو قتل نہیں کیا بیشک، بلکہ اس کو اٹھالیا اللہ نے اپنی طرف۔''

اس آیت میں ''قتلوہ'' اور ''رفعہ'' کی دونوں مفعول کی ضمیریں عیسیٰ علیہ السلام (جن کا لقب مسیح ہے) کی طرف لوٹی ہیں تو ظاہر ہوا کہ عیسیٰ بن مریم سے مراد جسم اور روح کا مجموعہ ہے اور یہ پورا کا پورا مجموعہ ہی زندہ ہے تو ثابت ہو گیا کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام زندہ ہیں، نیز اگر آپ وفات پا چکے ہوتے تو اللہ تعالیٰ پھر یوں فرماتے: ''**بل اماته الله** کہ اللہ نے اسے موت دے دی ہے کیونکہ یہ عبارت مختصر تھی، پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی فرمایا:

ماقلت لهم الا ما امرتنی به. مادمت فیهم. (مائدۃ ۱۱۷)

''میں نے کچھ نہیں کہا ان کو مگر جو تو نے حکم کیا کہ بندگی کرو اللہ کی جو رب ہے میرا اور تمہارا اور میں ان سے خبردار تھا جب تک ان میں رہا۔''

ان کا مطلب یہ ہے کہ جب میں ان میں ٹھہرا رہا، پس اگر عیسیٰ بن مریم علیہما السلام فوت ہو چکے ہوتے تو ضروری تھا کہ اس کا جواب اس طرح ہوتا۔ **ماقلت لهم الا ما امرتنی به مادمت حیا.** ''کہ میں نے کچھ نہیں کہا ان کو مگر جو تو نے حکم دیا جب تک میں ان میں زندہ رہا۔''

کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام کا ان کے درمیان نہ رہنا آپ کی موت کو مستلزم نہیں ہے۔ تو ثابت ہو گیا کہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ابھی تک فوت نہیں ہوئے بلکہ آپ زندہ ہیں اور حضور ﷺ نے فرمایا: **ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلا.** (بخاری ص ۴۹۰ ج ۱)

''کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام تم میں عادل حاکم بن کر نازل ہوں گے۔''

یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ مردہ کا نزول اوپر سے نیچے نہیں ہو سکتا اور نہ ہی وہ عادل اور فیصلہ کرنے والا ہو سکتا ہے، تو مسیح علیہ السلام کی وفات کا قول باطل ہو گیا اور آپ کی حیات ثابت ہو گئی۔ ایسے ہی حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

"**ان المسیح بن مریم یمکث فی الارض بعد نزوله من السماء اربعین سنة و یتزوج و یولد له.**"

''کہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام آسمان سے نزول کے بعد زمین میں چالیس سال تک زندہ رہیں گے پھر شادی کریں اور ان کے بچے بھی ہوں گے۔''

یہ دو بہت بڑی قطعی دلیلیں ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات پر اور آپ کی وفات کے قول کے باطل ہونے پر۔

نیز امت محمدیہ نے اس پر اجماع کیا ہے کہ روح اللہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام آسمان کی طرف زندہ اٹھائے گئے ہیں اور مہدی معہود کے زمانہ میں نازل ہوں گے، اس اجماع کا انکار سوائے جھوٹے نبیوں اور غالی معتزلیوں کے کسی نے نہیں کیا۔

احقر العباد محمد ابراہیم خادم ادارہ مرکزیہ دعوت و ارشاد۔ چنیوٹ

"**ینزل عیسی ابن مریم الی الارض فینزوج، ویولد له، و یمکث خمس و اربعین سنة، ثم یموت فیدفن معی فی قبری، فاقوم انا، و عیسی ابن مریم فی قبر واحد بین ابی بکر و عمر.**"

(مشکوٰۃ ص ۴۸۰)

''کہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام دنیا میں تشریف لائیں گے پھر آپ شادی کریں گے اور آپکے بچے بھی

پیدا ہوں گے اور آپ پینتالیس سال تک زندہ رہیں گے پھر وفا پائیں گے اور میرے ساتھ میری قبر میں ہی دفن ہوں گے۔ میں اور عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام دونوں ایک قبر سے ابوبکرؓ وعمرؓ کے درمیان میں سے اٹھیں گے۔"
بروایت مشکوٰۃ بحوالہ التصریح بما تواتر فی نزول المسیح ص ۲۴۰، (مترجم)

۱۸۷...... الجواب بعون الوهاب. الا جوبه كلها صحيحة.

ولا شک فی ان حياة مسيح ابن مريم عليهما السلام ثابتة بالكتاب والسنة كما قال الله تعالٰى. "وان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته و يوم القيامة يكون عليهم شهيدا." (نساء ۱۵۹)

وقال صادق المصدوق ﷺ فی تفسير هذه الايه:

والذی نفسی بيده ليوشكن ان ينزل فيكم ابن مريم حكما عدلا. (بخاری ص ۴۹۰ ج ۱)

وقال ﷺ.

ليهلن عيسى ابن مريم بفج الروحاء بالحج او العمرة او يشنينهما جميعا. (مسلم ص ۴۰۸ ج ۱)

فمن انكر من هذه العقيدة الثابتة بالكتاب والسنه واجماع الامه فهو كافر بلا ريب و مرتد كائنا من كان.

ومن شک فی كفر القاديانی و كفر اتباعه فهو ايضا كافر.

تمام جوابات صحیح ہیں۔

اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کی حیات قرآن مجید اور حدیث سے ثابت ہے۔ جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے:

"اور جتنے فرقے ہیں اہل کتاب کے سوا عیسیٰ علیہ السلام پر یقین لائیں گے اس کی موت سے قبل اور وہ قیامت کے دن ہوگا ان پر گواہ۔"

اور صادق ومصدوق نبی ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں ارشاد فرمایا:

"کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بہت قریب ہے کہ نازل ہوں گے تم میں ابن مریم (علیہا السلام) عادل حاکم بن کر۔

ایسے ہی حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ضرور ضرور عیسیٰ بن مریم (علیہا السلام) فج روحا سے حج یا عمرہ یا دونوں کا ملا کر احرام باندھیں گے۔"

پس جس نے بھی کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ ﷺ اور اجماع امت کے اس مسلمہ عقیدہ کا انکار کیا تو وہ بلاشک وشبہ کافر ومرتد ہے چاہے وہ کوئی ہو۔

اور جو مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والوں کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

(حررہ حافظ عبدالقادر روپڑی جامع قدس چوک دالگراں لاہور)

۱۸۸...... جواب درست ہے اور حق بات قبول کرنے کے زیادہ لائق ہوتی ہے۔ العبد المفتقر الی اللہ محمد شریف اللہ صدر المدرسین جامعہ سلفیہ فیصل آباد

۱۸۹...... یہ فتویٰ اسی طرح ہے جیسے دیا گیا ہے۔ محمد یعقوب قریشی جامعہ سلفیہ فیصل آباد

۱۹۰...... جواب درست ہے۔ بنیامین مدرس جامعہ سلفیہ فیصل آباد

۲۰۰...... جواب درست ہے۔ ابوحفص العثمانی ناظم جامعہ سلفیہ فیصل آباد

۲۰۱...... جواب درست ہے۔ عبدالرحمٰن بلتستانی استاذ جامعہ سلفیہ۔فیصل آباد

۲۰۲...... مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی امت کے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے کی متعدد وجوہ ہیں۔ دعویٰ نبوت کرنا بجائے خود کفر صریح ہے، ٹھیک اس طرح جس طرح مرزا غلام احمد قادیانی دعوئے نبوت سے پہلے مدعی نبوت کو کافر اور ملت اسلامیہ سے خارج تصور کرتا تھا۔

اس کے علاوہ توہین انبیاء کرام علیہم السلام اور دوسرے متعدد وجوہ ان کے کافر ہونے کے لیے کافی ہیں، انہی وجوہ کفر میں سے مرزا غلام احمد کا حیات مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے انکار اور نزول مسیح علیہ السلام کے عقیدہ میں تحریف بھی شامل ہے۔

اعاذنا اللّٰہ من شرھذہ الطائفة المارقة عن الاسلام و دمرنھا تدمیرا.

اللہ تعالیٰ ہمیں اس مرتد خارج از اسلام فرقہ کے شر سے بچائے اس کا ملیا میٹ کردے۔

انا عبدہ عبدالرحیم اشرف کان اللّٰہ لہ جامعہ تعلیمات اسلامیہ فیصل آباد

۲۰۳...... مسئلہ ختم نبوت، حیات مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام امت مسلمہ کا اجماعی مسئلہ ہے، کتاب وسنت میں یہ مسائل مرویہ شرح وبسط سے موجود ہیں، ایسے مسائل میں شک کرنے والا اجماعاً کافر ہے چہ جائیکہ منکر ہو، بلکہ خود مدعی ہو۔ ایسے آدمی کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر ہے۔ لہٰذا مدعی نبوت مرزا قادیانی کے کفر میں ذرہ برابر بھی شک باقی نہیں ہے۔ عبدالحق صدیقی۔ جامع مسجد اہل حدیث ساہیوال

۲۰۴...... **لکفر القادیانیین وجوہ منھا اھانة الانبیاء و سب السلف ومنھا انکار ھذہ العقیدة التی اجمعت علیھا الامة المحمدیة اعنی عقیدة نزول المسیح علیه السلام.** (حررہ محمد اسماعیل کان اللہ لہ گوجرانوالہ)

قادیانیوں کے کفر کی بہت ساری وجوہ ہیں۔ انہی میں سے انبیاء کی توہین کرنا اور سلف صالحین کو گالیاں دینا ہے۔ ان میں سے اس عقیدہ کا انکار کرنا بھی ہے جس پر امت محمدیہ نے اجماع کیا ہے یعنی نزول مسیح علیہ السلام کا عقیدہ۔

۲۰۵...... بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے قریب آسمان سے نزول فرمائیں گے اور دجال کو قتل کریں گے جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا زندہ رہ کر فوت ہوں گے اور آنحضرت ﷺ کے روضۂ انور میں بقایا جگہ میں دفن ہوں گے۔ یہی عقیدہ کتاب وسنت سے ثابت ہے۔ تحریر کنندہ محمد حسین، شیخوپورہ

۲۰۶...... **الذین ینکرون الاحادیث الصحیحة والایات الصریحة فانھم کافرون بالاتفاق والاجوبة کلھا صحیحة.**

جو لوگ احادیث صحیحہ اور آیات صریحہ کا انکار کرتے ہیں وہ بالاتفاق کافر ہیں اور تمام کے تمام جوابات درست اور صحیح ہیں۔ (محمد صدیق جامع مسجد اہل حدیث امین پور بازار فیصل آباد)

۲۰۷...... علامہ شیخ عبدالعزیز بن باز نے جو فرمایا ہے احقر راقم کو اس سے حرف بحرف اتفاق ہے۔ شیخ شلتوت وغیرہ حضرات کی شاید اس اہم امر کی طرف توجہ نہیں گئی کہ قرب قیامت کے وقت نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مسئلہ کا تعلق، رسول اللہ ﷺ کی پیشگوئیوں میں سے ہے، رسول اکرم ﷺ کی رسالت کے ساتھ ایمان کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح اخبار ماضیہ میں آپ کی تصدیق ایمان بالنبوۃ کا ایک ضروری جزو ہے ایسے ہی اخبار آتیہ (پیش گوئیوں) کے اوپر ایمان بھی ایمان بالرسالۃ کا ایک جزو ہے، جب تک ان کو مانا نہیں جائے گا، ایمان بالرسالۃ صحیح

اور معتبر نہیں ہوگا اس اعتبار سے یہ مسئلہ ہرگز فرعی نہیں ہے (بلکہ یہ تو) اصول دین میں سے ہے۔ رہا اس کا ثبوت تو بقول علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ اس میں انتیس احادیث وارد ہیں۔ ان کو ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

فهذه تسعة و عشيرون حديثاً تنضم اليها احاديث اخر ذكر فيها نزول عيسى عليه السلام منها ماهو مذكور في احاديث الدجال ومنها ماهو مذكور في المنتظر و تنضم اليها ايضا الاثار الواردة عن الصحابة فلها حكم الرفع اذ لامجال للاجتهاد في ذلک و جميع ما ذكرناه بالغ حد التواتر والاحاديث الواردة في نزول عيسى عليه السلام متواترة، نقله نواب صديق حسن خان.

”یہ انتیس حدیثیں ہیں، ان میں وہ احادیث بھی شامل کی جائیں گی جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا ذکر ہے، ان میں سے بعض وہ حدیثیں ہیں جو دجال کے متعلق وارد ہوئی ہیں اور بعض وہ ہیں حضرت مہدیؒ کے بارے میں آئی ہیں، ان کے ساتھ صحابہ کرام کے وہ اقوال بھی شامل کیے جائیں گے جو اس سلسلہ میں منقول ہیں ان کا حکم بھی مرفوع کا حکم ہوگا اس لیے کہ اس میں تو اجتہاد کی گنجائش ہی نہیں ہے اور جو کچھ ہم نے بیان کیا ہے وہ تواتر کی حد کو پہنچا ہوا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے متعلق وارد حدیثیں بھی متواتر ہیں۔“

ایسے (قادیانی) حضرات علم کے مسکین تو خیر ہیں ہی، ادعائے عقل کے باوجود عقل کی مسکنت کا یہ حال ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر کو کشمیر میں قرار دیتے ہیں اور ثبوت میں مرزا قادیانی کی دجل آمیز تحریر پیش کرتے ہیں یعنی اس کذاب کو دلیل میں پیش کرتے ہیں جس نے سارا چکر ہی اس لیے چلایا، ان کی فکری لغزش کا یہ حال ہے کہ محدثین کی احادیث میں تو ٹیڑھ نکالتے ہیں اور مرزا قادیانی کی روایات کو برقرار رکھتے ہیں۔ انا للہ، بہر صورت شیخ کی تحقیق صحیح ہے۔ **واللہ الموفق للصدق والصواب** محمد عطاء اللہ حنیف

مکتبہ السلفیہ لاہور یکم جمادی الاولیٰ ۱۳۸۵ھ

۲۰۸...... **الحمد الله و كفى والصلواة والسلام على خاتم الانبياء محمد المصطفى و على آله المجتبى واصحابه الكرماء: امابعد**

فان الفرقة الطاغية اللاغية اللمعة اللاهية الواهية بل المرتدة المرزائيه التي تنكر الشعائر الاسلاميه والشرائع الدينيه من الجهاد في سبيل الله و ختم النبوة على خاتم النبيين صلى الله عليه وآله و اصحابه و سلم وحياة عيسى بن مريم على نبينا و عليهما الصلواة والسلام و تصغير الانبياء عليهم الصلواة والسلام و تفوقه على نبينا لما قصده حسب تقوله على جميع الانبياء عليهم الصلواة والسلام، واتفقت الامة قاطبة على تكفير من تقول مثل كلماته الواهيه الكفريه الخبيث، بل اتفقت الامة المرحومة على تكفير من لم يكفر هذه الفئة الشنيعة. والله تعالىٰ هوالهادي الى الصراط المستقيم. وانا عبده قمرالدين سيالوي سيال شريف ضلع سرگودھا يوم العرفہ ۱۳۸۹ھ

”سرکش مرزائی بیہودہ سیاہ کارناموں والی بے کار بلکہ مرتد جماعت جس نے اسلامی شعائر اور جہاد فی سبیل اللہ اور حضور ﷺ کی ختم نبوت حضرت عیسیٰ بن مریم علیٰ نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کی حیات کا انکار کیا۔ حضرات انبیاء علیہم السلام کی تحقیر کی بلکہ اپنے مذموم مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے آپ ﷺ پر برتری کا دعویٰ کیا۔ جیسا کہ اس نے دیگر تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر جھوٹ باندھے، پوری امت نے اس جماعت جیسے کفریہ عقائد رکھنے والے اور اس جیسے جھوٹ اور کفریہ کلمات انبیاء علیہم السلام کی شان میں بکنے والے گروہ کے کفر پر اتفاق کیا ہے بلکہ

امت مرحومہ نے اس جیسے شنیع کفریہ عقائد رکھنے والے ٹولہ کو کافر نہ کہنے والے لوگوں کے کفر پر بھی اتفاق کیا ہے۔
۲۰۹...... حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی حیات اور قیامت کے قریب آپ کے نزول میں کوئی شک نہیں ہے۔
احقر مفتی غلام رسول غفرلہ دارالعلوم نعیمیہ کمپنی باغ سرگودھا۔

۲۱۰...... فقیر کی تحقیق میں قرآن و حدیث کے موافق حیات حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام صحیح و ثابت و بیّن ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات جسدی و سماوی اوران کے آسمان سے قرب قیامت تشریف لانے کا منکر قرآن و حدیث کا مکذب ہے۔ مسلمانوں کا اس سے تعلق حرام ہے۔ واللہ اعلم محمد عمر اچھروی۔ ۲۰ رجب المرجب ۱۳۸۵ھ

۲۱۱...... الحمد للّٰہ الذی و فق عبادہ العلماء لحفظ دینہ، والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ المصطفی خاتم الانبیاء الذی امرامتہ واکدھم ان یبذلوا کل مایحبونہ فی سبیل اقامۃ دینہ و علی آلہ و اصحابہ و علماء ملتہ الی یوم الدین۔

امابعد! فقد اطلعت علی ما کتب افضل العلماء فی تکفیر غلام احمد القادیانی و ابطال ھفواتہ الشنیعۃ واشنعھا انکار عقیدۃ حیاۃ المسیح علیہ السلام و اتفق مع ھولاء الابرار اتفاقاً کاملاً و ھذا ھو الحق الا بلغ الصریح و خلافہ خدرج من الملۃ الاسلامیۃ و کان اللّٰہ تعالیٰ من شرور اعداء الدین و رزقنا اتباع الحق وھو الموفق. وھو الھادی الی سواء السبیل. حررہ محمد کرم شاہ
چیئرمین ہلال کمیٹی۔ بھیرہ۔ سرگودھا

''میں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی تکفیر کے متعلق علمائے کرام کے فتویٰ اور اس کے بے ہودہ گندے عقائد کے تردیدی دلائل کا مطالعہ کیا، اس کا قبیح ترین عقیدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کے انکار کا عقیدہ ہے، میں ان علماء کرام کے فتویٰ کے ساتھ پورا اتفاق کرتا ہوں اور یہی صاف واضح روشن حق ہے اور اس کے خلاف عقیدہ رکھنا ملت اسلامیہ سے نکلنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دین کے دشمنوں کے شر سے محفوظ فرمائیں۔ وہی ہدایت کی توفیق دینے والے ہیں اور سیدھا راستہ دکھانے والے ہیں۔''

۲۱۲...... بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیا و مسلماً

من انکر حیاۃ سیدنا عیسی علیہ السلام و انکر رفعہ الی السماء مع جسدہ و روحہ علیہ الصلوۃ والسلام فقد ضل ضلالاً بعیداً و خسر خسرانا مبینا، فلا شک فی ان حیاتہ و رفعہ الی السماء ثم نزولہ الی الارض قبل یوم القیامۃ مماثبت بالکتاب والسنۃ و اتفق علیہ جماھیر الامۃ من السلف والخلف، فما ذا بعد الحق الا الضلال، نسال اللّٰہ تعالیٰ السلامۃ من فتنۃ المسیح الدجال. واللّٰہ تعالیٰ اعلم و علمہ اتم واحکم. وانا الفقیر السید احمد سعید الکاظمی الامروھوی غفرلہ۔ جامعہ انوار العلوم ملتان۔ ۲۵ ذی الحجہ ۱۳۸۴ھ

''جو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور آپ کے اپنے جسد عنصری اور روح کے ساتھ آسمان کی طرف رفع کا انکار کرے وہ بھٹک کر دور جا پڑا اور وہ بڑے صریح نقصان میں ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور آسمان کی طرف آپ کا رفع پھر قیامت کے قریب آپ کا نزول قرآن و حدیث سے ثابت ہے اور متقدمین و متاخرین سب علماء نے اس پر اتفاق کیا ہے۔ پس حق کے بعد تو گمراہی ہی باقی رہ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مسیح دجال کے فتنہ سے محفوظ فرمائیں۔''

۲۱۳...... یہ فتویٰ اسی طرح ہی ہے اور میں اس کی تصدیق کرتا ہوں۔ العبد محمد حسین نعیمی ناظم الجامعہ النعیمہ لاہور

۲۱۴...... جواب صحیح ہے۔ العبدالمفتقر الی اللہ للصمد.
فیض احمد عفی عنہ خادم دارالفتاء والتدریس جامعہ غوثیہ، گولڑہ شریف ۳۔۷۔۱۹۶۵ء م

۲۱۵...... جواب درست ہے۔ احقر محمد خلیل صدر المدرسین جامعہ قادریہ رحیم یار خان

۲۱۶...... الحمد لحضرة الجلاله والصلوة علی خاتم الرسالة.

تمام تعریفیں رب ذوالجلال کے لیے ہیں اور درود وسلام ہوں نبی خاتم الرسالت پر۔

ان عقیدة حیاة سیدنا المسیح عیسی بن مریم علیهما الصلوة والسلام و نزوله قبل الساعة مما اجمعت علیها الامة الاسلامیه اجماعاً قاطعاً من عهد الصحابة الی یومنا هذا نسلاً بعد نسلٍ و خلفا عن سلف لقد تواتر الاثار و النصوص فی نزولِ عیسی علیه السلام والقول بوفاته علیه السلام تلبیس فی القرآن و تحریف فی الاحادیث و خرق للاجماع.

واختراء ات المسیح الدجال القادیانی زعیم الکفر والالحاد فی ذلک الباب مما یمجه السمع و یستقبحه العقل. ویستنکره النقل ولا یعبابهفواته فی الاخبار وهذیانه فی الدین، وتخلیط فی العقائد القاطعه کان راجا مستمرا، لهٔ جزی اللّٰه المجیب لقد اصاب واجاد فی الجواب و شکر اللّٰه مساعی ناشره الاستاذ الفاضل مولانا منظور احمد جنیوتی و سائر من قاموا بنصرة الدین القویم والذب عن حوزة الاسلام و حفظ بیضه الاسلام عن شرور هولاء الزنادقة والملاحدة. واللہ اعلم عبدالحق غفرلہ
اکوڑہ خٹک، مغربی پاکستان

”حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور قیامت سے پہلے آپ کے نزول کا عقیدہ ان مسائل میں سے ہے جن پر صحابہ کرام کے دور کے پہلے دن سے لے کر آج تک قطعی اجماع چلا آ رہا ہے اور سلف صالحین سے لے کر آج کے دور تک نسل بہ نسل یہی عقیدہ چلا آیا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر احادیث اور دلائل قطعیہ تواتر کے ساتھ موجود ہیں، اور آپ کی وفات کا قول گھڑنا تو قرآن مجید کی حقیقت کو چھپانا اور احادیث میں تحریف کرنا ہے۔“

بلکہ یہ تو اجماع کو پارہ پارہ کرنے کے مترادف ہے۔ کافروں اور ملحدوں کے سردار کانے دجال مرزا قادیانی کی بہتان تراشیاں تو ایسی لچر ہیں کہ کان انھیں سننے سے گھبرائیں اور عقل اس کی بیہودگیوں سے نفرت کرے اور نقل ان سے کراہت کرے اس کے بکواسات کی روایت تو پرے کاہ کی حیثیت نہیں رکھتی، اور اس کی یاوہ گوئیوں کے لیے دین میں کوئی گنجائش نہیں ہے، قطعی دلائل میں گڑبڑ کرنا اس کی مستقل عادت تھی۔ اللہ تعالیٰ فتویٰ دینے والے کو جزائے خیر عطاء فرمائیں انھوں نے فتویٰ تحریر کرنے میں کمال ہی کر دیا ہے، اور اس فتویٰ کے نشر کرنے والے استاد محترم مولانا منظور احمد چنیوٹی اور جنھوں نے بھی اس سچے دین کی مدد کی ہے اور اسلام کی سرحدوں کی حفاظت کی ہے ان سب کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائیں اور اسلام کے قیمتی جوہر کو ان زندیقوں اور ملحدوں کے فتنوں سے محفوظ فرمائیں۔“

۲۲۱...... جواب بالکل حق ہے اور حق بات زیادہ لائق ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ انوار الدین غفرلہ
رئیس دارالافتاء دارالعلوم اکوڑہ خٹک

۲۲۲...... الجواب مما نطق به الکتاب و بلغ الاحادیث فی بابه تواتراً معنویا، فهو من الاعتقادات الاسلامیه. احقر الانام عبدالغنی عفا اللہ عنہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

جواب بالکل ایسا ہی ہے جیسا کہ قرآن مجید نے بیان کیا ہے اور اس سلسلہ کی احادیث تواتر معنوی کے

درجے کو پہنچی ہوئی ہیں اور حیات عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ اسلام کا بنیادی عقائد میں سے ہے۔

۲۲۳...... جواب درست ہے۔ احقر عبدالحلیم استاد دارالعلوم حقانیہ

۲۲۴...... جواب بالکل صحیح اور درست ہے۔ محمد شفیع اللہ استاذ دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک

۲۲۵...... جواب درست ہے۔ محمد اسحاق ڈسٹرکٹ خطیب ایبٹ آباد ۳۰ اپریل ۱۹۶۵ء

۲۲۶...... بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

من عقائد نا القاطعة عقيدة حياة سيدنا المسيح بن مريم كلمة الله و روحه و نزوله قبل يوم القيامة.

واقوال الشقى غلام احمد القاديانى (ماولدت الام الهنديه اشنم منه) و تلبيسات بعض المستغربه و المتنورين فى رفع المسيح عليه الصلوة والسلام و نزوله و حياته مما لا توافق الدين ولا يتحمله الاسلام. جزى الله ناشر الكتاب و مؤلفها، أويد الجواب منشدا بابيات الامام محمد انور الشاه الكشميرى عليه رحمه الله فى (كتابه) عقيدة الاسلام صدع الصديع و صحيحه بالوادى، لمن اهتدى من حاضر اوبادى، بالكاديانى ذلک الاخر الذى امسى زعيم الكفر والا الحاد ابان عن كفرينوء بعصبه و يبوء بالاغلال والاصفاد والله يهدى من يشاء الى صراط مستقيم.

(سمیع الحق چیف ایڈیٹر ماہنامہ ''الحق'' ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۸۵ھ)

''سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور قیامت سے قبل ان کے نزول کا عقیدہ ہمارے بنیادی ٹھوس عقائد میں سے ہے۔''

''مرزا قادیانی (کہ اس جیسا منحوس بیٹا کسی ہندوستانی عورت نے نہ جنا ہوگا) کے اقوال اور مغربی تہذیب کے بعض دلدادوں اور روشن خیال لوگوں کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات، رفع، پھر آپ کے نزول کے متعلق جو جعلسازیاں ہیں وہ دین کے ساتھ بالکل مطابقت نہیں کھاتیں اور نہ ہی اسلام اس طرح کی تحریفوں کو برداشت کرسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس فتویٰ کے مؤلف اور ناشر کو جزائے خیر عطا فرمائیں، میں اس جواب کی تائید امام العصر علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ کی کتاب عقیدۃ الاسلام کے ان اشعار سے کرتا ہوں۔ اعلان کرنے والے نے زوردار آواز دی جو گونج رہی ہے وادی میں۔ ہر شہری اور دیہاتی کو جو ہدایت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ خبر دی کہ مرزا قادیانی یہ وہی آخری جھوٹا ہے۔ جو کفر اور بے دینی کا لیڈر بن چکا ہے۔ اور اس نے ایسا کفر بولا ہے کہ جو ایک مضبوط جماعت پر بھاری ہے اور لوٹتا ہے ہتھکڑیوں اور طوقوں کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ ہی سیدھے راستے کی ہدایت دیتے ہیں جسے چاہیں۔''

۲۲۷...... جواب صحیح ہے اس کی مخالفت کرنے والا رسوا ہوگا۔ احقر خلیل الرحمٰن مدرسہ سکندر پور ہری پور ہزارہ ڈویژن

۲۲۸...... جواب بالکل ٹھیک ہے اور کتاب اللہ وسنت رسول اللہ ﷺ کے بالکل مطابق ہے۔

سراج الدین خطیب جامع مسجد مولانا صالح محمد صاحب مرحوم و نائب مہتمم دارالعلوم عربیہ نعمانیہ۔ ڈیرہ اسماعیل خان

۲۲۹...... جواب دینے والا بالکل حق کو پہنچا ہے۔ غلام حسین صدر المدرسین دارالعلوم نعمانیہ

۲۳۰...... جواب دینے والے نے درست فتویٰ دیا ہے۔ قاضی محمد اسرائیل صدر المدرسین مدرسہ دارالعلوم محمدیہ بالاکوٹ ہزارہ

۲۳۱...... جواب درست ہے۔ محمد عبداللہ خالد خطیب جامع مسجد مانسہرہ۔ ہزارہ

۲۳۲...... جواب دینے والے نے درست فتویٰ دیا ہے۔ عبدالحئی امام مسجد محلہ ناڑی مانسہرہ، ہزارہ

۲۳۳...... جواب بالکل حق ہے۔ محمد نعمان مانسہرہ۔ ہزارہ ۲۵ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ

۲۳۴...... حیاۃ عیسی بن مریم علیہما السلام و رفعہ الی السماء و نزولہ الی الارض عند قرب الساعۃ ثابت بالکتاب والسنۃ واجماع الامۃ کما فی شرح العقیدۃ و روح المعانی، فمن انکر فھو مکذب للہ والرسولہ، ومرتد خارج عن الاسلام. ھذا ھو الصواب الذی لم یخالفہ احد من المسلمین من عھد النبوۃ الی یومنا ھذا. عبدالصمد شمس الحق افغانی

''حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا الصلوٰۃ والسلام کی حیات اور آپ کا رفع قیامت کے قریب آپ کا نزول کتاب اللہ سنت رسول اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ جیسا کہ شرح العقیدہ اور روح المعانی میں موجود ہے، تو جو اس عقیدہ کا انکار کرے گا وہ اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب کرنے والا ہوگا بلکہ وہ مرتد اور اسلام سے خارج ہوگا۔ یہی صحیح قول ہے اور حضور ﷺ کے زمانہ سے لے کر آج تک کسی مسلمان نے اس عقیدہ کی مخالفت نہیں کی۔''

۲۳۵...... جواب درست ہے اور فتویٰ دینے والا حق کو پہنچا ہے۔ مفتی محمد عبدالقیوم۔ پشاور

۲۳۶...... جواب درست ہے اور جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔ فضل الرحمٰن سابق پروفیسر اسلامیہ کالج پشاور فاضل دیوبند۔ ۱۰ ذی القعدہ ۱۳۸۵ھ

۲۳۷...... جواب بالکل حق ہے۔ عبداللطیف مفتی دارالعلوم۔ سرحد

۲۳۸...... جواب بالکل حق ہے۔ عزیز الرحمٰن کان اللہ لہ امیر جمعیت علمائے اسلام ضلع پشاور

۲۳۹...... جواب صحیح ہے۔ پیر مبارک شاہ فاضل دیوبند۔ ناظم جمعیت علماء اسلام صوبہ سرحد

۲۴۰...... یہ فتویٰ اسی طرح ہی ہے۔ زین العابدین سابق شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ پشاور

۲۴۱...... جواب قرآن مجید احادیث نبویہ اجماع امت اور ائمہ مجتہدین کے قول کے بالکل مطابق ہے جو اس میں شک کرے گا وہ کافر ہوگا۔ فضل اللہ صدر المدرسین وشیخ الحدیث مدرسہ ربانیہ ۴/ ذی الحجہ ۱۳۸۵ھ

۲۴۲...... ما اجاب بہ المجیب فھو حق و صواب، وما خالف منہ فھو باطل صریح، والنصوص فی ھذہ المسئلۃ مذکورۃ فی القرآن و السنۃ و فصلھا علماء الشریعۃ فی کتبھم و دواوینھم.

ومسئلہ حیاۃ سیدنا عیسی علیہ السلام و رفعہ الی السماء بجسدہ العنصری من المسائل المتواترۃ فی الشریعہ فما کان حکمھا فی الشریعۃ فھو حکم ھذہ المسئلۃ.

واللہ اعلم محمد یوسف کان اللہ لہ ۹ ذی العقدہ ۱۳۸۵ھ۔

''مفتی صاحب کا فتویٰ بالکل درست ہے اور جس نے اس کی مخالفت کی ہے وہ بالکل جھوٹا ہے، باقی اس مسئلہ کے دلائل قرآن و سنت میں موجود ہیں۔ اور اہل شریعت نے اپنی کتابوں اور تصانیف میں ان کی خوب وضاحت کی ہے۔

''اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور اپنے جسد عنصری کے ساتھ آسمان پر تشریف لے جانا شریعت کے متواتر مسائل میں سے ہے، پس جو حکم شریعت میں دیگر مسائل متواترہ کا ہے وہی حکم اس مسئلہ کا بھی ہے۔''

۲۴۴۔ جو جواب مفتی صاحب نے دیا ہے وہی حق ہے اور حق کی ہی تابعداری کرنی چاہیے۔
بادشاہ گل بخاری مہتمم جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک ۱۰ ذی القعدہ ۱۳۸۵ھ

۲۴۵...... جواب درست ہے۔ عبدالکریم غفرلہ مدرسہ نجم المدارس ڈیرہ اسماعیل خان

۲۴۶...... جواب صحیح ہے۔ غلام رسول عفا اللہ عنہ خلیفہ مجاز حضرت مولانا احمد علی لاہور۔ ڈیرہ اسماعیل خان

۲۴۷...... جواب صحیح ہے۔ محمد عبداللہ۔ خادم عظیم ڈیرہ قبرستانی مسجد

۲۴۸...... جواب صحیح ہے۔ عبدالرؤف خادم الحدیث النبوی دارالعلوم چارسدہ

۲۴۹...... جواب صحیح ہے۔ محمد لطف اللہ

سابق استاذ الحدیث جامعہ علوم اسلامیہ نیو ٹاؤن کراچی وخطیب جامع مسجد جہانگیر، ضلع مردان

۲۵۰...... جواب صحیح ہے۔ سید گل بادشاہ۔ امیر جمعیت علماء اسلام۔ طورو ضلع مردان

۲۵۱...... جواب صحیح ہے۔ محمد ایوب جان بنوری پشاور

۲۵۲...... جواب صحیح ہے۔ احقر۔ اسلام الدین ناظم دارالعلوم تور ڈھیر صوابی۔ ضلع مردان

۲۵۳...... سئلت عن نزول عیسی علیه السلام قرب القیامة.

"مجھ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قیامت کے قریب نزول کے بارے میں پوچھا گیا۔"

فاقول نزول عیسی علیه السلام من موجبات الدین ومن الامور التی دلّ علیها القرآن والاحادیث الصحیحة و علی هذه العقیدة کان مشائخنا الذین کانوا من اعلام الدین مثل شیخ المشائخ مولانا حسین علی والعلامة مولانا عبیدالله السندهی وما ینکر نزوله علیه السلام قرب القیامة و اتیانه من السماء الا الجاهلون بالکتاب و السنة عصمنا الله سبحانه من هذه العقیدة.

احقر محمد طاہر دارالقرآن پنج پیر تحصیل صوابی ضلع مردان ۲۲ ربیع الاوّل

"تو میں نے جواب دیا کہ عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ضروریات دین میں سے ہے اور یہ ان امور میں سے ہے جن پر قرآن مجید اور احادیث صحیحہ دلالت کرتی ہیں۔ ہمارے مشائخ کرام جو علم دین کے پہاڑ تھے جیسے حضرت مولانا حسین علی، مولانا عبیداللہ سندھی ہیں ان سب کا بھی یہی عقیدہ تھا اور عیسیٰ علیہ السلام کے قیامت کے قریب نزول کا انکار سوائے جاہلوں کے اور کوئی نہیں کرتا جو قرآن مجید اور علوم نبویہ کی نعمت سے محروم ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمیں آپ کے نزول کے انکار والے عقیدہ سے محفوظ فرمائیں۔"

نوٹ...... اس ضمن میں امام انقلاب حضرت مولانا عبیداللہ سندھی کی رائے پر بعض لوگوں کو شبہ ہوا تو ان کے شاگرد رشید شیخ التفسیر مولانا محمد طاہر نے ان الفاظ کے ساتھ تردید فرمائی۔

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور وفات کے بارے میں "الہام الرحمٰن میں جو قول مولانا عبیداللہ رحمتہ اللہ علیہ کی طرف منسوب کیا گیا ہے وہ کاتب اور املاء والے کا خود ساختہ قول ہے، بندہ نے جو کافی عرصہ تک مولانا کے پاس مکہ معظمہ میں رہ کر تلمذ کیا ہے مولانا مرحوم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے قائل تھے، البتہ وہ مسلمانوں پر افسوس اور حسرت کرتے تھے کہ مسلمانوں نے اس کو تکیہ بنا کر جدوجہد اور جہاد چھوڑ دیا ہے، اور مولانا کا خود نوشتہ رسالہ "عبیدیہ" بھی الہام الرحمٰن کی روایت کا رد کرتا ہے۔ بندہ نے کئی مجالس میں اور بارہا مولانا مرحوم سے نزول عیسیٰ علیہ السلام کا امور دین سے ہونا سنا ہے۔"

۲۵۴...... بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اصبح امر نزول سیدنا عیسی ابن مریم من السماء عقیدة مفطوعة بین الامة المحمدیة بنص التنزیل العزیز ثم بضم الاحادیث المتواترة و اجماع الامة اصحیت دلالة القرآن قطعیة علی

النزول فالانكار والتردد والتاويل على ذلک موجب للكفر والالحاد، فكما ان قيام الساعة امر مقطوع فكذلک الاشراط المقطوعة قبلها الايمان بها واجب و بالجملة قد اتفقت الامة المحمدية سلفا و خلفا على عقيدة النزول والايمان بها واجب والانكار عنها كفر والتاويل فى ضروريات الدين غير مسموع، بل يرادف الكفر كما صرح به علماء الامة المحققون فى كل عصر. والله يهدى الى الحق.

کتبہ محمد یوسف البنوری مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیوٹاؤن کراچی ۵

''حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے آسمان سے نازل ہونے کا عقیدہ امت محمدیہ کے نزدیک بنص قرآنی قطعی اوریقینی عقیدہ بن چکا ہے۔ پھر احادیث متواترہ اور اجماع امت کے اس کے ساتھ مل جانے سے تو قرآن کی دلیل مسئلہ نزول پر اور بھی قطعی بن گئی ہے۔ پس اس کا انکار کرنا اور اس میں شک اور تردد کرنا یہ سب موجب کفر اور الحاد ہیں، جس طرح قیامت کا قائم ہونا یقینی امر ہے تو اس سے قبل اس کی پکی نشانیوں پر ایمان لانا بھی واجب ہے۔ بالجملہ امت محمدیہ کا سلف صالحین سے لے کر آج تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر اتفاق چلا آیا ہے۔ اس پر ایمان رکھنا ضروری ہے اور اس سے انکار کرنا کفر ہے اور ضروریات دین کے انکار کرنے کی اجازت بالکل نہیں دی جاسکتی، بلکہ یہ تو کفر کے مترادف ہے جیسا کہ امت کے محققین علماء نے ہر دور میں اس کی وضاحت کی ہے۔''

۲۵۴...... جواب درست ہے۔ — ولی حسن ٹونکی رئیس دارالافتاء، مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی ۵

۲۵۵...... جواب دینے والا بالکل حق کو پہنچا ہے۔ — فضل محمد مدرسہ عربیہ اسلامیہ۔ کراچی ۵

۲۵۶...... جواب درست ہے۔ — محمد ادریس

استاذ الحدیث مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی ۵ وصدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

۲۵۷...... جواب دینے والا حق کو پہنچا ہے۔ — عبدالجلیل مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی ۵

۲۵۸...... جواب درست ہے۔ — محمد بدیع الزمان استاد مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی

۲۵۹...... جواب درست ہے۔ — مصباح اللہ شاہ مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی

۲۶۰...... بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اصاب المجيب العلّام فللّه درّه حيث اوضح الحق ولم يترک للمنكرين والمؤو لين حجة كيف وان حياة عيسى بن مريم عليهما السلام و نزوله فى آخر الزمان من ضروريات الدين الثابتة بنص الكتاب والسنه المتواترة كما اوضحته فى كتابى التصريح بما تواتر فى نزول المسيح.

ومعلوم عنه الكل ان انكار شئى من ضروريات الدين او تاويليه خلاف ماثبت بالتواتر كفر بواح. والله سبحانه و تعالى اعلم.

محمد شفیع دارالعلوم۔ کراچی ۱۴ ربیع الاوّل ۱۳۸۵ھ۔

جواب دینے والے نے بالکل صحیح فتویٰ دیا ہے اللہ ان کی اس قابل قدر محنت کی قبول فرمائیں انھوں نے تو حق بالکل واضح کر دیا ہے اور اس عقیدہ کا انکار کرنے والے اور اس میں تاویلوں کا دروازہ کھولنے والوں کے لیے کوئی راہ فرار نہیں چھوڑی۔ اس عقیدہ سے انکار کیسے ہوسکتا ہے جبکہ حیات عیسیٰ بن مریم علیہا السلام اور آپ کا آخر زمانہ میں نازل ہونا ضروریات دین میں سے ہے۔

جیسا کہ میں نے اسے اپنی کتاب التصریح بما تواتر فی نزول المسیح میں وضاحت سے بیان کر دیا ہے اور یہ مسئلہ تو سب کو معلوم ہے کہ ضروریات دین میں سے کسی ایک چیز کا انکار کرنا یا جو چیز تواتر سے ثابت ہو چکی اس

میں تاویل کرنا تو بالکل کھلم کھلا کفر ہے۔ باقی اللہ رب العزت بہتر جانتے ہے۔"

۲۶۱......سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا رفع جسمانی اورقرب قیامت (میں) ان کا نزول قرآن مجید، احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے اور یہ عقیدہ ضروریات دین میں سے ہے، جو اس اجماعی عقیدہ ثابت بالکتاب والسنہ کا انکار کرے یا اس میں کسی قسم کی تاویل کرے گا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ العبد الاحقر عبدالرحمٰن کیمل پوری استاذ دارالعلوم ٹنڈواللہ یار

۲۶۲...... **بعد الحمد والصلوة ان كفر مسيلمة البنجاب متفق عليه بين العلماء و اولى الالباب و حياة سيدنا عيسى بن مريم عليهما السلام فى السماء مجمع عليها بين الامة لاخلاف فيه لاحد من الائمة و كذا نزوله عليه السلام فى آخر الزمان ثابت بالكتاب والسنة و اجماع الامة، من انكره فقد كفر و يعذ به الله العذاب الاكبر. وانا العبد المفتقر الى رحمة ربه الصمد.**

ظفر احمد عثمانی تھانوی ۲۷ ذی القعدہ ۱۳۹۵ھ۔

"حمد وصلوٰۃ کے بعد پنجاب کے مسیلمہ کذاب (مرزا قادیانی) کا کفر علماء اور اہل عقل کے نزدیک بالکل متفق علیہ ہے، اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے آسمان میں زندہ موجود ہونے پر امت کا اجماع ہے اس میں امت کے کسی فرد نے اختلاف نہیں کیا، ایسے ہی آخر زمانہ میں آپ کا نازل ہونا کتاب اللہ سنت رسول اور اجماع سے ثابت ہے، جو بھی اس عقیدہ کا انکار کرے گا وہ کافر ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ اسے بہت بڑا عذاب دیں گے۔ میں تو ہوں بے نیاز رب کا محتاج بندہ۔"

۲۶۳...... جواب درست ہے۔ نور محمد غفرلہ مہتمم مدرسہ ہاشمیہ۔ سجاول۔ ضلع ٹھٹھہ (سندھ)

۲۶۴...... **الجواب موافق لاجماع الامة والسنة والكتاب ان مسيلمة الفنجاب ملحد كافر بلا ارتياب انه قد اختلق فى الدين فرية و انكر ما اخبر به خبر البرية فحكمه حكم المرتدين بلا خلاف بين المسلمين.** العبد الاحقر محمد وجیہہ غفرلہ صدر مفتی دارالعلوم اسلامیہ ٹنڈواللہ یار۔

"جو جواب دیا گیا ہے وہ اجماع امت سنت مطہرہ اور کتاب اللہ کے بالکل موافق ہے اور مسیلمہ پنجاب دجال بلاشک وشبہ ملحد اور کافر ہے اس لیے کہ اس نے دین میں نئی چیزیں گھڑ کر داخل کر دی ہیں اور جس چیز کی خبر افضل البشر نے دی ہے اس کا انکار کر دیا ہے تو مسلمانوں کے نزدیک اس کا حکم مرتدین کا سا حکم ہے۔"

۲۶۵...... جواب دینے والے نے درست فتویٰ دیا ہے۔ احتشام الحق تھانوی مہتمم دارالعلوم الاسلامیہ، ٹنڈواللہ یار

۲۶۶...... **حامداً و مصليا و بعد!**

فلا شك فى ان متنبى قاديان الميرزا غلام احمد ومن آمن به كلهم خارجون عن الاسلام كفار مرتدون حكمهم كحكم مسيلمة الكذاب ومن تبعه.

وحياة عيسى عليه السلام و نزوله فى آخر الزمان مما اتفق عليه الامة و شهد عليه التنزيل وجاء ت به الاحاديث فمن انكر فقد كفر. کتبہ الفقیر الیہ تعالیٰ محمد عبدالرشید نعمانی

کراچی۔ ۲۸ ذی القعدہ ۱۳۸۴ھ۔

"حمد و درود کے بعد!

اس میں کوئی شک نہیں کہ قادیان کا جھوٹا نبی مرزا غلام احمد اور جو اس کے اوپر ایمان لائے ہیں وہ سب کے سب اسلام سے خارج ہیں وہ کافر اور مرتد ہیں۔ ان کا حکم مسیلمہ کذاب اور اس کے متبعین جیسا ہے۔

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور آخر زمانہ میں آپ کے نزول پر امت نے اتفاق کیا ہے اور اللہ کی کتاب اس پر شاہد ہے اور اس کے ثبوت میں بہت سی احادیث موجود ہیں پس جو اس عقیدہ کا انکار کرے گا وہ کافر ہے۔"

۲۶۷...... جواب صحیح ہے۔ تاج الدین بسمل نقشبندی

مہتمم جامعہ نقشبندیہ معارف القرآن احرار نگر پڈعیدن ۲ ربیع الثانی ۱۳۸۹ھ

۲۶۸...... والحق ان الفرقة المعروفة بمرزائی منكرون للاجماع الثابت بالقرآن والحديث على المسئلتين احداهما نزول عيسى عليه الصلوة والسلام واخريهما العقيدة بختم النبوة على سيدنا خير الرسل والبشر محمد ﷺ فلهذا هم كافرون بالبداهة لاخفاء في كفرهم.

احقر العباد امداد اللہ مفتی دار الہدیٰ ٹھیڑی ۲ ربیع الثانی ۱۳۸۹ھ۔

"صحیح قول یہ ہے کہ مرزائی فرقہ قرآن مجید اور حدیث کے دو اجماعی مسئلوں کا منکر ہے۔ پہلا مسئلہ نزول عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا۔ دوسرا مسئلہ نبیوں کے سردار سید البشر حضرت محمد ﷺ کی ختم نبوت کا۔ لہٰذا۔ یہ لوگ چونکہ دونوں عقیدوں کے منکر ہیں اس لیے یہ کھلے کافر ہیں ان کے کفر میں کوئی شک نہیں ہے۔"

۲۶۹...... اس فتویٰ میں کوئی شک نہیں ہے۔ العبد الفقیر الی اللہ ابو اسد اللہ محمد امین مدرس جامعہ عربیہ دار الہدیٰ ٹھیڑی، حبیب آباد

۲۷۰...... جواب درست ہے۔ ابو محمد سلطان احمد میانوالی مدرس شعبہ تعلیم القرآن۔ مدرسہ دار السلام کراچی نمبر ۲۴۱/۳/۱۹۶۵م

۲۷۱...... جواب صحیح ہے۔ عزیز احمد مدرس دار الہدیٰ ٹھیڑی

۲۷۲...... جواب دینے والا بالکل حق کو پہنچا ہے۔ فضل اللہ مہتمم جامعہ دار الہدیٰ ٹھیڑی

۲۷۳...... جواب بالکل حق ہے۔ احقر عبد الکریم مدرسہ اشرفیہ سکھر ۱۲/۵/۱۳۸۹ھ

۲۷۴...... عقيدة حياة عيسى عليه و على نبينا (افضل) الصلوة والسلام ثابتة بالنصوص الصريحة وبالاجماع فالمنكر كافر خارج عن الاسلام. نور محمد مہتمم مدرسہ دار الفیوض الہاشمیہ ٹھٹھہ ۱۱ رجب المرجب ۱۳۸۹ھ۔

حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ افضل اصلوۃ واسلام کی حیات کا عقیدہ صریح نصوص اور اجماع سے ثابت ہے پس اس کا انکار کرنے والا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

۲۷۵...... جواب بلاشبہ درست ہے۔ کرم الدین کان اللہ لہ استاذ الحدیث دار الحدیث رحمانیہ کراچی

۲۷۶...... جواب درست ہے۔ ابو الفضل عبد المنان عفی عنہ شیخ الحدیث دار الحدیث رحمانیہ۔ کراچی

۲۷۷...... جواب درست ہے۔ (مولانا) ثناء اللہ مدرس دار الحدیث رحمانیہ کراچی

۲۷۸...... جواب درست ہے۔ عبد الرشید ندوی مدرس دار الحدیث رحمانیہ۔ کراچی

۲۷۹...... جواب درست ہے۔ عبد الرشید عبید الرحمٰن فاروقی استاذ التجوید والقراءات دار الحدیث رحمانیہ

۲۸۰...... جواب درست ہے۔ محمد عقیل۔ استاذ کتب دار الحدیث رحمانیہ کراچی

۲۸۱...... جواب درست ہے۔ حاکم علی کان اللہ لہ سابق شیخ الحدیث دار الحدیث رحمانیہ کراچی

۲۸۲...... جواب بلاشک وشبہ درست ہے۔ احقر آفتاب احمد

۲۸۴...... جواب درست ہے۔ محمد جمشید عالم

۲۸۵......بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم و خاتم النبیین علیه الصلوٰة والسلام پوری دنیائے اسلامی کے علمائے کرام اور مفتیان دین متین سب کا اتفاق ہے کہ حضور سید دو عالم ﷺ پر نبوت ختم ہوگئی ہے اور آپ خاتم الانبیاء بنائے گئے ہیں یعنی آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ قرآن پاک کا صاف ارشاد ہے۔ لکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین. (احزاب ۴۰)

''لیکن محمد ﷺ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔''

پس جو شخص آپ کی خاتمیت کے بعد کسی کو نبی مانتا ہے خواہ بروزی نبی مانتا ہو یا کسی اور قسم کا نبی، وہ قطعاً کافر ہے اسی طرح یہ مسئلہ بھی متفق علیہ ہے کہ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر خدا کے حکم سے زندہ ہیں، قرآن کریم خود شہادت دیتا ہے۔

وما قتلوه یقیناًo بل رفعه اللّٰه الیه. (نساء ۱۵۷)

''اس کو قتل نہیں کیا بیشک بلکہ اس کو اٹھا لیا اللہ نے اپنی طرف۔''

پس جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام انتقال فرما گئے ہیں وہ گمراہ اور کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ فقیر محمد عبدالحامد القادری البدایونی ۲۱۴...... پیر الٰہی بخش کالونی کراچی ۵۔

۲۸۶...... جواب درست ہے۔ مفتی غلام صابری خطیب مدینہ جامع مسجد ماڈل ٹاؤن کراچی ۲۷

۲۸۷...... جواب درست ہے۔ فقیر سید محمد عبداللہ قادری

صدر انجمن امانت الاسلام و رکن جمعیت علماء پاکستان کراچی۔ ۳ شوال المعظم ۱۳۸۴ھ

۲۸۹...... جواب درست ہے۔ (مولانا) سیف الرحمٰن القادری

پیش امام و صدر المدرسین جامع مسجد آرام باغ کراچی

۲۹۰...... جواب صحیح ہے۔ محمد انور مسجد باب السلام آرام باغ کراچی

۲۹۱...... علماء کرام نے سابقہ مذکورہ بالا جو فتوئی دیا ہے وہ صحیح ہے۔ مولوی سیف الرحمٰن قادری

امام جامع مسجد آرام باغ و صدر مدرس دارالعلوم مظہریہ آرام باغ کراچی

**